

ٹھیکی (قطعہ نمبر ۱)

منظہر کلیم ایم اے

"عمران صاحب میں بلیک زیر و بول رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک زیر و کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"درجہ برادرت زیر و پر پہنچ جانے کے باوجود بھی تم بول رہے ہو۔

بڑی ہست ہے تمہاری"۔۔۔ عمران نے جواب دینے ہوئے کہا۔

عمران سرستے نیچے اور ٹالیں اوپر کے اپنی مخصوص درزش میں "عمران صاحب آپ کے لیے اتنا تھی اہم خبر ہے اس لیے مجھے مصروف تھا۔ چونکہ ان دنوں شدید صردی کا موم تم تھا اس لیے کئی دنوں اتنی سمجھ فون کرنا پڑا ہے۔ سرسلطان پر رات ان کی رہائش گاہ پر تھا تھا میں وہ مخصوص درزش پارک میں جا کر کرنے کی بجائے اپنے فلیٹ ہملہ ہوا ہے اور وہ شدید رُخی ہو گئے ہیں"۔۔۔ دوسری طرف بلیک میں ہی کیا کرتا تھا۔ اس انداز میں کھڑے ہوئے کافی دریگز رُخی زیر و نے کہا تو عمران نے بے اختیار قلا بازی کھانی اور سیدھا ہو کر رُخی تھی کہ اچانک کرے میں پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران سے قائمیں پر بیٹھ گیا۔ رسیور و یسے یہی اس کے ہاتھ میں رہا تھا۔ اس کا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور اسے اپنے کان سے لگایا۔ سرخ پڑا ہوا چہرہ دیخیر سن کر مزید سرخ ہو گیا تھا۔

"زیلو"۔۔۔ عمران نے الٹا کھڑے ہونے کی وجہ سے تدرے "کیا کہہ دے ہو۔ کیا رات کو کوئی ڈراونا خواب تو نہیں دیکھ لیا تم بھی پہنچے بھیچے لجھے میں کہا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں۔ ابھی چند لمحے پہلے مجھے سچیل ہسپتال خوابگاہ میں دو آدمی تھے آئے۔ ان میں سے ایک کے پاتھ میں کے ڈاکٹر صدیقی کافون آیا ہے اس نے مجھے بتایا ہے اور وہ اس لیے سائلنسر لگا ریا اور موجود تھا۔ سلطان کھلا کسن کر جاؤ اٹھے تھے۔ کہ سلطان کو ابھی ہوش آیا ہے اور انہوں نے مجھے فون پر بات ان پر فوری فائزہ کھول دیا گیا اور آنا گانا دوںوں آدمی واپس چلے گئے۔ کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ میں نے جب بات کرتے پڑا ہی تو پڑھ سلطان شدید رُخْنی ہو گئے لیکن جانے کس طرح انہوں نے اپنے چلا کمہہ دوبارہ بے ہوش ہو گئے ہیں اور ڈاکٹر صدیقی کا کہنا ہے کہ ان آپ کو سنبھالے رکھا اور سچیل ہسپتال فون کر کے اپنے متعلق بتایا اور کی سالت شدید خطرے میں ہے۔ ان کے جسم میں پار گولیاں ماری پھر بے ہوش ہو گئے۔ ہسپتال والوں نے ڈاکٹر صدیقی کو اطلاع دی گئی ہیں جن میں سے ایک گولی دل کے قریب گئی ہے۔ گوان کی اور نورا ایمپولنس لے کر کوئی پر چینچ گئے۔ یہاں ان کے کوئی کے حالت منجل نہیں تھی۔ ۔۔۔ بلیک زیری نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری بید۔ ہمیں کسی نے اطلاع ہی نہیں دی۔“ ہے۔ بہر حال وہ سلطان کو رُخْنی حالت میں ہسپتال لے گئے۔ ڈاکٹر صدیقی بھی ہسپتال پہنچ گئے اور انہوں نے ان کا آپریشن کیا۔ صبح تک عمران نے ہوتے پہنچتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر صدیقی سے معلوم ہوا ہے کہ سلطان کی والف کہیں تھی۔ آپریشن جاری رہا اب انہیں تھوڑا سا ہوش آیا تو انہوں نے ڈاکٹر ہوئی تھیں اور سلطان کو رُخْنی میں اکیلے تھے۔ رات کو اچانک ان کی صدیقی سے کہا کہ وہ ایکسو سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر صدیقی

نے دفتر آ کر بجھے کال کیا لیکن جب وہ نون پیس لے کر واپس "سرسلطان پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے اور وہ ہسپتال میں ہیں۔ ان سرسلطان کے کمرے میں گئے تتوہہ دوبارہ بے ہوش ہو چکے تھے۔ یہ کی حالت خطرناک ہے۔"۔ عمران نے تیز بجھے میں جواب دیا اور ساری تفصیل زائر صدیقی نے ہی بجھے بتائی ہے اس لیے میں نے پھر کمرے سے نکل کر پیر دلی دروازے کی طرف دوڑا گا دی۔ تھوڑی اب آپ کو فون کیا ہے۔"۔ بلیک زیر دنے تفصیل بتاتے ہوئے دیر بعد اس کی کار پوری رفتارتے پیش ہسپتال کی طرف دوڑی چلی جا کپا۔

"اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے۔ تھیک ہے میں ہسپتال جا رہا ہوں تم جیسے بال سا پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا۔ جو نکلہ صحیح کا وقت تھا اور سڑکوں پر صدر اور تسویر کی ڈیوٹی لگا دو کہ وہ کوئی با کران آدمیوں کے بارے ٹرینک نہ ہونے کے بر ایر تھا اس لیے وہ کار پوری رفتار سے دوڑائے میں سراغ لگائیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور ریور کٹ کر دہ بھلی کی سی چلا جا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی کار پیش ہسپتال میں داخل ہوئی۔ تیزی سے اٹھ کر ڈرینگ روم کی طرف بڑا گیا۔ چند لمحوں بعد جب عمران نے پورچ میں لے جا کر پوری قوت سے بریک گائے اور کار کا دروازہ کھول کر وہ تقریباً دو روز تا ہوا زائر صدیقی کے آفس کی طرف دوبارہ آیا تو سلیمان کمرے میں موجود تھا۔

"کیا ہوا صاحب۔ خیریت"۔۔۔ سلیمان نے متوجہ سے لمحے پڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ زائر صدیق اور روم نمبر نور میں ہیں سر

سلطان کے پاس۔۔۔ ایک ڈاکٹر نے عمران کو آفس کی طرف اس تاریخ سر سلطان کے جسم پر موجود کبل کے اندر جاتی دکھائی دے رہی انداز میں بڑھتے دیکھ کر کہا۔ وہ وہیں رک گیا تھا۔

تحصیں۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہیں ڈاکٹر صدیقی نے مراکر دیکھا "کیا اعلیٰ ہے سر سلطان کا؟"۔ عمران نے انتہائی بے چین اور ساتھی اس نے ہوننوں پر انگلی رکھ کر عمران کو بولنے سے روک لے چکا۔

دیبا۔ عمران سر پلاٹا ہوا قریب چاکر کھڑا ہو گیا۔ اس کی نظریں اس

"وہ ہوش میں نہیں آ رہے۔ ان کی حالت شدید خطرے میں مشین پر جمی ہوئی تھیں جس کے کئی ڈاکلوں پر مختلف رنگوں کی سویاں ہے"۔ ڈاکٹر نے کہا تو عمران نے ہوت تھیں اور روم نمبر فور کی دائیں ہائیں تھر تھراتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران نے بڑھ کر طرف بڑھ گیا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ عمران دروازہ کھل کر اندر ڈاکٹر صدیقی کے ساتھ کھڑے جو نیز ڈاکٹر کے ہاتھ سے کسی فالی داش ہوا تو سر سلطان آنکھیں بند کئے بید پر لیتے ہوئے تھے۔ ان کی لے لی لور پھر اسے دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے فالی والپس ڈاکٹر

گردن تک سرخ کبل تھا۔ ان کے چہرے کارنگ بلڈی کی طرح زرد کے ہاتھ میں دے دی اور جیب سے کاغذ اور قلم نکال کر اس نے کاغذ تھا۔ بید کے دلوں طرف ڈاکٹر اور نریں موجود تھیں۔ خون اور گلکوکوز پر کچھ لکھا اور ڈاکٹر صدیقی کی طرف بڑھا دیا۔ ڈاکٹر صدیقی نے

کی بی تھیں بھی سینیڈز کے ساتھ لوگی ہوئی نظر آ رہی تھیں اور ایک بڑی چونک کر کا نقد پر نظر دوزائیں اور پھر انکار میں سر ہلا دیا۔ عمران تیزی سی مشین ٹرالی پر رکھی ہوئی دائیں طرف پڑی تھی جس سے نکلنے والی سے مڑا اور خاموشی سے کمرے سے باہر آ گیا۔ وہ اب تیز تیز قدم

امحاتا ڈاکٹر صدیقی کے آفس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ڈاکٹر ہے کہ وہ اس کے لیے نائی جاسن انجکشن استعمال کریں گے
صدیقی کے آفس میں پہنچ کر اس نے جلدی سے رسیور انخایا اور پھر انہوں نے انکار کر دیا ہے۔ میں اس لیے آپ کوفون کر رہا ہوں کہ
تیزی سے فور پر یہیں کرنے شروع کر دیے۔ آپ پہنچ اس سلسلے میں پکھ کریں۔ سر سلطان ہمارے ملک کا ایک
”لیں ڈاکٹر شہاب“۔۔۔ پکھ دیر گھنٹی بجھنے کے بعد رسیور ایسا قائمی سرمایہ یہیں کہ میں مزید پکھ کر نہیں سستا۔۔۔ عمران نے تیز
امحاتے ہی ایک بھاری ہی آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر صاحب میں جی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان پر رات“ ”مگر اوٹ نہیں۔ اللہ تعالیٰفضل کرے گا۔ ڈاکٹر صدیقی سے میری
ان کی کوئی میں ناقابلہ سملہ ہو اتے اور وہ اس وقت سچیل ہپتال میں پات کراؤ“۔۔۔ ڈاکٹر شہاب نے کہا۔
”ہولہ کجھنے میں انہیں بلواد ہوں“۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور
ایک گول ان کے دل کے قریب لگی ہے۔ ڈاکٹر صدیقی نے ”ہولہ کجھنے میں انہیں بلواد ہوں“۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور
آپ پیش تو کر دیا ہے لیکن آرامیں وہ نہیں بتا رہی ہے کہ خون کی کتنی ایک طرف رکھ کر اس نے میز پر موجود پیڈ پر ٹلم سے چند طریں لکھیں
شریانی میں کٹ گئی ہیں جنہیں جوڑ تو دیا گیا ہے لیکن وہ بلڈ اپ نہیں ہو اور پھر کافذ پیڈ سے ملیحہ کر کے وہ گمرے سے نکلا اور دوڑتا ہوا سر
رہیں جس کی وجہ سے سر سلطان کے دل میں خون سچھ طریقہ سے نہیں سلطان والے گمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آہستہ سے دروازہ
پہنچ رہا اور ان کی حالت خطرناک ہے۔ میں نے ڈاکٹر صدیقی کو کہا ”خواہ اور اندر داخل ہو کر کافذ ایک بار پھر ڈاکٹر صدیقی کے سامنے کر

دیا۔ ڈاکٹر صدیقی نے اس بار اثبات میں سرہلا یا اور پھر تیزی سے مژہ کیا تھا کہ اسے کچھ سمجھنا آ رہی تھی کہ کیا باقیں ہو رہی ہیں اس کے کروازے کی طرف ہڑھ گئے۔ عمران ان کے پیچھے تھا۔ ہونٹ پہنچنے ہوئے تھے اور پھرے پر شدید غم و اندوہ کے ہڑات "کیا نظرہ شدید ہے ڈاکٹر صاحب"۔۔۔ عمران نے بے جین تھے۔

تے لبھ میں کہا۔ "عمران صاحب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے امید نہیں ہونا

"ہاں۔ آپ سے کیا پہچانا۔ سرسلطان کے قیجے جانے کی امید نہ چاہیے۔ وہ قادر مطلق ہے"۔۔۔ اپاک ڈاکٹر صدیقی نے عمران پہ لمحہ ڈھم ہوتی پا رہتی ہے"۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی افسوس کے کامدے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو عمران اس طرح چونکا جیسے نیند بھرے لبھ میں کہا تو عمران کا چہرہ گھوڑا سا گیا۔

"لیں ڈاکٹر شہاب۔ میں ڈاکٹر صدیقی یوں رہا ہوں"۔۔۔ "ڈاکٹر صدیقی۔ کچھ کریں"۔۔۔ عمران نے انتہائی منت بھرے ڈاکٹر صدیقی نے میز پر علیحدہ رکھے ہوئے ریسیور کو اخھاتے ہوئے کہا لبھ میں کہا۔

اور پھر ان دونوں کے درمیان باقیں ہوتی رہیں۔ گویہ باقیں عمران "فکر مت کریں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا"۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی کے کافیوں تک بھی پہنچ رہی تھیں لیکن ڈاکٹر صدیقی نے سرسلطان کے نے کہا اور تیزی سے فتر سے باہر نکل گئے۔ عمران نے بے اختیار بارے میں جویاں تکی تھیں اس سے عمران کا ذہن اس قدر ماوف سا ہو۔ ایک طویل سانس لیا اور پھر ریسیور اٹھا کر تیزی سے تمہر پر لیں کرنے

شروع کر دیجے۔

نے کہا۔

”ڈاکٹر شہاب“۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر شہاب کی آواز سنائی دی۔ ویری سوری ڈاکٹر شہاب۔ آپ کوئی نے اس حالت میں تکلیف دی؟۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

”ڈاکٹر صاحب میں علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا بتایا ہے ڈاکٹر“ ”اللہ کوئی بات نہیں عمران ہیٹھے۔ سر سلطان میرے بھی صدیقی نے“۔۔۔ عمران نے انجامی بے چینی سے لبھے میں کہا۔ مہر انوں میں سے ہیں۔ میں بھی ان کی دل سے قدر کرتا ہوں۔ اللہ

”ڈاکٹر صدیقی تو مایوس ہو چکے ہیں لیکن میں نے انہیں بتایا ہے تعالیٰ انہیں صحت دے“۔۔۔ ڈاکٹر شہاب نے جواب دیا تو عمران کے دل ایک اور آپریشن کریں۔ گواں وقت سر سلطان کی جو حالت خدا حافظاً کہ کر ریسیور رکھ دیا۔ اس لمحے فتنہ کا دروازہ کھلا اور سر ڈاکٹر صدیقی نے بتائی ہے اس حالت میں آپریشن سو فیصد رکھ سکتے ہے۔ عبد الرحمن اندر را خش ہوئے اور عمران یکلنت انہوں کر کھڑا ہو گیا۔ ان لیکن دیے بھی تو معاملہ اسید افزائیں ہے اس طرح مجھے جانے کا کوئی کے پچھے عمران کی امام نی تھیں۔

چانس تو ہے۔ ڈاکٹر صدیقی رضا مند ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا افضل ”کیا حال ہے سر سلطان کا“۔۔۔ سر عبد الرحمن اور امام بیانے کرے گا۔ میں یہاں ہوتا تو میں خود آپریشن کرنا لیکن کیا کروں انجامی پریشان لمحے میں کہا۔

میری حالت ایسی ہے کہ میں کھڑا بھی نہیں جو سکتا“۔۔۔ ڈاکٹر شہاب ”ان کی حالت صحیک نہیں ہے۔ میں نے ڈاکٹر شہاب سے فون

شروع کر دیئے۔

نے کہا۔

”ڈاکٹر شہاب“۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر شہاب کی آواز ”اوہ۔۔۔ ویری سوری ڈاکٹر شہاب۔ آپ کو میں نے اس حالت
شائی دی۔۔۔ عمران نے چونکہ کر کہا۔

”ڈاکٹر صاحب میں علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا بتایا ہے ڈاکٹر“ ”ایسی کوئی بات نہیں عمران ہی نہیں۔ سر سلطان میرے بھی
صدیقی نے“۔۔۔ عمران نے انجامی بے چینی سے لبجھ میں کہا۔

”ڈاکٹر صدیقی تو مایوس ہو چکے ہیں لیکن میں نے انہیں بتایا ہے“ تھالی انہیں صحت دے“۔۔۔ ڈاکٹر شہاب نے جواب دیا تو عمران
کہ دہ ایک اور آپ پریشن کریں۔ گواں وقت سر سلطان کی بحالت

”خدا حافظا کہ کر ریسیدور رکھ دیا۔ اس لمحے دفتر کا دروازہ کھلا اور سر
ڈاکٹر صدیقی نے بتائی ہے اس حالت میں آپ پریشن سو فیصد رُسک ہے“ عبد الرحمن اندر را غش ہوئے اور عمران یکانت انہ کر کھڑا ہو گیا۔ ان
لیکن دیے بھی تو معاملہ اسید افزا نہیں ہے اس طرح نجی جانے کا کوئی کے پیچھے عمران کی امام بی تھیں۔

چانس تو ہے۔ ڈاکٹر صدیقی رضا مند ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل ”کیا حال ہے سر سلطان کا“۔۔۔ سر عبد الرحمن اور امام بی نے
کرے گا۔ میں یہاں نہ ہوتا تو میں خود آ کر آپ پریشن کرتا یا کن کیا کروں انجامی پریشان لبجھ میں کہا۔

میری حالت ایسی ہے کہ میں کھڑا بھی نہیں ہو سکتا“۔۔۔ ڈاکٹر شہاب ”ان کی حالت صحیک نہیں ہے۔ میں نے ڈاکٹر شہاب سے فون

پڑا کثر صدیقی کی بات کرائی ہے۔ ڈاکٹر صدیقی ایک اور آپریشن کر عالم میں بیٹھے نظر آ رہے تھے۔ رہے ہیں باقی اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔”۔ عمران نے ہونٹ ”یہ سب کیسے ہوا ہے۔ کس نے کیا ہے عمران؟۔۔۔ سر عبد الرحمن چلاتے ہوئے کہا۔

”عمران بیٹھے بہاں جاء نماز تو ہو گی۔ بیٹھے لا دو میں بھائی ”معلوم نہیں ذیلی ہی۔ بیٹھے توجیف نے فایٹ پر فون کراں ہارے صاحب کی صحت کے لیے دعا کرنا چاہتی ہوں۔“۔۔۔ عمران کی امام میں بتایا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے اپنے دو ایجنت بھجوا لیے کہا۔

”آپ ادھر ریڑ گرفت روم میں آ جائیں۔ وہاں جاء نماز موجود کریں بیٹھتے ہوئے کہا۔

”عمران نے سائیڈ دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ”انہیں کیسے معلوم ہو گیا؟۔۔۔ سر عبد الرحمن نے چونک کہا۔

”سر سلطان درمیان میں پکھڑیے کے لیے ہوش میں آ گئے تھے اور کہا اور پھر وہ اپنی امام بی سمتیت اس کمرے میں آ گیا۔ بہاں ایک ہوش میں آتے ہی انہوں نے ڈاکٹر صدیقی سے کہا کہ وہ فوراً چیف کرنوں با تھا اٹھائے۔ عمران چند لمحے کھڑا دیکھتا رہا پھر وہ واپس سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ پناہ چڑا کثر صدیقی نے آفس آ کر چیف ففرٹ میں آ گیا جہاں اس کے ذیہی ایک کرسی پر انتہائی پریشانی کے کوفون کیا اور پھر جب وہ کارڈ لیس فون پیس لے کر واپس کرے میں

گئے تو سرسلطان دوبارہ بے ہوش ہو چکے تھے اور پھر انہیں ہوش نہیں ہیں۔ معلوم نہیں انہیں کسی نے اطلاع دی بھی ہے یا نہیں۔ ”سر

عبد الرحمن نے خود ہی بات کرتے ہوئے کہا۔

آیا۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”اُس کا مطلب ہے کہ سرسلطان حملہ آوروں کو پہچانتے ہیں اور ”سرسلطان ہوش میں آ جائیں پھر اطلاع دیں گے ورنہ۔۔۔ ان لوگوں کا کسی اور ہبہ الائوامی تنظیم میں تعلق ہے اس لیے سرسلطان عمران ہات کرتے رک گیا اور سر عبد الرحمن نے اثبات میں سر نے تمہارے چیف کونون کیا ورنہ وہ مجھ سے بھی ہات کر سکتے ہلا دیا۔ تھوڑی دیرے بعد عمران کی امام بی فائز میں آ گئیں۔ ان کے تھے۔۔۔ سر عبد الرحمن نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر بلاد دیا۔ چہرے پر مسکرا ہٹ گئی۔ عمران انہیں دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ وہ بھی اس نتیجے پر پہنچا تھا۔

”اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے میں اسے استخارہ کیا ہے۔ حالت تو آپ کا خیال درست ہے ڈیندی۔ ایسا ہی ہو گا۔۔۔ عمران بہت بڑی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو گئی ہے۔ بھائی صاحب کو نے جواب دیا۔

”مجھے وزارت خارجہ کے ملٹری سیکرٹری نے فون کر کے بتایا ہے۔ میں کہا تو سر عبد الرحمن بدستور شیخیدہ رہے جبکہ عمران کا چہرہ کھل انہما میں ابھی آفس جانے کے لیے تیار ہی ہو رہا تھا کہ فون آ گی۔ تمہاری کیونکہ اسے معلوم تھا کہ امام بی کا استخارہ ہمیشہ درست لکھتا ہے۔ وہ امام بی نے سناتو وہ بھی ساتھ آ گئی۔ بھائی تو شاید اپنے میکے گئی ہوئی کئی بار آزمائچا تھا۔

”اللہ تعالیٰ کرم کرے گا۔۔۔ عمران نے بھی خوش ہوتے نکل گئیں۔ عمران اب دوبارہ کرنی پر بیٹھ گیا لیکن اب اس کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا۔ اسے نجات کیوں اماں نی کی بات سننے کے بعد ”مجھے کوئی چھوڑ دو۔ میں اس وقت آؤں گی۔ جب بھائی یقین ہو گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا اور سرسلطان قیچ جائیں صاحب ہوش میں آجائیں گے اور بیتیت ہوں گے“۔۔۔ اماں نی کے۔ اس نے ریسیور انٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔

”ایکسٹو“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

”میں چلتا ہوں۔ میں نے آفس بھی چاہا ہے“۔۔۔ سر عبد الرحمن نے انتہتے ہوئے کہا اور اماں نی نے اثبات میں سر بلادیا۔ بارہ ہے۔ گوڈاکٹر صدیقی نے تو مایوسی کا اخبار کر دیا تھا لیکن اماں نی ”عمران تم مجھے فون کر کے حال بتاتے رہنا۔ میں آفس میں ہی ذیڈی کے ساتھ سرسلطان کا پتہ کرنے آئی تھیں۔ انہوں نے استخارہ ہوں۔ ویسے میں جا کر اس بارے میں اپنے طور پر کام شروع کر رہا کر کے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا“۔۔۔ عمران نے ہوں“۔۔۔ سر عبد الرحمن نے عمران سے مقاطب ہو کر کہا۔ مسلکاتے ہوئے کہا۔

”لیکن ہے ذیڈی“۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو اماں نی نے ”اوہ۔ شکر ہے خدا کا۔ آپ کی اماں نی نیک خاتون ہیں ان کا عمران کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پھر سر عبد الرحمن کے پیچے دفتر سے باہر استخارہ انشاء اللہ درست ٹاہرت ہو گا“۔۔۔ بلیک زیر و نے بھی

اطمینان بھرے لجئے میں کہا۔

کے۔ عمران نے پوچھا۔

”صادر نے کوئی رپورٹ دی ہے؟“۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”بھی ہاں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کی کال آئی تھی۔ اس کے آدمی کی ایک خاص نشانی بتائی ہے کہ اس آدمی کے دائیں گال پر زخم کا مطابق حملہ آوروں کی تعداد پمار تھی۔ وہ ایک سرخ رنگ کی کار میں مندل شدہ انسان ایسا ہے جیسے چھپکلی چکلی ہوئی ہو۔ اس کے کہنے کے آئے تھے۔ انہوں نے یہ ساری کارروائی کی تے اور پھر اسی کار میں مطابق یہ نشان اسے درست ہی نظر آ گیا تھا،“۔۔۔ بلیک زیر و نے واپس چلے گئے ہیں۔ ایک دن بھی کے چوکیدار نے اس کا روران جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن سر سلطان نے خود تم سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی تھے۔ نوجوان تھے۔ وہ کار کا نمبر تو نہیں بتا سکا۔ لیکن اس نے کار کے ہے اس کا تو مطلب ہے کہ انہوں نے حملہ آوروں کو پہچان لیا ہے اور عقیل شپشے پر موجود ایک مخصوص سکر کے بارے میں بتایا ہے اس لیے میرے خیال کے مطابق انہیں غیر ملکی ہونا چاہیے تھا کیونکہ اس طرح میں نے پوری سیکرٹ سروس کو اس کار کی تلاش میں لگ کر دیا ہے۔ ان کا تعلق کسی یمن الاقوامی تنظیم سے ہو سکتا ہے ورنہ مقامی لوگوں کو تو انش اللہ جلد ہی کوئی رپورٹ مل جائے گی۔“۔۔۔ بلیک زیر و نے کہا۔ سر سلطان نہیں پہچان سکتے“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اس چوکیدار نے حلیے تو بتائے ہوں گے ان لوگوں“۔ ”ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ مقامی میک اپ میں ہوں لیکن ان کی کوئی

ایسی اشائی ہو چکے سر سلطان نے پہچان لیا ہو۔۔۔ بیک زیر دنے نمبر ٹرین کرنے شروع کر دیئے۔ اسے معلوم تھا کہ نائگر پونکہ رات کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم اس کار کو تلاش کرو۔ اب کوئی چانت کی پڑھ کر دوبارہ سوچتا ہے اور پھر دوپھر کے تریب انتباہ ہے اس لیے وہ ضرورت نہیں ہے کیونکہ ڈیہی اب اس مشن پر کام کر رہے ہیں۔ میں بھی اپنے کمرے میں ہی ہو گا۔ کچھ دیر تک گھنٹی بجتی رہی پھر دوسری نائگر کے زمہ لگاتا ہوں کہ وہ اس چیکلی کے نشان والے کو تلاش طرف تریسیور انخالی یا گیا۔
کرے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”بیلو۔۔۔ نائگر کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔“ سر سلطان ہوش میں آبا کیسی یا ان کی سالت فطر سے باہر ”علیٰ عمران بول رہا ہوں۔“۔۔۔ عمران نے انتباہی شیخیدہ بجھے ہو چائے تو مجھے ضرور بتا دیں۔ مجھے اس وقت تک جیسیں نہیں آئے گا۔ میں کہا۔

جب تک یہ خبر سن اؤں گا مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میرے نیقی ”یہیں باس۔۔۔ نائگر کی اس بارہ بھلی ہوئی آواز سنائی دی۔“ میں کچھ چیل ہپتال سے بول رہا ہوں۔ سر سلطان پر رات کو ان والد پر یہ حملہ ہوا ہو۔۔۔ بیک زیر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں اطلاع کر دوں گا۔“۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر کی کوئی پرقا تلاذ حملہ ہوا ہے اور اس وقت ان کا آپریشن ہو رہا ہے۔ کریڈل دیا کر اس نے ہاتھ انخالی اور لوں آنے پر اس نے ایک بار پھر اطلاعات کے مطابق حملہ آوروں کی تعداد چار تھی۔ وہ سرخ رنگ کی

کار میں آئے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی کا طالیہ یہ بتایا گیا ہے کہ ریسیور رکھ دیا کیونکہ باہر سے قدموں کی آوازیں دفتر کی طرف آتی اس کے رائمس گال پر زخم کا مندبیل نہ ان ایسا ہے جیسے گال پر چھپکی چکی سنائی دے رہی تھیں۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی ایک ہوئی ہو۔ حملہ آور مقامی بتائے جاتے ہیں۔ کیا تمہارے ذہن میں جو نیز ڈاکٹر کے ساتھ اندر واصل ہوئے اور عمران ڈاکٹر صدیقی کا چہرہ ایسا کوئی آدمی ہے؟۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ شانی تو زیعڈ کی ہے۔ ڈیوڈ رابرت۔ جو ڈیوڈ بار کا“ ”مبارک ہو عمران صاحب۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا بے حد فضل کر دیا مالک ہے“۔۔۔ ٹانگرے کہا تو عمران چونکہ پڑا۔ ”اس کا قحطک کس سے ہے؟۔۔۔ عمران نے ہوت بھینچتے تھی لیکن جب اللہ تعالیٰ اپنا فضل کر دے تو ہا ممکن بھی ممکن ہو جاتا ہوئے پوچھتا۔

”سُلْكَنگ کا دھنہ کرتا ہے وہ۔ آج تک قتل و نارت کے سلسلے کامیاب رہا ہے اور اب سر سلطان کی حالت خطرے سے باہر میں تو اس کا زام سننے میں نہیں آیا لیکن یہ شانی واضح طور پر اسی کی ہے۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔“

”یا اللہ تمیر اشکر ہے۔ تو واقعی رحیم و کریم ہے۔ موت اور زندگی“

”تم اسے انداز کر کے رانا ہاؤس پہنچاؤ“۔۔۔ عمران نے کہا اور دونوں تمہارے ہاتھ میں ہیں۔ تو ہزار حیم و کریم ہے“۔۔۔ عمران نے

طولیں سائس لیتے ہوئے کہا۔

سرہانے بیٹھ کر بہت دریک قرآنی آیات پڑھ پڑھ کر پچھوئکی رہیں اور

”ویلے عمران صاحب میں نے محسوس کیا ہے کہ جو حالت پہلے عمران صاحب یقین تجھے کہ میری بیٹی کی ساری بیماری دور ہو گئی آپ کی تھی اب وہ نہیں تھی۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟“ ڈاکٹر حالانکہ میں سوچ رہا تھا کہ اسے ہسپتال میں داخل کراؤں اور مجانتے صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ڈیڈی اور اماں بی آئے تھے سر سلطان کو پوچھتے اور اماں بی نے طرح نہیک ہوئی جیسے بیماری نہ ہوئی ہو۔ بڑی تیک خاتون یہ اماں یہاں آپ کے رہنائی گنگ روم میں جائے نہماز پر بیٹھ کر دعا کیں بھی کیں بی۔“ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

اور استخارہ بھی کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے استخارے کے مطابق ”اوہ میرے متعلق کیا خیال ہے۔ میں بھی تو اماں بی کا بیٹا ہوں اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا۔ بس اسی وقت سے یہیے دل کو چین سا آور اکلوتا بینا ہوں“ ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر گیا تھا۔“ ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ صدیقی بے اختیار ہنس پڑے۔

”اوہ۔ انہیں ہٹھانا تھا میں بھی اماں بی سے دعا نہیں حاصل کر سکتے۔ آپ کے متعلق صحیح رائے آپ کے ڈیڈی کی ہے۔“ ڈاکٹر ایک ہفتہ پہلے میری بیٹی اچانک بیمار ہو گئی تو پوتے نہیں کس طرح صدیقی نے جواب دیا اور عمران بھی ان کے اس جواب پر بے اختیار اماں بی کو علم ہو گیا اور وہ فوراً میرے گھر پہنچیں اور میری بیٹی کے نہس پڑا۔

”آئے عمران صاحب گھر چلتے ہیں۔ ناشتہ ہمارے ساتھ ہی ہر یہ سونا ہو جائے۔“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
کیجئے۔“ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

”تو پھر مجھے اجازت دیجئے۔ میں ناشتہ کراؤں گھر سے۔“۔۔۔
”شکریہ۔ میں مجرموں کی تلاش کرو رہا ہوں اس لیے یہاں بیٹھا ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

ہوتھا کہ سر سلطان کے ہارے میں اطلاع مل جائے۔ ویسے اب وہ ”پاکل آپ ناشتہ کریں۔ بے حد شکریہ۔“۔۔۔ عمران نے کہا
ہوش میں کہ آئیں گے۔“۔۔۔ عمران نے کہا۔
تو ڈاکٹر صدیقی اٹھے اور قدم بڑھاتے ففرستے باہر چلے گئے۔ عمران
”میرا خیال ہے زیادہ سے زیادہ ایک ٹھنٹے بعد۔“۔۔۔ ڈاکٹر اس دوران کریمیل رہا چکا تھا اس نے ہاتھ اٹھایا اور دوبارہ نمبر پر یہ
صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ریسورٹ اٹھا کر نمبر
کرنے شروع کر دیئے۔

”ایکسٹو۔“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔
پر یہ کرنے شروع کر دیئے جبکہ ڈاکٹر صدیقی نے ملازم کو بلا کر عمران
اور اپنے لیے ناشتہ ففتر میں ہی منتگوالیا۔

”اوہ نہیں ڈاکٹر صاحب۔ بے حد شکریہ۔ آپ جانتے ہیں کہ دیا ہے۔ سر سلطان کا دوسرا آپریشن کامیاب رہا ہے اور اب ان کی
سلیمان نے ناشتہ تیار کر کھا ہو گا اور اگر میں ناشتہ نہ کیا تو سارا ناشتہ وہ
حالت خطرے سے باہر ہے۔“۔۔۔ عمران نے کہا۔
خود ہی ہڑپ کر جائے گا اور میں نہیں چاہتا کہ وہ ذہل ناشتہ کر کے

”اللہ کا شکر ہے عمران صاحب۔ لا کھلا کھکھل کر ہے۔“۔۔۔ بلک

زیرونے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

”کوئی رپورٹ ملی ہے اس دوران“۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ ابھی تک تو کوئی رپورٹ نہیں ملی“۔۔۔ بلیک زیر دنے دینے جواب دیا۔

کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر کریمیل دیا اور ایک ہار پھر فہر پر پیس کرنے شروع کر دیے۔

”مکان بنزار ہے“۔۔۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”بھی صاحب“۔۔۔ ایک آواز سنائی دی۔

”السلام علیکم بابا لام دین۔ میں عمران بول رہا ہوں۔ کیا حال صاحب کی میریانی ہے کوہ تعمیریوں کا بے حد خیال رکھتے ہیں“۔ بابا

ہے آپ کا۔ بڑے عرصے بعد آپ کی آواز نی ہے۔ اماں نی نے بتایا امام دین نے جواب دیا اور عمران بے اختیار مسلکرا دیا۔

تحاکہ آپ اب مستغل گاؤں میں ہی رہتے ہیں“۔۔۔ عمران نے مسلکراتے ہوئے کہا۔

”وعلیکم السلام چھوٹے صاحب۔ آپ بخیریت ہیں ناں۔ میں

کل ہی گاؤں سے آیا ہوں۔ بڑے بیٹے کامکان بنوار ہاتھا۔ میں نے دیا۔

”ابھی تحوزی دیر پہلے گئے ہیں“۔۔۔ بابا لام دین نے جواب

”اچھا لامبی کو میرا پیغام دے دو کہ سر سلطان کا آپریشن ”بیلو“۔۔۔ چند لمحوں بعد سر عبد الرحمن کی سپاٹ آواز سنائی کامیاب رہا ہے اور وہ اب نظرے سے باہر ہیں“۔۔۔ عمران نے دی۔

”السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ ذیلیمی۔ میں علی عمران بول رہا کپا۔

”بھی اچھا“۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے خدا ہوں، عمران نے کہا۔

حافظ کہ کر کریل دبایا اور تیزی سے نمبر پر لس کرنے شروع کر دیا۔ ”وَعَلَيْکُمُ السَّلَامُ۔ مَجْهُ مَعْلُومٌ هے۔ کیا حال ہے سر سلطان کا؟“ سر عبد الرحمن نے سخت لپٹے میں پوچھا۔

”سنرل اٹھی جس سیورہ“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز ”ان کا آپ یعنی کامیاب رہا ہے ڈیڈی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم کر دیا ہے۔ ان کی حالت اب خطرے سے باہر ہے“۔۔۔ عمران سنائی دی۔

”میں علی عمران بول رہا ہوں۔ ذیلی سے بات کرائیں۔“ نے جواب دیا۔

”الشکرے۔ اس اطلاع کا شکریہ“۔۔۔ وسری طرف سے عمران نے کہا۔

تے ہاتھ بٹالیا۔

نے کہا۔

”لیں“--- عمران نے کہا کیونکہ کال ڈاکٹر عدیقی کی ہی ہو ”ان کا دوسرا آپریشن کامیاب رہا ہے۔ وہ اب خطرے سے باہر سکتی تھی۔ ہیں اور میں ان کے ہوش میں آئے کا انتظار کر رہا ہوں اس کے

”میں ناگیکر بول رہا ہوں پاس“--- دوسری طرف سے یاد فلایت پر چاؤں گا۔“--- عمران نے کہا۔

ناگیکر کی آواز سنائی دی۔ اس نے عمران کا لیجہ پہچان لیا تھا۔

”خدا کا شکر ہے پاس۔ مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے اپنا نصل و کرم کر دیا ہے“--- ناگیکر کی سرست بھری آواز سنائی دی۔

”ہاں۔ کیا رپورٹ ہے“--- عمران نے پوچھا۔

”ذیوڈ تو گندشت ایک چفتے سے ویسٹرن کار میں گیا ہوا ہے پاس۔“--- ”ہاں۔ واقعی اللہ تعالیٰ نے اپنا کرم کر دیا ہے۔ بہر حال تم اس میں نے اچھی طرح تسلی کر لی ہے“--- ناگیکر نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ یہ کوئی دوسرا آدمی تھا“--- عمران نے پھر کریڈل دبا کر اس نے ہاتھ اٹھایا اور پھر نون آئے پر نہر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں پاس۔ میں ویسے ہر یہ معلومات حاصل کر رہا ہوں۔ جیسے ”سلیمان بول رہا ہوں۔ راٹھہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز یہ پہاڑا میں آپ کو کال کروں گا۔ سرسلطان کا کیا حال ہے؟“--- ناگیکر سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ میرا ناشتہ تیار ہے۔۔۔ عمران کھالیا۔ پریشانی میں تو کچھ کھایا ہیں نہیں جاتا۔۔۔ عمران نے کہا۔
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اپنی اپنی عادت کی بات ہے صاحب۔۔۔ سلیمان نے
”آپ پہلے بتائیں سرسلطان کا کیا حال ہے؟۔۔۔ دسری جواب دیا۔

”بھی تو ڈاکٹر صدیقی نے بھی ناشتے کی دعوت دی تھی لیکن میں
طرف سے سلیمان نے بے چین سے لبھ میں کہا۔

”میرے ناشتے مانگنے کے پاد جو دتم سمجھنیں سکے؟۔۔۔ عمران نے ان سے معدودت کر لی اور کہا ہے کہ جواہر سلیمان کے ہاتے
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ میں تو اتنا پریشان تھا میں کہاں آتا ہے مگر۔۔۔ عمران نے آنکھیں منکراتے ہوئے کہا۔
صاحب کہ بس کچھ نہ پوچھیں۔ میرا تو ذہن ہی ماوف ہو گیا تھا اس ”کیا واقعی آپ نے ایسا ہی کہا تھا؟۔۔۔ سلیمان کے لبھ میں
لیے میں جب ناشتہ کرنے بیخا تو آپ کا ناشتہ بھی ساتھ ہی کھا گیا جیرت تھی۔

اس کے باوجود ابھی تک مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں نے ناشتہ ”ہاں۔ بے شک ڈاکٹر صدیقی سے پوچھ لوا۔۔۔ عمران نے
ہی نہ کیا ہوا۔۔۔ سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ارے ارے یہ کسی پریشانی ہے کہ تم نے میرا ناشتہ بھی ساتھ ہی
”تو پھر ناشتہ ہپتال پہنچا دوں یا نہیں فلیٹ میں آ کر

کریں گے”۔۔۔ سلیمان نے کہا۔

”لیکن ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ تم سب کھا چکے ہو۔“ عمران نے ”سر سلطان ہوش میں آگئے چیز عمران صاحب اور جب میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے بتایا تو تھا کہ پریشانی میں یادتی نہیں رہا تھا اور اب ملاقات کی خواہش ظاہر کی ہے اس لیے میں حاضر ہوں ہوں۔“ ڈاکٹر مجھے اپھی خبر سخے کے بعد یاد آیا ہے کہ ابھی تو میں نے ناشتا تیاری کیا تو عمران ایک جھلک سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”نہیں کیا؟“۔۔۔ سلیمان نے کہا۔

”اب ان کی حالت کیسی ہے؟“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوکے۔ چلو پھر بھی شکر ہے کہ تمہاری یادداشت والپس آگئی ہے اور مجھے نہ شستہ بھی مل جائے گا۔“۔۔۔ عمران نے بنتے ہوئے کہا۔ اور زیادہ گفتگو بھی نہ کریں۔“ ڈاکٹر نے کہا تو عمران نے اثبات

”آپ بے فکر رہیں۔ سابقہ حساب والی یادداشت غائب نہیں میں سر ہا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سر سلطان کے کمرے میں داخل ہوا تو ہوئی۔“۔۔۔ دوسری طرف سے سلیمان نے کہا اور عمران بے اختیار سر سلطان واقعی ہوش میں تھے لیکن ان کے چہرے کا رنگ زرد پڑا ہوا تھا۔

”میں آ رہا ہوں“۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی ”اسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کا لا اکٹھنگر ہے کہ آپ کو

نئی زندگی دی اس نے۔۔۔ عمران نے قریب جا کر کہا تو سلطان ”ان کا شکر یہ“۔۔۔ سلطان نے کہا۔
کے پھرے پرمخت بھری مسکراہٹ اجھڑ آئی۔

”آپ نے پہلے ہوش میں آتے ہی بیف سے بات کرنے کی خواہش خاہر کی تھی۔ کیا کوئی غاص بات تھی؟“۔۔۔ عمران نے کہا۔
”وَعَلَيْکُمُ الْسَّلَامُ وَاتْقِنَ اللَّهُ تَعَالَى نَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ“۔۔۔ سلطان نے آجستہ سے کہا تو عمران ”ہاں۔ وہی میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ تم شاید
لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔“۔۔۔ سلطان نے آجستہ سے کہا تو عمران فلیٹ پر نہ ماؤس لیے میں نے بیف سے بات کرنے کی خواہش ظاہر
کری پڑ چکھ گیا۔

”آپ صاحبہاں کچھ دیکھ کے لیے ہمیں اکیلا چھوڑ دیں“۔۔۔ سر کی تھی۔ مجھ پر رات کو قاتلانہ حملہ ہوا جبکہ اس سے پہلے شام کو مجھے
سلطان نے ڈاکٹر اور نرسوں سے کہا اور سب نے اثبات میں سر پلا۔ ایک فوں کا ل آئی تھی۔ ایک آدمی جوانہ نام ڈیوڈ رابرٹ بتارا تھا اس
دینے اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

”ڈیوڈ اور اماں نی آپ کو پوچھنے کے لئے آئے تھے اور یقین میں جو دعا مانگنا چاہوں مانگ لوں اور وہ از راو ہمدردی مجھے بتا رہا
کیجھے اماں نی نے جب بیہاں ففتر میں ہی ڈاکٹر صدیقی کی جائے نماز پر ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون بند کر دیا۔ میں نے پڑاہند کی
بینو کراستخارہ کیا اور مجھے اچھی خبر سنائی تو میرے ذل کو اطمینان ہو اور پھر رات کو جب دو افراد میرے کمرے میں داخل ہوئے تو میری
نیند کھل گئی۔ میں نے اٹھتا چاہا تو ان میں سے ایک آدمی نے ہاتھ میں گیا۔“۔۔۔ عمران نے کہا۔

پڑے ہوئے ریو الور سے فائر گول دیا اور پھر فوراً ہی باہر چلے گئے۔ آدمی سے جب اس کے بارے میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ اس شخص میں نے بڑی مشکل سے نون کاری سیور انجینیا اور ہسپتال کے نمبر ڈائل کا نام لائی ہے اور یہ کاسٹریا کی کسی سرکاری ایجنسی کا سیشنل ایجنٹ کر کے اپنے متعلق بتایا اور پر مجھے بہش نہیں رہا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو ہے چونکہ اس میں نہیں تھے ہنفاظت کی ذمہ داری اس ایجنسی کی ہے اس میں نے جیف سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی کیونکہ تمہارا کچھ چہہ لیے یہ بہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ موجود ہے۔۔۔۔۔ سرسلطان نہیں ہوتا کہ تم فلیٹ میں موجود بھی ہو یا نہیں جبکہ جیف ہر وقت داش نے رک رک کر اور آہستہ آہستہ ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

منزل میں موجود رہتا ہے۔ میں اسے یہ بتانا پاہتا تھا کہ جن دو ”لیکن آپ پر جس آدمی نے حمل کیا اور جس کے دائیں گال پر آدمیوں نے مجھ پر حمل کیا تھا ان میں سے ایک کے گال پر زخم کامنڈل یہ نشان تھا وہ تو مقامی تھا جبکہ مقامی آدمیوں کے رنگ کاسٹریا کے نشان پچھلی کی شکل کا تھا۔ ایسے جیسے گال پر پچھلی چیزی ہوئی ہو اور یہ رہنے والوں کے رنگ میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔۔۔ عمران نشان دیکھ کر مجھے آج سے کئی سال پہلے وطن یورپ کی ریاست نے کہا تو سرسلطان بے اختیار چوکٹ پڑے۔

کاسٹریا کے دارالحکومت کلا جنٹ کا ایک ہوٹل یاد آگیا۔ وہاں ایک ”تمہیں کس نے یہ بات بتائی ہے کہ وہ مقامی تھا“ سرسلطان نہ صوصی میں نہیں تھی اور وہ شخص وہاں محافظ کے طور پر موجود تھا۔ اس نے جیرت بھرے لجھے میں پوچھا تو عمران نے صدر اور اس کے کے اس نشان نے مجھے جیران کر دیا تھا۔ میں نے میزبانوں کے ایک ساتھیوں کی روپرٹ دینے کے بعد نائیگر کو گال کرنے اور اس کی

رپورٹ تک ساری بات رو ہرا دی۔

کے علاوہ اور تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ وہ باقاعدہ منصوبہ ہندی کے تحت آئے ”لیکن کیا آپ کی موت سے یہ معافیہ رک جاتا؟۔۔۔ عمران تھے۔ یونکہ جب انہوں نے مجھ پر حملہ کیا تھا اس وقت وہ لوگ مقامی نے کہا۔

”میں۔ حکومتوں کے کام بھلا کیے رک سکتے ہیں اور پھر یہ معافیہ نہ تھے بلکہ کاشٹرین تھے۔۔۔ سرسلطان نے جواب دیا۔

”لیکن اگر وہ میک اپ کرتے تو احتمالہ یہ نہیں بھی چھپ جاتا۔ تو ایک لحاظت سے طے ہو چکا ہے۔ صرف دستخط ہونا ہائی میں اور یہ دستخط اس۔ میک اپ کے باوجود قائم رکھنا بھی میں نہیں آرہا۔ دیسے نائیگر کی پاکیشیا کے صدر نے کرنے ہیں میں نے تو نہیں کرنے۔۔۔ سرسلطان رپورٹ سے بھی آپ کی بات کی تائید ہوئی ہے۔ بہر حال یہ بعد میں نے جواب دیا۔

دیکھا جائے گا۔ پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ پر اس حملے کا مقصد کیا ہو۔ ”اوکے۔ آپ آرام کریں اور یہ سب کچھ بخوبی جائیں۔ میں جانوں اور حملہ اور جانیں۔۔۔ عمران نے کہا اور انھ کر پیر و نی سلتا ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”میں تو اس بات پر بھی سوچا ہے عمران یہی۔ میرے ذہن میں دروازے کی طرف بڑا ہ گیا۔ ڈاکٹر صدیقی اس دوران آفس آچکے اور تو کوئی بات نہیں آ رہی۔ صرف اتنی بات آئی کہ کاشٹر یا کہ ہماری۔ تھے۔ عمران نے سرسلطان کی حفاظت کے سلسلے میں اس سے بات ممالک کارمن کے ساتھ ہمارا یک اہم دفاعی معافیہ ہو رہا ہے اس چیز کی اور پھر کار لے کر وہ واپس اپنے فیٹ میں آ گیا۔ یہاں

سلیمان ناٹھتہ تیار کر کے اس کے انتظار میں تھا۔ عمران نے ناٹھتہ کیا اور ”خوبیں۔ پھر ان کی موت کی خبر جاری کرنا پڑے گی اور سر سلطان ایک بار پھر بس تبدیل کر کے اس نے گاڑی نکلی اور سیدھا داشت۔ ایسی پوسٹ پر ہیں کہ ایسی خبر خوبیں دی جا سکتی اس سے بے حد منزل پہنچ گیا۔ ”بچپن میں یہیں کیا پیدا ہو سکتی ہیں؟“۔۔۔ عمران نے کہا تو بیک زیر و نے

”اب کیا حال ہے سر سلطان کا؟“۔۔۔ سلام دعا کے بعد بیک اثبات میں سر بلد دیا۔ زیر و نے پہلا سوال بھی کیا۔

”وہ پتوں والی ڈائریکٹری تجھے دینا۔“۔۔۔ عمران نے کہا تو بیک

”اب وہ خاطر سے باہر ہے۔ دیے تو میں نے ڈاکٹر صدیقی زیر و نے میز کی درازت سرخ جلد والی شفتمی ڈائریکٹری نکال کر عمران کی سے سر سلطان کی حفاظت کی بات کر لی ہے لیکن تم ایسا کرو کہ فتحی اور طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائریکٹری کھولی اور اس کے صفحے پلنکش روشن صدیقی کو ہاں پہنچ جاؤ۔ ہو سکتا ہے کہ حملہ آوروں تک جب یہ خبر پہنچ کر دیئے۔ پھر ایک صفحہ پر اس کی نظریں جنم گئیں۔ اس نے ڈائریکٹری کو سر سلطان نصیح گئے ہیں تو وہاں آپنال میں وہ دوبارہ ان پر حملہ کر کے واپس میز پر رکھی اور ریسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے کر سکیں۔“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”سر سلطان کے نصیح جانے کی خبر تو روکی جاسکتی ہے۔“۔۔۔ بیک ”بلیزٹر کلب“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز زیر و نے کہا۔

ستانی دی۔

"بلیزٹ سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"۔ بلیزٹ نے ہوں"۔ عمران نے سمجھ دلجھے میں کہا۔

"ہولہ آن کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارے مطلب کا ایک کام میرے پاس آیا ہے۔ کام سڑیا کی کسی سرکاری انجمنی میں ایک پیشہ انجینئرنگ نام کا ہے اس کی "بیلو بلیزٹ بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز شائی دی۔

خاص نشانی یہ ہے کہ اس کے گال پر زخم کا مندل نشان ایسا ہے جسے

گال پر چھپکی چکی ہوئی ہو۔ کیا تم اسے جانتے ہو؟"۔ عمران نے

"علی عمران بول رہا ہوں بلیزٹ"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ آپ۔ میری سکری نے مجھے بتایا تھا لیکن مجھے یقین نہ آ کہا۔

را تھا کہ آپ اتنے طویل عرصے بعد مجھے گال کر سکتے ہیں"۔ بلیزٹ نے "ہاں اچھی طرح۔ لیکن کیا کیا ہے اس نے"۔ بلیزٹ نے دوسری طرف سے حیرت میں کہا گیا۔

"عرصہ زیادہ ہونے سے تعلقات ختم نہیں ہوتے بلکہ بڑھتے"۔ "یہاں پاکیشیا میں سکری و وزارت خارجہ کی رہائش گاہ پر رات ہیں"۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے بلیزٹ بے کے وقت ان پر تھاتا لانہ حملہ کیا گیا ہے اور ان حملہ آوروں میں سے ایک کا حلیہ بھی بتایا گیا ہے۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ کام اختیار فس پڑا۔

لاس نے کیا ہے یا کسی اور نے لاگس کے حلیے میں یہ کام کیا ہے تاکہ ”بیس“۔ بلیسٹر نے جواب دیا۔
”تم کتنی دیر میں یہ کام کرو گئے؟“ عمران نے پوچھا۔

”لیکن اس کا علم کیسے ہو سکتا ہے عمران صاحب۔ لاگس تو سیش
لخت ہے اگر اس نے یہ کام کیا بھی ہو گا تو اس سے کیسے معلوم ہو سکے دیا۔“ بلیسٹر نے جواب دیا۔

”اوکے۔ میں ایک لمحے بعد خود ہی فون کروں گا“۔ عمران
گا۔ یہ تو ملکی راز ہو گا۔ بلیسٹر نے کہا۔

”تم صرف اتنا معلوم کرو کہ آج کل لاگس کہاں ہے۔ اگر وہ
کامنزیا سے باہر ہے تو کہاں گیا ہے اور کتنے عرصے سے گیا ہے اور
زیرو نے حیرت بھرے لبھ میں پوچھا تو عمران نے تائینگر کی روپرٹ
اور سرسلطان سے ہونے والی ٹکٹکو دوہراؤ۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ میں سمجھ گیا آپ کی بات۔ اس طرح آپ معلوم کر لیں
گے گذ۔ واقعی آپ کی ذہانت کا جواب نہیں حالانکہ یہ بات میں بھی
سوچ سکتا تھا۔ اوکے میں معلوم کرتا ہوں۔ آپ کس تبر پر موجود
دیکھو۔ ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ سرسلطان

کے مطابق حملہ اور کاسنرین تھے لیکن ساتھ والی کوئی کے چوکیدار کے جانتا۔ عمران نے جواب دیا تو بیک زیر و نے اثبات میں سر پلا مطابق وہ لوگ مقامی تھے۔ اب دو صورتیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو حملہ آور دیا اور عمران نے ایک بار پھر رسیور انھیا اور نہ بڑائیں کرنے شروع کر مقامی میک اپ میں آئے اور پھر انہوں نے واردات کر کے میک دیئے۔

اپ صاف کیے۔ واردات کی اور پھر دوبارہ میک اپ کر کے واپس ”پی اے ٹولیکٹری وزارت دفاع“۔ رابطہ تمام ہوتے ہی چلے گئے یا پھر واردات کے وقت وہ اصل شکاؤں میں ہی تھے لیکن پھر ایک آواز سنائی دی۔

مقامی میک اپ کر کے واپس چلے گئے۔ یہ دونوں صورتیں ہی غیر نظری ہیں اس لیے کہ ایسا کرنے کی انہیں کوئی ضرورت نہ تھی۔ انہوں نے ایکسو کے مخصوص لجھے میں کہا۔

”لیں سر۔ لیں سر“۔ دوسری طرف ہے بوجھائے ہوئے سے ہے سلطان کو بھی ہاک کر کے گئے ہیں اس لیے بار بار میک اپ لجھے میں کہا گیا۔

”ہمیلو میں اکرام بول رہا ہوں جناب۔ چند لمحوں بعد سیکٹری اتنا وقت نہ تھا کہ وہ میک اپ کرتے۔ زیادہ سے زیادہ وہ ماسک میک اپ کر سکتے تھے۔ لیکن ایسی صورت میں وہ زخم کا نشان لا محالہ چھپ

”آپ کو یہ اطلاع تو مل گئی ہو گی کہ رات کو سلطان پر قاتلانہ

حملہ کیا گیا ہے۔۔۔ عمران نے سپاٹ لجھے میں کہا۔
”لیں سر۔ اللہ کا شکر ہے کہ ان کی زندگی بخ گئی ہے۔۔۔ سیکرٹری کے تجربات انتہائی کامیاب رہے ہیں“۔۔۔ اکرام صاحب نے
اکرام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سر سلطان نے میرے نمائندہ خصوصی علی عمران کو ہوش میں کیا یہ راڈار پاکیشیا کے علاوہ کسی اور ملک نے بھی حاصل کئے
آنے کے بعد بتایا کہ کارمن کے ساتھ پاکیشیا کا کوئی اہم دفاعی ہیں“۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”لیں سر۔ بہت سے ملکوں نے ان کے حصول کے لیے معابرے
معابرہ ہو رہا ہے۔ یہ کس ناسپ کا معابرہ ہے“۔۔۔ عمران نے
کیے ہیں اور بہت سے کر رہے ہیں۔ ہمارے ہمراہ ملک کافرستانی
پوچھا۔

”لیں سر۔ معابرہ تقریباً طے پا چکا ہے صرف وستخط ہونے باقی
نہ تو انہیں خرید بھی لیا ہے“۔۔۔ اکرام صاحب نے جواب دیا۔
”کاشریا کا اس سلسلے میں کیا روں ہے“۔۔۔ عمران نے
کی عینکا لو جی منتقل کرے گا۔ ایسے راڈار جن کی مدد سے دشمن کے تمام پوچھا۔

”کاشریا۔ اس کا روں۔ کیا مقصد۔ میں سمجھا نہیں سر“۔۔۔ سیکرٹری
راڈارز کی مدد سے ان ہتھیاروں کی نقل و حرکت کو نہ صرف چیک کیا جا سکتا ہے بلکہ ان
اکرام نے جیرت بھرے لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا کاسٹر یا اس معابدے میں کسی بھی وجہ سے رکاوٹ بن سکتا ہے“ --- عمران نے پوچھا۔

آزاد ہونے والی مسلم ریاست کاغستان کے درمیان ایک اہم معابدہ

”نوسرا کاسٹر یا کواس معابدے سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ ہو جائے لیکن اس سلسلے میں نامعلوم اطراف سے رکاوٹیں ڈالی جائیں و یہ بھی کاسٹر یا اور کارمن کے تعلقات بے حد اچھے ہیں اور کاسٹر یا ہیں لیکن اس بات کی انہوں نے کوئی تفصیل نہیں بتائی تھی،“ --- نے سب سے پہلے یہ راڈار کارمن سے حاصل کئے ہیں۔ سیکرٹری اکرام صاحب نے جواب دیا۔

اکرام نے جواب دیا۔ ”اوکے تھیں یو“ --- عمران نے کہا اور ریسیور کھو دیا۔

”آپ کے خیال کے مطابق سرسلطان پر اس قاتلانہ حملہ کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ کیا آپ کے علم میں کوئی ایسی بات ہے جس کے لیے کہا۔“ اکرام صاحب نے یہی بات بتائی ہے۔ --- بلیک زیر و نے

سرسلطان کوراٹ سے ہٹا دینے سے کسی پارٹی کو کوئی فائدہ ہو سکتا ہے“ --- عمران نے کہا اور بلیک زیر و نے اس بارے میں بات کرتے۔ پہلے بلیسٹر کی روپورٹ مل جائے پھر اس

”نبیس جناب۔ میرے علم میں تو ایسی کوئی بات نہیں۔ البتہ سر سلسلے میں مزید کوئی بات ہو سکتی ہے“ --- عمران نے کہا اور بلیک سلطان نے گذشتہ ہفتے ایک دعوت کے دوران مجھے بتایا تھا کہ وہ ان زیر و نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جب ایک گھنٹہ گزر گیا تو عمران

نے بلیسٹر سے کال ملائی۔

ستائی دی۔

”کیا رپورٹ ہے بلیسٹر؟“۔۔۔ عمران نے بلیسٹر کے لائن پر ”علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر صدیقی سے بات کرائیں،“۔ آتے ہی اس سے پوچھا۔

”عمران صاحب لاگس کلا جنت میں ہی موجود ہے۔ وہ گذشتہ ”لیں سر۔ ہولڈ آن کریں“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ ایک ماہ سے کلا جنت سے باہر نہیں گیا اور یہ اطلاع ہتھی طور پر درست ”بیلو۔ ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں“۔۔۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر ہے میں نے اچھی طرح کنفرم کر لیا ہے۔۔۔ بلیسٹر نے جواب دیا۔ صدیقی کی آواز ستائی دی۔

”اوے شکر یہ۔ گذبائی“۔۔۔ عمران نے کہا اور ریسور کھد دیا۔ ”ڈاکٹر صدیقی صاحب میں سر سلطان سے فون پر ایک ضروری ”عجیب گور کھ دھنده سا بن گیا ہے۔ مقامی آدمی جس کے بات کرنا چاہتا ہوں“۔۔۔ عمران نے کہا۔

چہرے پر نشان ہے وہ ملک سے باہر ہے۔ اور کاسٹر یا کالاگس وہاں ”بہتر۔ ہولڈ آن کریں“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”بیلو۔ چند لمحوں بعد سر سلطان کی دھیمی سی آواز ستائی دی اور موجود ہے“۔۔۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر ریسور انٹھا کر اس ”عمران سمجھ گیا کہ سر سلطان کو جس کمرے میں رکھا گیا ہے وہاں فون کی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”پیش ہسپتال“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز لائن بھی دے دی گئی ہے۔ شاید صدر مملکت نے سر سلطان کی خیریت

معلوم کی ہوگی۔

لاگس نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ جس معاهدے کی آپ نے بات کی

”عمران بول رہا ہوں۔ اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟“ عمران تھی اس سلسلے میں سیکرٹری وزارت دفاع اکرام صاحب نے نے کہا۔ وضاحت کر دی ہے کہ اس میں کا شریا کسی صورت بھی رکاوٹ نہیں

”اللہ کا شکر ہے پہلے سے بہتر محسوس کر رہا ہوں۔ لیکن ڈاکٹر بن سکتا۔ اس کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ آپ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا اور صدیقی کا کہنا ہے کہ ابھی کم از کم دو ہفتتوں تک مجھے یہاں رہنا پڑے۔ آپ کو راستے سے ہٹانے کی کوشش کی گئی۔ اکرام صاحب نے بتایا گا۔“ سر سلطان نے جواب دیا۔

”ڈاکٹر صدیقی کا یہ چلے تو وہ اپنے مریضوں کو یہاں ساری عمر کوشش کر رہے ہیں کہ پاکیشیا اور رویاہ کی نواز اسلام ریاست رکھیں،“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سر سلطان بھی دیکھے کاغستان کے درمیان کوئی معاهدہ کرادیں لیکن نامعلوم اطراف سے سے نہیں پڑے۔

”میں نے آپ کو یہ بتانے کے لیے فون کیا ہے کہ میں نے ہاں۔ یہ بات درست ہے لیکن یہ اس وقت کی بات تھی۔ وہ کا شریا سے یہ بات کفرم کر لی ہے کہ لاگس وہاں موجود ہے۔ وہ معاهدہ تو تین روز پہلے ہو بھی چکا ہے۔ یہ معاهدہ بجلی کی پیداوار ایک ماہ سے ملک سے باہر نہیں گیا اس لیے آپ پر جملہ کرنے والا بڑھانے کے سلسلے میں تھا۔ کاغستان کے ساتھ تعلقات پر رویاہ

رکاوت بن رہا تھا لیکن میری کوشش کی وجہ سے رو سیاہ نے بھی اس کوشش کی گئی ہے۔ عمران نے کہا اور پھر خدا حافظ کہہ کر اس معاهدے پر آبجکشن ختم کر دیا اس طرح معاهدہ ہو گیا۔ ”سرسلطان نے ریسورکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنون کا جال سا پھیل گیا تھا کیونکہ معاملہ اس انداز میں الجھ گیا تھا کہ اس کا کوئی سراہی ہاتھ نہ آ رہا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر تو یہ مسئلہ بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ اپنے ذہن پر زور دیں شاید تھا۔ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسورکھ کوئی ایسی بات سامنے آجائے جس سے اس واردات کا کوئی کلیو مل دیا۔

”ایکسٹو۔“ عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ بظاہر تو کوئی ایسی بات نہیں۔ وہ لاگس والی بات جولیا بول رہی ہوں باس۔ وہ سرخ رنگ کی کار جس میں سر سلطان کی رہائش گاہ پر وارادت کی گئی تھی مل گئی ہے۔ وہ اس وقت بھی میں نے اس لیے کر دی تھی کہ میں نے لاگس کو پہچان لیا تھا۔ اب اگر وہ یہاں آیا ہی نہیں تو ہو سکتا ہے کہ مجھ سے پہچاننے میں غلطی ہوئی نارتھ زون پولیس اسٹیشن میں موجود ہے۔ پولیس کے مطابق یہ کار انہوں نے ریلوے روڈ کے ایک ویران حصے میں کھڑی ہوئی پائی ہے“ سرسلطان نے کہا۔

”آپ سوچیں ضرور۔ بہر حال کچھ نہ کچھ ایسا ہوا ہے جس میں اور پولیس ریکارڈ کے مطابق یہ چوری کی ہے۔ اصل میں یہ کار دو روز پہلے گرافک آرٹ سٹوڈیو کے باہر سے چوری کی گئی تھی جس کی آپ کی ذات رکاوت بنتی تھی اس لیے آپ کو راستے سے ہٹانے کی

scan by Sohail

باقاعدہ رپورٹ درج کرائی گئی تھی۔ ویسے یہ کارگرا فک آرٹ سٹوڈیو کے مالک کی ہے۔۔۔ جولیا نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”جس جگہ سے یہ کارمی ہے وہاں سے ملزموں کے بارے میں پوچھ گچھ کی ہے۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”لیں باس۔ لیکن وہاں کسی نے ملزموں کو نہیں دیکھا۔ وہ علاقہ خاصاً ہیران ہے۔۔۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تلاش جاری رکھو۔۔۔ عمران نے کہا اور ریسیور قائل بند کر کے اس نے میز کی درازی میں رکھ دی۔

”لیں کم ان“۔۔۔ ادھیر عمر نے قدرے سخت لمحے میں کہا تو

”معاملات مزید انجمنتے جا رہے ہیں“۔۔۔ بلیک زیر و نے کہا دروازہ کھلا اور ایک تو جوان اندر داخل ہوا۔ نوجوان کا قد لمبا تھا اور جسمانی طور پر وہ کوئی باکر دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات نمایاں تھے۔

اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”باس آپ نے یاد کیا تھا“۔۔۔ نوجوان نے کہا۔ درمیان ہونے والے انتہائی اہم معاہدہ جات کی منظوری دیتی ہے۔ ”ہاں۔ بیٹھوڑک۔ تم سے ایک ضروری کام ہے“۔۔۔ باس۔ اگر یہ کمیٹی اکثریت رائے سے کسی معاہدہ کو مسترد کر دے یا اس میں نے کہا تو تو جوں ڈک سر ہلاتا ہوتا میزگی دوسری طرف رکھی ہوئی کرتی۔ ترمیم کردے تو پھر اقوام متحده کے قانون کے تحت معاہدہ کی خصل ہو پر بینچ گیا۔

جاتا ہے یا اس معاہدہ کرنے والے ملکوں کو ترمیم کرنا پڑتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اقوام متحده کی درپرداہ اصل قوت ہی ٹریئی کمیٹی ہوتی ہے۔ طویل عرصے سے ایکریمیا اس کمیٹی کا صدر بنتا چلا آ رہا ہے۔ کمیٹی کی اصل قوت بھی صدر کے ہاتھوں میں ہوتی ہے باقی ممبرز تو ”لیکن اب تمہیں پا کیشیا جانا ہے“۔۔۔ باس نے کہا۔

”لیس سر۔ آپ حکم دیں گے تو ضرور جاؤں گا“۔۔۔ ڈک نے بس رسمی طور پر ہی کام کرتے ہیں۔ کمیٹی کے خفیہ انتخابات ہر پانچ سال بعد ہوتے ہیں جبکہ پہر پاورز اس کمیٹی کے مستقل ممبرز ہوتے جواب دیا۔

”ہاں۔ تمہیں وہاں جانا ہے۔ میں تو تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہیں جن میں ایکریمیا بھی شامل ہے۔ ہر بار ایکریمیا کا تماشندہ بلا ہوں تفصیل تمہیں فائل میں مل جائے گی۔ اقوام متحده کی ایک کمیٹی ہے مقابلہ صدر منتخب ہو جاتا ہے۔ اس طرح ایکریمیا کو پوری دنیا کے جنے ٹریئی کمیٹی کہا جاتا ہے ٹریئی کمیٹی اقوام متحده کے ممبر ملکوں کے ملکوں کے درمیان ہونے والے تمام اہم معاہدوں کا نہ صرف

”تم کبھی پا کیشیا گئے ہو“۔۔۔ باس نے پوچھا۔

”نوسر“۔۔۔ ڈک نے مختصر سا جواب دیا۔

”لیکن اب تمہیں پا کیشیا جانا ہے“۔۔۔ باس نے کہا۔

”لیس سر۔ آپ حکم دیں گے تو ضرور جاؤں گا“۔۔۔ ڈک نے بس رسمی طور پر ہی کام کرتے ہیں۔ کمیٹی کے خفیہ انتخابات ہر پانچ

باتفاق اعدگی سے علم ہو جاتا ہے بلکہ وہ اس کمیٹی کے صدر کے ذریعے ان میں اپنی مرضی کی تراجمیں بھی کرایتا ہے۔ گذشتہ نوں کمیٹی کا انتخاب سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کے تعلقات پیشتر ملکوں کے وزارت ہوا ہے اور اب آئندہ چھتے کمیٹی کے صدر کا انتخاب ہونا ہے لیکن اس خارجہ کے افسران سے انتہائی قریبی اور ذاتی ہیں اور آر ان کی حکومت پاکیشیا کے صدر کو کہہ کر سر سلطان کو اپنے حق میں استعمال کر رہی ہے پاکیشیا کے صدر کو ایک امیدوار ایکریمیا کے مقابلے پر آپا گیا ہے۔ یہ ملک آر ان ہے۔ یہ پاکیشیا کا نہ صرف ہمسایہ ملک ہے اور سر سلطان کی کوششیں خاصی کامیاب جارہی ہیں۔ اگر ان کوششوں کو نہ روکا گیا تو آر ان کو کمیٹی کا صدر بننے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ بلکہ دوست ملک بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مسلم ملک بھی ہے اگر آر ان کا نمائندہ کمیٹی کا صدر منتخب ہو گیا تو ایکریمیا کو نہ صرف ناقابلِ عالمی انتصان پہنچے گا بلکہ مسلم ممالک کی اقوام متحده میں اجارہ داری پاکیشیا والوں نے جواب دیا کہ وہ اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کر سکتی ایکریمیا سفارتی سطح پر بھی آر ان پر دباو نہیں رہے لیکن حکومت ایکریمیا کے پاس ایسے شواہد اور رپورٹس موجود ہیں کہ سر سلطان اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں۔ اس پر فیصلہ کیا گیا چل رہی ہے اس لیے ایکریمیا سفارتی سطح پر بھی آر ان پر دباو نہیں ہے کہ سر سلطان کو یقین تھا کہ کمیٹی کے اخبارہ ممبرز میں سے ڈال سکتا لیکن ایکریمیا کو یقین تھا کہ کمیٹی کے خاتمے کے بعد اکثریت اس کے ساتھ ہو گی لیکن ایک خفیہ سروے سے معلوم ہوا ہے آر ان کے نمائندے کا صدر بننے کا سکوپ خود بخود ثبت ہو جائے گا لیکن

حکومت یہ نہیں چاہتی تھی کہ اس قتل میں ایکریمیا کا ہاتھ ثابت ہو۔ سلطان نقش گئے ہیں اور انہیں کسی خفیہ مقام پر رکھا گیا ہے لیکن ظاہر چنانچہ ایک پیچیدہ منصوبہ بندی کی گئی۔ کاسٹر یا کسی سرکاری ایجنسی ماسٹر ہے اس جیسے آدمی زیادہ دیرستک نہ چھپ سکتے ہیں اور نہ چھپائے جا سکتے ہیں۔ ویسے وہ یقیناً کسی خفیہ پستال میں ہی ہوں گے۔ ادھر ایک بریس کے پیش ایجنت لاگس کو سر سلطان کے قتل کے لیے بھیجا گیا لیکن حکومت کاسٹر یا نہیں چاہتی تھی کہ سر سلطان کے قتل میں کاسٹر یا کا اور انہر پورٹ ملی ہے۔ جس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی انتہائی تیز ہاتھ ثابت ہو کیونکہ سب کو معلوم ہے کہ سر سلطان پاکیشیا سیکرٹ ترین کارکردگی سامنے آئی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لیے کام سروس نے قاتلوں کو تلاش کرنا ہے اس لیے باقاعدہ سکیم تیار کی گئی۔ کرنے والا ایک مشہور ایجنت علی عمران ہے اس کا کاسٹر یا میں ایک لاگس کو پاکیشیا بھجوایا گیا جبکہ لاگس کے میک اپ میں ایک دوسرا آدمی دوست ہے بلیسٹر۔ عمران نے بلیسٹر کو فون کر کے اس سے لاگس کی کاسٹر یا میں اس انداز میں رکھا گیا کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی کوشش کی چونکہ یہ سب کچھ باقاعدہ سکیم کے تحت کیا گیا تھا اس لیے بھی طرح لاگس یا ماسٹر برین کے بارے میں علم ہو جائے تو انہیں یہی بلیسٹر نے اسے یہی رپورٹ دی کہ لاگس کاسٹر یا سے باہر نہیں گیا۔ کر کام کیا اور سر سلطان پر قاتلانہ حملہ کر کے اپنی طرف سے انہیں ختم اس بات کا علم اتفاق سے حکومت کاسٹر یا کو ہوا کہ بلیسٹر نے جس کر دیا اور پھر وہ خاموشی سے واپس آ گیا لیکن پھر معلوم ہوا کہ سر آدمی کے ذریعے یہ معلومات حاصل کیں وہ ماسٹر برین کا ہی آدمی

تھا۔ اس نے حکام کو اس بارے میں اطلاع دے دی جس پر بلیسٹر کو ساتھ مقامی لوگ بھی تھے اس طرح اس کی شناخت نہ ہو سکتی تھی۔ پھر پکڑا گیا اور پھر اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ معلومات اس نے پاکیشا لांگ نے ان مقامی افراد کو بھی ہلاک کر دیا اور ان کی لاشیں جلا کر کے علی عمران کے لیے حاصل کی تھیں۔ باس نے تفصیل بتاتے را کھکھ دیں اور خود وہ واپس آ گیا۔ اس کے باوجود عمران کوفوری طور ہوئے کیا۔ پر کسی بھی طرح یہ معلوم ہو گیا کہ یہ واردات لांگ نے کی ہے کہ اس

”لیکن کیا لांگ نے وہاں اپنی اصل شکل میں کارروائی کی نے لांگ کی کاشریا میں موجودگی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے چاہیں۔ بہر حال وہ یقیناً یہ رپورٹ ملنے پر الجھ گیا ہو گا کہ یہ تھی۔“ ڈک نے حیرت بھرے لمحے میں کیا۔

”یہ بات لांگ سے پوچھی گئی تو اس نے بتایا کہ چونکہ وہ پاکیشا واردات لांگ نے نہیں کی تو پھر کسی نے کی ہے۔ اس طرح کاشریا پہلی بار گیا تھا اس لیے اس کا خیال تھا کہ اسے وہاں کوئی نہیں جانتا اس حکومت کا مسئلہ حل ہو گیا لیکن حکومت ایکریمیا یہ نہیں چاہتی کہ سر لیے اس نے میک اپ کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی جب سلطان زندہ رہیں اور چونکہ اب ظاہر ہے سر سلطان یا پاکیشا سیکرٹ واردات کے بعد وہ واپس جانے لگا تو اسے خیال آیا کہ کسی نے اس سروس بھی چونکا ہو گی اس لیے یہ طے کیا گیا ہے کہ اب ان پر حملہ کسی واردات کے لیے آتے ہوئے نہ دیکھ لیا ہو۔ اس لیے اس نے فوری ایسے اجتہد سے کرایا جائے جو انہیں یقین طور پر ہلاک بھی کر دے اور طور پر ڈنس میک اپ کر کے اپنے آپ کو مقامی بنالیا کیونکہ اس کے کسی کو اس کے بارے میں کسی طرح بھی علم نہ ہو سکے۔ چنانچہ میری

سفارش پر تمہیں اس کام کے لیے منتخب کیا گیا ہے کیونکہ تم بھی پاکیشا

نے جواب دیا۔
سیکرٹ سروس کے مقابل نہیں آئے اور نہ کبھی تم نے کسی ایسے مشن پر

کام کیا ہے جس سے پاکیشا سیکرٹ سروس کو ڈچپی رہی ہو۔ اس کے

ساتھ ساتھ تمہارے اندر ایسی صلاحیتیں بھی موجود ہیں کہ تم سر سلطان

کو تلاش بھی کر سکو گے اور انہیں ہلاک بھی کر دو گے۔۔۔ باس نے

یہ معلوم نہیں ہوا ناچاہیے کہ کس نے یہ واردات کی۔۔۔ باس نے کہا اور

پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک فائل نکالی اور ڈک کی سامنے رکھ

کہا۔

”لیکن باس یہ کام آپ پہلے میرے پسرو کر دیتے۔ آپ نے دی۔

خواہ مخواہ کا ستر یا اور اس لاس کو درمیان میں ڈالنے کی کوشش کی۔۔۔

ڈک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اس وقت اعلیٰ حکام نے جو مناسب سمجھا ویسے کیا اور اب جو

مناسب سمجھا جا رہا ہے ویسے کیا جا رہا ہے۔۔۔ باس نے سخت لمحے

میں کہا۔

”اس کام کے لیے تمہارے پاس صرف ایک چفتہ ہو گا۔ ایک

”سوری پاس۔ مجھے واقعی یہ بات نہیں کہنی چاہیے تھی۔“ ڈک

سیکرٹ سروس کے مقابل نہیں آئے اور نہ کبھی تم نے کسی ایسے مشن پر

کام کیا ہے جس سے پاکیشا سیکرٹ سروس کو ڈچپی رہی ہو۔ اس کے

ساتھ ساتھ تمہارے اندر ایسی صلاحیتیں بھی موجود ہیں کہ تم سر سلطان

کو تلاش بھی کر سکو گے اور انہیں ہلاک بھی کر دو گے۔۔۔ باس نے

یہ معلوم نہیں ہوا ناچاہیے کہ کس نے یہ واردات کی۔۔۔ باس نے کہا اور

پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک فائل نکالی اور ڈک کی سامنے رکھ

کہا۔

”لیکن باس یہ کام آپ پہلے میرے پسرو کر دیتے۔ آپ نے دی۔

خواہ مخواہ کا ستر یا اور اس لاس کو درمیان میں ڈالنے کی کوشش کی۔۔۔

ڈک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اس وقت اعلیٰ حکام نے جو مناسب سمجھا ویسے کیا اور اب جو

مناسب سمجھا جا رہا ہے ویسے کیا جا رہا ہے۔۔۔ باس نے سخت لمحے

میں کہا۔

”اس کام کے لیے تمہارے پاس صرف ایک چفتہ ہو گا۔ ایک

”لیس سر“۔۔۔ ڈک نے فائل لے کر اسے بغیر دیکھے تھہ کیا اور

کوٹ کی اندو رفتی جیب میں رکھ لیا۔

ہفتے کے اندر یہ کام ہر صورت میں ہونا چاہیے۔۔۔ باس نے کہا۔ ”ٹھیک ہے۔ یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم کس کا انتخاب کرتے ہو
”باں۔ وہاں پا کیشیا میں کوئی ایسا گروپ جو وہاں میری مدد کر لیکن یہ کام فوری اور خفیہ ہونا ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا“۔
سکے۔۔۔ ڈک نے کہا۔ باس نے کہا تو ڈک سر ہلاتا ہوا اٹھا اور باس کو سلام کر کے واپس
”دنیمیں۔ وہاں کے کسی گروپ سے تم نے رابطہ نہیں کرنا۔ اپنے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد باس نے میز
گروپ سے بھی تم زیادہ سے زیادہ ایک آدمی ساتھ لے جاسکتے ہو۔ پر رکھے ہوئے قوں کا رسیور اٹھایا اور قوں کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن
زیادہ نہیں“۔۔۔ باس نے کہا۔ پر لیس کر دیا۔

”پھر میں اپنے ساتھ اینی کو لے جاؤں گا۔ وہ پا کیشیا کئی بار ”لیں سر“۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی
سیاحت کے لیے جا چکی ہے اس نے مجھے بھی ایک بار ساتھ لے دی۔ لنجے پے حد منود باتھ تھا۔
جانے کی کوشش کی تھی لیکن میں نے انکار کر دیا تھا کیونکہ مجھے مشرقی ”پیش بکرڑی سے بات کراو“۔۔۔ باس نے کہا اور رسیور اٹھا
ملکوں کی سیاحت سے کوئی لچکی نہیں ہے جبکہ اینی کو جتوں کی حد تک رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی نجٹھی تو اس نے باتھ بڑھا کر رسیور اٹھا
مشرق کی سیاحت کا شوق ہے اور ویسے بھی اینی اس مشن میں میری لیا۔
”بہترین مدگار ثابت ہوگی“۔۔۔ ڈک نے کہا۔ ”لیں“۔۔۔ باس نے کہا۔

”پیش بکری سے بات کچھے بس،“--- دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو بر وک نے ریسیور رکھا اور پھر کرنی سے انٹھ کھڑا ہوا۔
اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔
کہا گیا۔

”نیلوں بر وک بول رہا ہوں چیف آف سیگر،“---- بس نے
کہا۔

”لیں“--- دوسری طرف سے ایک باوقار سی آواز سنائی
دی۔

”لاست مومنٹ پر کام شروع کر دیا گیا ہے،“---- بر وک نے
کہا۔

”تفصیلی بدایات دے دی گئی ہیں،“---- پیش بکری نے اسی
طرح باوقار لہجے میں پوچھا۔

”لیں سر،“---- بر وک نے جواب دیا۔
”اوے“--- دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

scan by sohail

کر لے گا۔۔۔ عمران نے چیف کے لجھے میں جواب دیا اور ریسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سر سلطان چونکہ ہسپتال میں ہیں اس لیے وہ نہیں چاہتے کہ درمیان میں بات چیت سنی جائے۔ بلیک زیر و کسی کام سے داشت منزل سے باہر گیا ہوا تھا اس لیے عمران اس وقت آپریشن روم میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کاسٹریا میں ایک اور عمران داشت منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا کہ فون کی لکھنی پارٹی کو فون کیا تھا اور اس سے لاگس کے بارے میں روپورٹ مانگی تھی کیونکہ یہ مسئلہ کسی طور پر بھی حل نہ ہو رہا تھا۔ سر سلطان نے تھمی فیصلہ نئی اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

”ایکسٹو“۔۔۔ عمران نے مخصوص لجھے میں کہا۔

”سلطان بول رہا ہوں جناب۔ عمران اپنے فلیٹ پر موجود نہیں کیونکہ بعد میں انہیں اس مخصوص زخم کے علاوہ بھی لاگس کی ایک اور ہے جبکہ میں اس سے فوری ملاقاتات کرنا چاہتا ہوں“۔۔۔ دوسرا مخصوص نشانی یاد آگئی تھی۔ لاگس کے دائیں ہاتھ کی کلائی پر نیلے رنگ طرف سے سر سلطان کی متود بانہ آواز شانی دی۔

”میں عمران کو تلاش کر کے کہہ دیتا ہوں وہ آپ سے فوری رابطہ دیاں ہوئی تھی۔ جب سر سلطان نے مینگ کے دروازے لاگس کو دیکھا

تھا تو انہوں نے یہ مخصوص نشانی بھی دیکھ لی تھی لیکن یہ ان کے ذہن دی۔

سے اتر گئی تھی جبکہ اب انہیں غور کرنے پر یاد آیا تھا کہ جب اس لارگس ”علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ کی طبیعت کیسی ہے“، عمران نے ان پر فائزہ کھولا تو اس کی کلامی پروہی نشان مو جو دھماکا اس لیے وہ ہر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جب سر سلطان ہسپتال میں تھے عمران صورت میں کنفرم ہو گئے تھے کہ ان پر حملہ آور لارگس ہی تھا۔ ان کی ان سے مذاق نہیں کرتا تھا کیونکہ ڈاکٹر صدیقی نے اسے بخوبی میں منع کر اس کنفرمیشن پر عمران نے کاسٹر یا کی ایک اور پارٹی سے کلکٹ کیا تھا دیا تھا کہ سر سلطان سے ایسی کوئی بات نہ کی جائے جس سے ان کا کیونکہ اس کے خیال کے مطابق ہو سکتا تھا کہ بلیسٹر کو غلط معلومات ملی قبچہ نکل جائے کیونکہ اس طرح ان کے اندر ورنی تاکے ٹوٹ سکتے تھے ہوں۔ اس وقت وہ اس پارٹی سے رابطے کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔ یا کوئی بھی دوسرا یا پیچیدگی پیدا ہو سکتی تھی اس لیے عمران اس بارے تھوڑی دریے بعد ہی اس نے ریسیور اٹھایا اور پیش ہسپتال کے نمبر ڈائل میں محتاط ہو گیا تھا۔

کرنے شروع کر دیئے۔ نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے سرطان کی ”اب بہتر ہے لیکن اس قید سے نگ آ گیا ہوں“، سر سلطان ایکس ٹینکشن کا خصوصی نمبر ڈائل کر دیا تاکہ سر سلطان سے برآہ راست نے جواب دیا۔

”میری ڈاکٹر صدیقی سے بات ہوئی تھی۔ ڈاکٹر صدیقی کا کہنا بات گی جاسکے۔

”لیں“۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کی آواز سنائی ہے کہ ابھی آپ کو واپس نہیں بھیجا جا سکتا۔ کم از کم دو چھتے

تک، عمران نے جواب دیا۔

کہا۔

”بہت سے کام پڑے ہوئے ہیں۔ انتہائی اہم کام۔ گو میں کوشش تو کر رہا ہوں کہ یہیں سے اپنے ماتحتوں کو ہدایات دوں لیکن نے حیران ہو کر کہا۔

اس کے باوجود بہت سے اہم کام ایسے ہیں جو صرف میرے کرنے میں بات کی ہے۔ ”آج صدر صاحب نے مجھ سے اس سلسلے میں بات کی ہے کے ہیں“۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

”کام تو آپ ساری عمر ہی کرتے رہے ہیں اور انشاء اللہ کرتے جسے نہیں کہا جاتا ہے۔ یہ نہیں انتہائی با اثر کمیٹی ہوتی ہے۔ ہر پانچ سال بعد اس کا انتخاب ہوتا ہے لیکن پھر پاورز اس کی مستقل ممبرز ہوتی رہیں گے۔ فی الحال آپ اپنی صحت کی طرف توجہ دیں۔ آپ نے چیف کوکال کیا تھا اس نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے فوری رابطہ ہیں۔ یہ کمیٹی اقوام متحده کے ممبر زمماں کے درمیان ہونے والے انتہائی اہم معاملہ دوں کو پاس کرتی ہے۔ اگر کمیٹی پاس کر دے تو معافی کروں۔ خیریت“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہا۔ میں تمہارے ذمے ایک کام لگانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ تم ہوتا ہے ورنہ نہیں اور اگر یہ کمیٹی اس میں کوئی ترمیم تجویز کر دے تو پھر جنوب مغربی افریقی ملک کامرون جاؤ اور وہاں کے چیف سیکرٹری یہ ترمیم لازمی کرنی پڑتی ہے۔ اب تک اس کمیٹی کی صدارت مسلسل سرگشا کا سے ملو اور انہیں میرا ایک خفیہ پیغام دو“۔۔۔ سر سلطان نے ایکریمیا کے پاس رہی ہے اور ایکریمیا اس کمیٹی کی صدارت کی بنیاد

پر پوری دنیا کے معابدؤں کو کنٹرول کرتا آیا ہے۔ مسلم ممالک کے بتایا کہ انہیں آران کے صدرگی طرف سے بتایا گیا ہے کہ جنوب مغربی درمیان ہونے والے معابدؤں کے بارے میں اس کمیٹی کا رویہ ہے افریقی ملک کامرون جسے پہلے آران کے لیے پوری طرح ہموار کر لیا ہد جانبدار نہ اور سخت رہا ہے جس کی وجہ سے اس بار مسلم ممالک نے گیا تھا اب اس نے دوبارہ ایکریمیا کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا ہے فیصلہ کیا ہے کہ تریئی کی صدارت کسی ملک کے پاس ہونی چاہیے۔ اس کیونکہ ایکریمیا کا دباؤ ان پر بہت بڑھ گیا ہے۔ کامرون کی وزارت سلسلے میں آران کا انتخاب کیا گیا کیونکہ آران پر ایکریمیا دباؤ نہیں خارجہ کے سیکرٹری سرگشا کامرون میں بے حد با اثر ہیں اور ان سے ڈال سکتا۔ چنانچہ آران کے لیے سب مسلم ممالک نے در پرداہ کام میرے ذاتی دوستانہ تعلقات بھی ہیں۔ میں انہیں اس سلسلے میں شروع کر دیا جکہ ایکریمیا کو یہی بتایا گیا کہ ایسا نہیں ہو رہا۔ پاکیشیا کی خصوصی پیغام بھجنانا چاہتا ہوں کہ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے طرف سے آران کے نمائندے کو صدر بنانے کا زیادہ تر کام میرے کامرون کا ووٹ آران کے حق میں ڈالوادیں لیکن یہ پیغام فون پر نہیں فریجے ہو رہا ہے کیونکہ میرے ذاتی تعلقات بھی کمیٹی کے ممبر زممالک دیا جا سکتا اس لیے میں چاہتا ہوں کہ تم خاموشی سے وہاں جاؤ اور یہ کی وزارت خارجہ کے اعلیٰ افسران سے یہ لیکن اب میں یہ کام خود پیغام انہیں اس انداز میں پہنچاؤ کہ ان کے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہ نہیں کر سکتا جبکہ میرے کام نہ کرنے کی وجہ سے معاملات میں کافی ہو سکے، سرسلطان نے کہا۔

پگڑتا جا رہا ہے۔ صدر صاحب نے اس سلسلے میں مجھ سے بات کی اور ”لیکن کیا ضروری ہے کہ یہ کام میں ہی کروں۔ پیغام ہی پہنچانا

ہے کسی دوسرے ممبر کے ذریعے بھی بھجوایا جا سکتا ہے۔۔۔ عمران ”میں نے ڈپٹی سیکرٹری سلیم کو بدایت کر دی ہے تم اس کی رہائش نے کہا۔

گاہ پر جا کر اس سے پیغام کا لفافہ لے سکتے ہو وہ تمہیں اچھی طرح ”ہاں۔۔۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن بس یہ خیال رکھتا ہے کہ وہاں جاتا ہے۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

ایکریکی ایجنٹوں کو اس کا علم نہ ہو سکے کیونکہ ایکریکیا نے ممبر ملکوں کی ”ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر ہیں آپ کا کام ہو جائے گا۔۔۔

وزارت خارجہ اور متعاقہ افسران کے گرد باتا تااعدہ ایجنٹوں کا جال پھیلا عمران نے کہا تو دوسرا طرف سے سر سلطان نے او کے کہہ کر رابطہ ختم رکھا ہے۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ کام ہو جائے گا آپ بے فکر ہیں لیکن اگر آپ کاک میں وقت دیکھ کر اس نے ایک بار پھر ریسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل اسپتال میں نہ ہوتے تو پھر آپ کس طرح یہ پیغام پہنچاتے۔۔۔ عمران کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں۔۔۔ سیکرٹری نوجائی پیٹرک“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نے کہا۔

”پھر میں سرکاری دورہ رکھ لیتا اور بات ہو جاتی۔۔۔ لیکن اب میں نسوائی آواز سنائی دی۔

خود وہاں نہیں جا سکتا“۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

”پیٹرک کو بے شک تم اپنے ساتھ لے جاؤ۔۔۔ سیکرٹری صاحب۔۔۔ لیکن ”اوکے۔۔۔ پیغام مجھے کہاں سے ملے گا“۔۔۔ عمران نے پوچھا۔ جائی سے میری بات کرا دو میں پا کیشیا سے علی عمران بول رہا

ہوں۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کہا۔

”مادام جانی پیٹر کو علیحدہ کریں گی تو کوئی اور انہیں ساتھ لے جائے گا۔ ویسے آپ یہ مشورہ تو اسے دے گردیکھیں۔ اور اب بات اگر ایسی بات ہے تو صاف صاف بتاؤ۔۔۔ جانی نے بڑے بے کریں۔۔۔ دوسری طرف سے سیکرٹری نے مسکراتے ہوئے تکلفاً لبھے میں کہا۔

”تم سے شادی کرنے کی ہمت صرف پیٹر میں ہی تھی۔ اس جواب دیا۔

”ہیلو۔ جانی بول رہی ہوں۔۔۔ دوسرے لمحے ایک چینی لئے پیٹر اس وقت کا سڑریا کی خواتین کا آئیندیں شوہر بن چکا ہوئی لیکن انتہائی کرخت سی نسوانی آوازناہی دی۔

ہے۔ فرمائش کا سڑریا کی خواتین کی طرف سے ہے کہ تم اگر پیٹر ”پیٹر کو چھوڑ دیا ہے تم نے شاید۔۔۔ عمران نے مسکراتے کو چھوڑ دو تو وہ اس سے شادی کر سکیں اب جب کہ تم نے صرف اپنا نام لیا ہے اور پیٹر کا نام ساتھ نہ لیا تو میں سمجھا کہ تم نے اسے چھوڑ ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ کون ہو تم۔۔۔ جانی کا لبھے پہلے دیا ہے۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف جانی اس طرح کرخت لبھے میں کھلکھلا کر نہ پڑی۔ اس کا شاید لبھے ہی ایسا تھا۔

”علی عمران فرام پا کیشیا۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ”ویسے بات تمہاری ٹھیک ہے۔ بیچارہ پیٹر۔ اب وہ واقعی

پچھتار ہا ہو گا لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔ جانی سے شادی کرنے کے دھول نہیں جھونکی جاسکتی۔ چنانچہ اس نقطی لاگس کی اس لڑکی نے خوب بعد پوری دنیا کی عورتیں اس کے لیے لائیں بن چکی ہیں اور اسے پٹائی کی اور اسے فلیٹ سے باہر نکال دیا۔۔۔ جانی نے تفصیل اچھی طرح معلوم ہے کہ جس روز اس نے میرے علاوہ کسی اور عورت بتاتے ہوئے کہا۔

کو زندہ سمجھا تو وہ خود الاش میں تبدیل ہو جائے گا۔۔۔ جانی نے ہمٹتے ”لیکن تم سے پہلے بلیسٹر نے مجھے بتایا تھا کہ لاگس ایک ماہ سے ہوئے کہا۔

”اور تم یہوہ کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہو جاؤ گی۔ گیوں“، عمران نے بلیسٹر کو درست معلومات نہیں مل سکی تھیں اور وہ یہ بھی وہ کہا تو جانی ایک بار پھر گھلکھلا کر بنس پڑی۔

”اچھی چوت کرتے ہو۔ بہر حال تمہارا کام ہو گیا ہے۔ لاگس لیا جبکہ میں معلومات کو ٹھونک بجا کر چیک کرتی ہوں اور لاگس کی پچھلے دنوں خفیہ طور پر پا کیشیا گیا تھا جبکہ اس کی جگہ ماسٹر برین نے دوست لڑکی سے خود مل کر اس سے سارے حالات معلوم کئے ہیں۔

اس کے میک اپ میں ایک آدمی کو یہاں رکھا ہوا تھا۔ لیکن اس نقطی ویے اب لاگس یہاں موجود ہے۔۔۔ جانی نے جواب دیا۔

”کیا ایک کام اور ہو سکتا ہے کہ اس لاگس کو کپڑا کر اس سے گیا اور یہ تو تم بھی جانتے ہو کہ دوست لڑکیوں کی آنکھوں میں تو معلومات حاصل کی جائیں“،۔۔۔ عمران نے کہا۔

scan
by
sohail

”اوہ نہیں۔ وہ پیش ابیٹھ ہے اور حدد درجہ خطرناک آدمی ہے۔

میں پیڑک کو رنڈوا بنا کر دوسری عورتوں کے لئے مکھا سکوپ نہیں پیدا کر سکتی، ” جانسی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار تھس پڑا۔

”اوے کے شکریہ تھہار امعاوضہ پہنچ جائے گا۔ گلڈ بائی، ” عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ سر سلطان کا

پیغام لے کر خود کا مردان جائے گا اور پھر واپسی پر کاسٹر یا ہوتا آئے گا اور خود اس لاؤس کو پکڑ کر اس سے ساری معلومات حاصل کر کے واپس عمارت کے میں گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ عمارت پر سیکرٹریٹ وزارت خارجہ کا مردان کا نیون سائن موجو دھخا اور عمارت میں بے شمار لوگ آجائے گا۔

رہے تھے جن میں تقریباً ہر ملک کے باشندوں کے ساتھ ساتھ مقامی افراد کی بھی ایک کثیر تعداد تھی۔ عمران لفت کے ذریعے تیسری منزل پر پہنچ گیا اور جب اس نے وہاں موجود استقبالیہ مقامی لڑکی کو واپسنا اور ملک کا نام بتایا تو اس لڑکی نے جلدی سے کاونٹر پر رکھے ہوئے ٹون کا

ریسیور اٹھایا اور تین نمبر پر لیں کر دیئے۔

”تائی بول رہی ہوں سر۔ کاونٹر پر اس وقت پاکیشیائی مہمان علی نے ہنستے ہوئے کہا۔

عمران صاحب موجود ہیں سر“۔۔۔ لڑکی نے انتہائی منود باندہ لجھے ”آئیے جتاب“۔۔۔ اس مسلح محافظ جو مقامی آدمی تھا نے میں کہا۔ بھی مسکراتے ہوئے عمران سے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے

”یہ سر“۔۔۔ دوسرا طرف سے بات سن کر لڑکی نے اسی طرح چل پڑا۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک دروازے پر منود باندہ لجھے میں کہا اور پھر ریسیور رکھ کر اس نے ایک طرف کھڑے رک گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔ باور دی مسلح آدمی کو بلا یا۔

”مہمان کو سر کے پیش رو میں لے جاؤ“۔۔۔ لڑکی نے اس ڈور فون سے سنائی دی۔

محافظ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”پاکیشیائی مہمان تشریف لائے ہیں سر“۔۔۔ مسلح محافظ نے ”یہ پیش رو میں پیش لا کر رو م تو شہیں کہ تم مسلح آدمی کو ساتھ بھیج منود باندہ لجھے میں کہا۔

”تم جاؤ“۔۔۔ اسی بھاری آواز نے کہا اور مسلح محافظ عمران رہی ہو۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار کھل کو سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ اسی لمحے دروازہ خود منود کھل گیا۔ کرہنس پڑی۔

”تشریف لایے مسٹر علی عمران“۔۔۔ اسی بھاری آواز نے کہا کہون کبھر کو کہتے ہیں اور گذشتہ زمانے میں پیغام رسانی کا کام تو عمران مسکراتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے کبھر ہی سراجِ حرام دیا کرتے تھے چونکہ میں سر سلطان کا پیغام لے کر آیا سنگ روم کے انداز میں سجا یا گیا تھا۔ ایک صوفے پر ایک ٹھنڈنے سے ہوں اس لحاظ سے میں بھی سر سلطان کا پیچن ہوں اور پھر آپ کے مقابل تو میں واقعی اپنے آپ کو پیچن ہی محسوس کر رہا ہوں۔ ”عمران قدیکن بھاری جسم کا مقامی سیاہ قام بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کے چہرے نے سرگشا کا کی گیت دے جیسی جسامت پر بات کرتے ہوئے کہا تو پرمدبرانہ پن موجود تھا۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کھڑا سرگشا کا بے اختیار کھل کھلا کر نہیں پڑے۔

”میر انام گشا کا ہے اور میں کامرون کا چیف سیکرٹری ہوں۔ اس ”آپ واقعی ولچپ باتیں کرتے ہیں لیکن ویری سوری جناب ٹھگنے والے نے مسکراتے ہوئے تعارف کرایا اور ساتھ ہی مصلحت میرے پاس وقت بہت کم ہوتا ہے۔۔۔ سرگشا کانے کبا۔ کے لیے یا تھبڑا دیا۔

"م۔ م۔ مجھے علی عمران کہتے ہیں اور میں سر سلطان سیکرٹری وقت ہوتا ہے جو کافی نہیں کہتا۔ آپ جتنا کہیں میں وقت آپ کو وزارت خارجہ پا کیشیا کا چیخن ہوں۔" عمران نے مصافحہ کرتے سپائی کر سکتا ہوں۔" عمران آہستہ آہستہ اپنے مخصوص انداز میں آتا چاہا تھا اور سرگشا کا ایک بار پھر نہیں پڑے۔ عمران نے کوٹ کی ہوئے جواب دیا تو سرگشا کا بے اختیار چونک پڑا۔

اندر ورنی جیب سے ایک لفافہ نکالا اور سرگشا کا کی طرف بڑھا دیا۔ ”مسٹر علی عمران۔ سر سلطان تو ظاہر ہے اس وقت زندہ ہی تھے سرگشا کا نے لفافہ لیا اور اسے کھول کر اس میں موجود کاغذ نکھایا۔ لکھوا یا ہو گا لیکن اب تو وہ وفات پا گئے اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ ان کے چہرے پر گہری سمجھیدگی طاری ہو گئی ہیں اور مجھے واقعی ان کی وفات پر ہذا افسوس ہے۔۔۔۔۔ سرگشا کا تھی اس لیے عمران بھی خاموش بیٹھا رہا۔ پیغام پڑھنے کے بعد نے انتہائی سمجھیدہ لمحہ میں کہا۔ سرگشا کا نے ایک طویل سانس لیا اور پھر کاغذ تپہ کر کے دوبارہ لفافہ ”کیا کوئی اطلاع آئی ہے آپ کے پاس؟“۔۔۔ عمران نے میں ڈالا اور لفافہ جیب میں ڈال لیا۔ پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

”مجھے سر سلطان کی وفات کا گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ ان سے ”نہیں۔ لیکن جو اطلاعات میرے پاس ہیں میں ان کے حوالے میرے انتہائی ذاتی تعلقات تھے۔۔۔۔۔ سرگشا کا نے انتہائی افسوس سے بات کر رہا ہوں۔ ویسے تو حکومتیں اپنے اہم آدمیوں کی موت کو بھرے لمحے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر چھپائے رکھتی ہیں اس لیے ہو سکتا ہے کہ ابھی تک سر سلطان کے انتہائی حرمت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ بارے میں خبر کو بھی روک لیا گیا ہو“۔۔۔۔۔ سرگشا کا نے کہا۔

”کیا۔ سر سلطان نے اس پیغام میں لکھا ہے کہ وفات پا گئے ”معاف کیجئے گا سرگشا کا۔ اگر یہ مذاق ہے تو یہ انتہائی تگیں مذاق ہے اور اگر یہ مذاق نہیں ہے تو آپ اس کی وضاحت کیجئے کہ ہیں“۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

آپ آخر کس بنیاد پر اس قدر حتمی بات کر رہے ہیں۔۔۔ عمران نے اس بارقدرے غنچیلے لجھے میں کہا۔

”پاکیشیا کار ایٹھے نمبر اور پاکیشیائی دار الحکومت کا یہاں سے رابطہ نمبر کیا ہے؟۔۔۔ عمران نے پوچھا تو سرگشا کا نے دونوں نمبر بتا دیئے ”کیا آپ گرفم کر سکتے ہیں کہ سرسلطان زندہ ہیں؟۔۔۔ عمران نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ سرگشا کا نے کہا۔

”پیشل ہسپتال“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ سرگشا کا نے ہاتھ بڑھا کر خود ہی فون کے لاڈر کا بٹن

”ہاں۔ کیوں؟۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”خدا کرے وہ زندہ ہوں۔ اگر آپ گرفم کر سکتے ہیں تو پلیز آن کر دیا۔

پہلے یہ کام کیجئے۔ سرسلطان میرے اتنے اچھے دوست ہیں کہ میں ”میں علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر صدیقی سے بات چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں طویل عمر عنایت کرے۔ ایسی صورت کرائیں“۔ عمران نے کہا۔

میں میرا وعدہ کہ مجھے تک جو اطلاعات پہنچی ہیں وہ سب میں آپ کو بتا ”ڈاکٹر صدیقی ایک قاتلانہ جملے میں شدید رُختی ہوئے ہیں اور دوں گا لیکن اگر وہ وفات پا چکے ہیں تو پھر ان اطلاعات کے اوپن ان کا آپریشن ہو رہا ہے۔ آپ ڈاکٹر شعیب سے بات کر لیں“۔ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔ سرگشا کا نے کہا تو عمران نے دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا ہوا۔ کس نے حملہ کیا ہے؟۔۔۔ عمران نے چونک کر انتہائی ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا۔

حیرت بھرے لجئے میں پوچھا۔

ہمت سے کام لیا اور سر سلطان کا بیٹا الٹ دیا اس لیے سر سلطان نجی

”مجھے تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ میں ابھی ڈیوبٹی پر آئی ہوں“۔ گئے۔ دونوں جونیئر ڈاکٹر حملہ آوروں سے لکرا گئے لیکن ان دونوں کو

دوسری طرف سے کبھا گیا۔ شہید کر دیا گیا اور حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہو

”پہلو ڈاکٹر شعیب بول رہا ہوں۔“۔۔۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر گئے۔۔۔ ڈاکٹر شعیب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

صدیقی کے استہنٹ ڈاکٹر شعیب کی آواز سنائی دی۔ ”سر سلطان کی کیا پوزیشن ہے اس وقت“۔۔۔ عمران نے

”علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر شعیب۔ ڈاکٹر صدیقی کو کیا ہوا پوچھا۔

ہے“۔۔۔ عمران نے انتہائی پریشان سے لجئے میں کہا۔ ”وہ بالکل صحیح ہیں۔ انہیں خراش بھی نہیں آئی“۔۔۔ ڈاکٹر

”ان پر قاتلانہ حملہ ہوا لیکن وہ حق گئے ہیں صرف نانگوں میں دو شعیب نے جواب دیا۔

گولیاں لگی ہیں جن کا آپریشن ہو رہا ہے۔ ویسے وہ خطرے سے باہر ”اب انہیں کہاں رکھا گیا ہے“۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

ہیں البتہ ان کے ساتھی دو جونیئر ڈاکٹر اور ایک نر اس حملے میں ”انہیں چیف آف سیکرٹ سروس کے حکم کے حکام پر رانا ہاؤس

ہلاک ہو گئی ہیں۔ سر سلطان بھی نجی گئے ہیں۔ اصل حملہ سر سلطان پر ”بھجوادیا گیا ہے۔ آپ کے دونوں آدمی جو زف اور جوانا آئے تھے وہ

ہوا ہے۔ اس وقت ڈاکٹر صدیقی وہاں موجود تھے انہوں نے بڑی ”انہیں ساتھ لے گئے ہیں“۔۔۔ ڈاکٹر شعیب نے جواب دیا۔

”سیکرٹ سروس کے دو آدمی سر سلطان کی حفاظت پر مامور تھے۔ ” تھینک گاڑ کہ سر سلطان بچ گئے ہیں۔ آئیں ایم سوری مسٹر علی ان کا کیا ہوا؟ ”۔۔۔ عمران نے کہا۔

عمران کہ میں نے آپ کے چذبیات کو ٹھیس پہنچائی۔ لیکن جس انداز کی ”سر سلطان نے انہیں واپس بھجوادیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ ان کا اطلاعات مجھے مل تھیں اس سے میں نے یہی بھجوادیا تھا کہ اب سر خواہ مخواہ وقت ضائع ہو رہا ہے؟ ”۔۔۔ ڈاکٹر شعیب نے جواب دیتے سلطان کا نکنا محل بے ”۔۔۔ سرگشا کا نے کہا تو عمران نے اثبات ہوئے کہا۔

”لیکن وہ سر سلطان کے کہنے پر تو واپس نہیں جا سکتے تھے۔ ” تمہرہ اکل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے کہا۔

”رانا ہاؤس“۔۔۔ جوزف کی آواز سنائی دی۔

”سر سلطان نے چیف سے کہا تھا اور چیف نے انہیں واپسی کا حکم دے دیا تھا پھر وہ واپس چلے گئے تھے۔ دو پھر کو وہ واپس گئے ہیں اور یہاں“۔۔۔ عمران نے بے چین سے لبھ میں کہا۔

”یہاں“۔۔۔ ڈاکٹر شعیب کے حکم پر میں اور جوانا پیش ہپتال سے شام کو جملہ ہو گیا ”۔۔۔ ڈاکٹر شعیب نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ شکریہ“۔۔۔ عمران نے کہا اور کریڈل پر ہاتھ رکھ کر انہیں یہاں لے آئے ہیں۔ ہم نے ہفتاشی انتظامات آن کر کر ہیں اور پوری طرح چونکنا ہیں ”۔۔۔ دوسرا طرف سے جوزف نے دیا۔

کہا تو عمران نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا اور پھر رسیور رکھ سلطان نے مجھے یہ پیغام بھجوایا ہے یہ سارا کھیل اسی کام کے لیے کھیلا جا رہا ہے۔۔۔ سرگشا کا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔ دیا۔

”کیسا کھیل۔ ذرا کھل کر بات کریں“۔۔۔ عمران نے کہا۔ ”سرسلطان نے تمہیں اقوام متعدد کے تحت قائم کمیٹی ٹریئی سے نجع گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ تینک پہنچنے والی اطلاعات متعلق تو بتاویا ہو گا“۔۔۔ سرگشا کا نے کہا۔ درست نہیں۔ لیکن اب آپ مجھے تفصیل سے بتائیں تاکہ سرسلطان پر آئندہ ہوتے والے حملوں کو روکا جاسکے کیونکہ سرسلطان اب ساری

”ہاں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ اس بار ایکریمیا کے مقابلے میں سر ہلا دیا اور پھر انھ کروہ دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے پہلی بار مسلم ممالک مل کر آرائی کے نمائندے کو ٹریئی کے صدر کے طور پر سامنے لارہے ہیں“۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ پہلی بار سلطان واقعی بے حد با اثر آدمی ہیں۔ ان کے ذاتی تعلقات دروازے کے ساتھ لگے ہوئے سونچ چینل پر ایک بہن دبایا تو اس قدر وسیع ہیں کہ صرف سرسلطان کی کوششوں سے ایکریمیا کو اپنے دیواروں پر خصوص دھرات کی چادریں چھپتے سے آگریں۔

”اب کھل کر بات ہو سکتی ہے۔ یہاں ہر طرف ایکریمی ایجنٹوں ہاتھوں سے صدارت جاتی دکھائی دینے لگی تو ایکریمیا نے فیصلہ کیا کہ کا جال پھیلا ہوا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس کام کے لیے سر سلطان کو راستے سے چڑا دیا جائے لیکن وہ براہ راست کھل کر سامنے

نہ آ سکتے تھے اس لیے انہوں نے کاٹریا کی سرکاری ایجنسی ماسٹر برین اصل کام پورا ہو سکے۔ چنانچہ اس بار انہوں نے ایکریمیا کی ایک خصیبہ کے مشہور ایجنت لاگس کو اس کام کے لیے منتخب کیا۔ لاگس وہاں پہنچا ایجنسی سیکر کا انتخاب کیا اور سیکر کے انتہائی تیز تیرین ایجنت ڈک کو اس اور اس نے سرسلطان پر قاتلانہ حملہ کر دیا اور اپنی طرف سے وہ انہیں کام پر مامور کیا گیا۔ ڈک اپنی اسنٹنٹ اور سیکل ایجنت انہی کے ہلاک کر کے واپس آ گیا۔ اس کے ساتھ مقامی آدمی تھے ان کو بھی ساتھ سرسلطان کو ہلاک کرنے پا کیشیاروانہ ہو گیا۔ میں ڈک اور انہی لاگس نے ہلاک کر دیا لیکن بعد میں ایکریمیں حکام کو اطلاع ملی کہ سر کی کار کر دگی سے کسی حد تک واقف ہوں یہ انتہائی تیز رفتاری سے کام سلطان قاتلانہ حملے میں ہلاک نہیں ہوئے بلکہ بچ گئے ہیں اور لاگس گرتے ہیں اور آج تک انہیں بھی اپنے مشن میں ناکامی نہیں ہوئی کے بارے میں بھی پا کیشیا سیکر سروس کے کسی آدمی کو اطلاع مل گئی اس لیے مجھے یقین تھا کہ اب تک سرسلطان اس حملے میں کام آچکے ہے۔ اس نے وہاں کے ایک مجری کرنے والے آدمی بلیسٹر کے ہوں گے،۔۔۔ سرگشا کا نے کہا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلاکیا ذریعے لاگس کی موجودگی کی پڑتاں کرائی۔ اس تے ایکریمیں سمجھ گئے جیسے اب اسے سرسلطان پر ہونے والے حملوں کی اصل وجہ سمجھ میں آ کہ پا کیشیا سیکر سروس اب قاتلوں کو تلاش کرے گی۔ انہیں یہ گئی ہو۔

لتصان محسوس ہوا کہ سرسلطان بھی بچ گئے اور پا کیشیا سیکر سروس ”لیکن اس قدر تفصیلی معلومات آپ کو کیسے مل گئیں؟“ عمران نے بھی پیچھے لگ گئی ہے تو انہوں نے براہ راست حملے کا فیصلہ کیا تاکہ کہا تو سرگشا کا بے اختیار ہنس پڑے۔

”امور مملکت چلانے کے لیے ہمیں ہر طرف سے باخبر رہتا پڑتا توں ٹوں کی بلکل بلکل آوازیں سنائی دیئے گئیں۔ انہوں نے چونکہ کہے۔ ایکریمیا کی ان ایجنسیوں میں ہمارے آدمی موجود ہیں اور اسی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر طرح کا ستریا کے مسائز بین میں بھی ہمارے آدمی موجود ہیں۔ تکالیا اور پھر اس کا بٹھ آن گردیا۔

ہمیں اطلاعات بہر حال ملتی رہتی ہیں بالکل اس طرح جس طرح ”جلگاؤ بول رہا ہوں۔ اوور“۔۔۔ ایک آواز سنائی دی لیکن یہاں ایکریمیں اور دوسرے ایجنت موجود ہوتے ہیں جن کا ہمیں بولنے والا قدیم افریقی زبان بول رہا تھا۔ شاید یہ ان کا مخصوص کوڈ باوجود کوشش کے علم نہیں ہو سکتا۔۔۔ سرگشا کا نے کہا تو عمران نے تھا۔ سرگشا کا نے چونکہ کوئی عمران کی طرف دیکھا لیکن عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”لیکن سرگشا کا صاحب اگر سر سلطان ہلاک بھی ہو جاتے تو اس ہو۔ حالانکہ وہ یہ زبان نہ صرف اچھی طرح سمجھ سکتا تھا بلکہ روانی سے کے باوجود بھی دوسرے مسلم ممالک تو موجود تھے۔ صرف سر سلطان بول بھی سکتا تھا۔ سرگشا کا نے جس انداز میں چونکہ کراتے دیکھا تھا ہی تو سارا کام نہیں کر سکتے تھے اور ایکریمیا کو آخ رس سر سلطان ہی کیوں اس سے عمران سمجھ گیا کہ سرگشا کا اس کاں کو عمران سے خفیہ رکھنا راستے کا روڑ اُنضر آئے“۔۔۔ عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ چاہتے ہیں۔ شاید انہیں یہ خیال نہ تھا کہ بات کرنے والا جلگاؤ ہو سکتا سرگشا کا عمران کی بات کا کوئی جواب دیتے اچانک ان کی جیب سے ہے اس لیے انہوں نے عمران کے سامنے ہی کاں ریسیو کر لی تھی ورنہ

وہ کسی اور کمرے میں بھی اٹھ کر جا سکتے تھے۔

”کیا۔ اور“۔۔۔ سرگشا کا نے پوچھا۔

”سرگشا کا بول رہا ہوں۔ اور“۔۔۔ سرگشا کا نے بھی اسی زبان
بھاگنے کی بجائے اعلیٰ حکام نے میگر کے چیف براؤک کی تجویز پر ایک
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جناب پاکیشیا کے سکریٹری وزارت خارجہ سرسلطان پر میگر کا حملہ
دوسرا پروگرام بتا لیا ہے۔ اس پروگرام کے مطابق جس روز
ناکام رہا ہے۔ اور“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہا۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے۔ پھر۔ اور“۔۔۔ سرگشا کا نے
سے ایک رات پہلے آران کے امیدوار رضا مشہدی کو انوکر کے اس
کی جگہ اپنا آدمی ڈال دیں گے جو صحیح کور فتا مشہدی بن کر اپنے
جواب دیا۔ وہ ساتھ ہی عمران کی طرف دیکھ رہے تھے لیکن عمران
کاغذات واپس لے لے گا اور پھر یہ خفیہ طور پر طے پا گیا ہے کہ اس
ویسے ہی سپاٹ چہرہ لئے بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے اس کے لیے اس زبان کا
آدمی کوفوری طور پر روز ایکسٹریٹ میں ہلاک کر دیا جائے گا اس طرح
ایک لفڑ بھی نہ پڑ رہا ہو۔

”جناب ایک ہنگامی میٹنگ ہوتی ہے۔ اس میں ایک نیا لیکن
کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ اصل واقعہ کیا ہوا ہے اور ایکریمیا کا
انتہائی زبردست منصوبہ بنایا گیا ہے۔ اور“۔۔۔ دوسری طرف
امیدوار بلا مقابلہ صدر بن جائے گا اور اصل رضا مشہدی کو پہلے ہی
ہلاک کر دیا جائے گا۔ اور“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیا اس منصوبے کی حقیقی منظوری دیدی گئی ہے۔ اور“۔ سرگشا کانے کہا۔

گشا کانے پوچھا۔

”میں سمجھتا ہوں جتاب۔ اور“۔ دوسری طرف سے جواب

”بھی بات۔ اور“۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”لیکن جس طرح ہمیں اس منصوبے کا علم ہو گیا ہے اس طرح“۔ ”اور اینڈ آل“۔ سرگشا کانے کیا اور پھر ترانسیٹ آف کر آران والوں کو بھی تو اس کا علم ہو سکتا ہے۔ اور“۔ سرگشا کانے کے اپنی جیب میں ڈال لیا۔

کہا۔

”معذرت خواہ ہوں۔ پر ایجیٹ کا لمحی“۔ سرگشا کانے

”سر یہ سب کچھ تاپ سکرٹ کیا گیا ہے اور ایسے انتقامات کر مسکرا کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

لئے گئے ہیں کہ اس کا علم آران یا کسی مسلم ملک کونہ ہو سکے۔ مجھے تو“۔ ”لیں سر۔ ویسے آپ سر سلطان کے نام اگر کوئی پیغام دینا اس لیے اطلاع مل گئی ہے کہ سیگر میں ہمارا آدمی انتہائی اہم ترین چاہیں تو دے دیں تاکہ میں واپس جاسکوں“۔ عمران نے کہا۔

پوسٹ پر ہے۔ اور“۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”سر سلطان کو میرا سلام دے دیں اور تھی زندگی پر مبارک باد

”ٹھیک ہے۔ خیال رکھنا کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ہمیں اس کا بھی۔ ساتھ ہی کہہ دیں کہ ان کے حکم کی تعمیل ہو گی“۔ سرگشا کا

علم ہو گیا ہے ورنہ ایکریمیا کا عذاب ہمارے ملک پر ٹوٹ پڑے نے کہا۔

”اوے کے شکر یہ۔ اب مجھے اجازت“۔۔۔ عمران نے کہا۔ غائب ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی پیرومنی دروازہ کھل گیا اور عمران ”ارے نہیں۔ اب تک تو بات چیت ہی ہوتی رہی ہے۔ آپ سرگشا کا کوسلام کر کے واپس مڑا اور کمرے سے باہر آگیا۔ ہمارے مہمان ہیں کچھ روز یہاں ہمارے پاس رہیں تاکہ آپ کی خدمت کی جاسکے۔۔۔ سرگشا کا نے اٹھتے ہوئے کہا لیکن ان کا الجھہ تارہاتھا کہ یہ سب کچھ وہ رکھی طور پر ہی کھرد رہے ہیں۔

”بے حد شکر یہ سرگشا کا۔ سرسلطان پر اس قاتلانہ حملے نے مجھے بے چین کر دیا ہے۔ اس لیے مجھے فوری طور پر واپس پہنچنا ہے۔“ عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

”اوے کے۔ ایسی صورت میں تو آپ کو روکا نہیں جا سکتا۔ گذ بائی۔“۔۔۔ سرگشا کا نے کہا اور مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھا دیا۔ عمران

نے مصافحہ کیا اور سرگشا کا نے آگے بڑھ کر سونج پینسل پر وہی بنن دروازے پر دستک کی آوازن کر میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہوڑک دوبارہ دبا دیا تو دیواروں پر اتر آئے والی چادریں دوبارہ چھپتیں نے سرہلایا اور میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بنن پر یہیں کر دیا۔ بنن

پر لیس ہوتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اس کے ساتھ ہی ذکر حال مشن مکمل کر کے ہی آتے۔۔۔ ذکر نے بڑے اعتاد بھرے کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان اور خوبصورت لبجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اڑکی تھی جس نے انتہائی بھڑکتے ہوئے رنگ کا اسکرٹ پہننا ہوا تھا۔ ”تو تمہارا کیا خیال تھا کہ تم نے ان پر دس بارہ حملے کرنے تھے کیا ان دونوں نے بروک کو صلام کیا۔

سرسلطان اس قدر غیر اہم آدمی ہیں کہ ان کی حفاظت ہی نہ کی جاتی۔

”بیٹھو۔۔۔ بروک نے انتہائی سنجیدہ لبجے میں کہا تو وہ دونوں تمہارا پہلا حملہ اگر کامیاب نہیں ہو سکتا تو دوسرے حملے کی تو نوبت ہی میزگی دوسری طرف رکھی ہوئی گرسیوں پر بینھ گئے۔

”تم دونوں اپنے مشن میں ناکام رہے ہو۔ کیوں۔۔۔ بروک لیا گیا ہے۔۔۔ بروک نے کرخت لبجے میں کہا۔

”بس یہ اتفاق ہی ہے کہ ہمارا حملہ ناکام ہو گیا۔۔۔ اس باراں نے آگے کی طرف چلتے ہوئے ایسے لبجے میں کہا جیسے وہ ان سے بات کرنے کی بجائے کوڑے مار رہا ہو۔

”نہیں بآس۔ ایسی تو کوئی بات نہیں۔ یہ درست ہے کہ سرسلطان

ہمارے پہلے حملے میں ہلاک ہونے سے بچ گئے ہیں لیکن اس سے پہلے کہ ہم دوسرا حملہ کرتے آپ نے ہمیں واپس کاں کر لیا۔ ہم تو بھر معلوم کر لیا کہ سرسلطان کو کہاں رکھا گیا ہے۔ وہاں کے حفاظتی

انتظامات بھی ہم نے معلوم کر لئے۔ یہ سادہ سے انتظامات تھے بہر مارے جاسکتے تھے۔ ڈک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

حال ہم دونوں ڈاکٹروں کے لباس میں وہاں پہنچے اور اچانک اس کیوں نہ ماریں تاکہ وہ جہد و جہد ہی نہ کر سکتے۔ ۔۔۔ برودک نے کہا۔

”تم نے ان کی ناگلوں پر فائز کیوں کھولا۔ ان کی پشت پر گولیاں کمرے میں داخل ہو گئے جہاں سر سلطان موجود تھے۔ ہمارا خیال تھا کہ اس وقت کمرہ خالی ہو گا اور ہم اطمینان سے اپنا مشن مکمل کر کے واپس چلے جائیں گے لیکن وہاں تین ڈاکٹر اور ایک نرس موجود تھی۔ وہ پھر سر سلطان کو فوری طور پر گولی نہ ماری جا سکتی جبکہ ہمارے پاس ہمیں دیکھ کر چونکہ پڑے جس پر ہمیں فوراً فائز کھولنا پڑا۔ چونکہ وقت بے حد کم تھا اس لیے ہم نے ان کی ناگلوں پر فائز کئے تاکہ وہ دروازے کی طرف سر سلطان کے بیڈ کے سامنے تین ڈاکٹر موجود تھے۔

یچھے گر جائیں اور ہم سر سلطان کا سیدھا چھانٹ کر سکیں۔ ۔۔۔ ڈاک نے اس لیے ہمیں ڈاکٹروں کو ہٹانے کے لیے ان پر فائز کھولنا پڑا۔ ہم نے جواب دیا اور برودک نے اثبات میں سرہلا دیا۔

ان کی ناگلوں پر فائز کئے تاکہ وہ گر جائیں لیکن ایک ڈاکٹر نے سر سلطان کا بیڈ الٹ دیا جبکہ باقی دو ڈاکٹر زخمی ہونے کے باوجود ہم پر کو ثابت رپورٹ دے دوں گا۔ ۔۔۔ برودک نے کہا۔

”سر۔ آپ نے ہمیں واپس کیوں کاں کر لیا ہے۔ کیا سر سلطان حملہ آور ہو گئے اور ہمیں ان پر دوبارہ فائز کھولنا پڑا۔ اس دوران پاہر سے ہمیں آوازیں سنائی دیں تو ہمیں وہاں سے فرار ہونا پڑا اور نہ ہم کے خلاف مشن واپس لے لیا گیا یا کوئی اور بات ہے۔ ۔۔۔ ڈک نے

کہا۔

”لیکن اگر تم کپڑے گئے تو پھر“۔۔۔ بروک نے کہا۔

”ہاں۔ سرسلطان کے خلاف مشن واپس لے کر نئی منصوبہ بندی کی گئی ہے“۔۔۔ بروک نے کہا۔

”وہ کیا باس“۔۔۔ ڈک نے چونک پر پوچھا۔

”وہ فی الحال ثاپ سیکرٹ ہے اور اس میں چونکہ تمہارا کوئی کردار کہ تم اپنے طور پر چاہو تو یہ مشن مکمل کر سکتے ہو لیکن یہ بتا دوں کہ نہیں ہے۔ اس لیے تمہیں دیے بھی نہیں بتایا جا سکتا۔ تم جاسکتے کپڑے جانے کی صورت میں تمہیں ہر حال میں خود کشی کرنا پڑے ہو“۔۔۔ بروک نے کہا۔

”ہمیں منظور ہے جناب“۔۔۔ ڈک نے کہا۔

”تو پھر تمہیں چھٹی چاہیے ہو گی۔ کتنی چھٹی چاہیے“۔۔۔ بروک نے کہا۔

”کیسی درخواست“۔۔۔ بروک نے چونک کر پوچھا۔

”ہمیں ہمارا مشن پورا کرنے کی اجازت دی جائے اور پرانجیویٹ طور پر ہم یہ مشن مکمل کرنا چاہتے ہیں“۔۔۔ اینی نے کہا۔

”او کے منظور“۔۔۔ بروک نے کہا تو وہ دونوں اٹھ گئے۔ ایک مرد انہ آواز سنائی دی لیکن لبھے منود بانہ تھا۔
ہوئے۔ ان دونوں نے بروک کا شکریہ ادا کیا اور واپس مڑ گئے۔ ”کال سیف کر لی ہے“۔۔۔ بروک نے کہا۔
جب وہ کمرے سے باہر چلے گئے تو بروک نے سامنے پڑے ہوئے ”لیں سر“۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
فون کاری سیور انھیا۔ فون پیس کے شیخے لگا ہوا ایک بٹن پر لیں کر کے اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں۔ برلن کلب“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوائی آواز ناکام رہے تو انہیں خود کشی کرنا پڑے گی۔ یہ مشن وہی ہے جو پہلے
انہیں سرکاری طور پر دیا گیا تھا۔ مطلب ہے کہ پاکیشیا کے سیکریٹری سفارتی دی۔

”بروک بول رہا ہوں۔ بلیک برلن سے بات کراؤ“۔۔۔ بروک وزارت خارجہ سلطان کی ہلاکت کا۔۔۔ بروک نے کہا۔
”لیکن یہ مشن تو آپ نے واپس لے لیا تھا باس۔ پھر اسے پورا نے تیز اور تحکما نہ لبھے میں کہا۔

”لیں سر۔ ہولڈ آن کریں“۔۔۔ دوسری طرف سے انہائی کرنے کی کیا ضرورت ہے“۔۔۔ بلیک برلن نے جواب دیا۔
منود بانہ لبھے میں کہا گیا۔

”ڈک اور اینی دونوں اسے اپنی شکست سمجھ رہے ہیں اور نفیتی
”پیلو سر۔ میں بلیک برلن بول رہا ہوں“۔۔۔ چند لمحوں بعد طور پر وہ خاصے ڈپریشن میں ہیں جبکہ میں چاہتا ہوں کہ وہ اس

ڈپریشن سے نکل آئیں اس لیے میں نے ان کی درخواست منظور کر لی لیکن اگر پکڑے گئے تو ہم نے انہیں فوری موت کے گھاٹ اتارنا ہے۔ کیونکہ سر سلطان کی موت بہر حال ایکریمیا کے فائدہ میں ہی ہے۔۔۔ بلیک برلن نے کہا۔

جائے گی۔ نقصان میں نہیں۔۔۔ بروک نے جواب دیا۔

”ہاں میں کبھی چاہتا ہوں۔۔۔“ بروک نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر کیا حکم ہے۔۔۔“ بلیک برلن نے کہا۔

”اول تو ڈک اور اینی لازماً اپنے مشن میں کامیاب ہو کر واپس چیک کرتے رہیں گے۔۔۔“ بلیک برلن نے جواب دیا تو بروک نے

آئیں گے۔ لیکن کسی بھی امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر یہ او کے کہہ کر رسیدور رکھ دیا۔

لوگ پکڑے گئے تو پھر انہیں لا جائیں موت کے گھاٹ اتنا پڑے گا ورنہ

پا کیشیا کو سارے منصوبے کا علم ہو جائے گا اور اس طرح معاملات اور

چیزیں ہو جائیں گے اس سے ایکریمیا کو شدید نقصان پہنچ سکتا

ہے۔۔۔ بروک نے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ میں ان دونوں پر نظر رکھوں۔ اگر یہ کامیاب واپس آ جائیں تو ٹھیک۔ اگر مارے جائیں تب بھی ٹھیک

scan
by Sohail

انہیں کانندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھاتے ہوئے کہا اور سلطان مسکراتے
ہوئے دوبارہ بیٹھ گئے۔

”اسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ“۔۔۔ عمران نے ان کے سامنے
کرسی پر بیٹھتے ہوئے سلام کیا تو سلطان بے اختیار نہیں پڑے۔
”علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ کب آئے ہو کامروں سے؟“۔
سلطان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”ابھی سیدھا ایز پورٹ سے ہی آ رہا ہوں۔ میں نے سوچا کہ
پہلے آپ سے مل اوں اور آپ کی خیریت پوچھا لوں۔ پھر کوئی دوسرا
عمران جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا سلطان جو کرسی پر نیم دراز کام کروں گا“۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
تھے بے اختیار اٹھنے لگے۔

”میں ویسے تو ٹھیک ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے دوسری بار نئی زندگی دی
ا رے۔ ارے تشریف رکھیں۔ سلطان اپنے دربار یوں کے ہے۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر یہ سب کیا چکر چل پڑا ہے۔
استقبال کے لئے اٹھا نہیں کرتے“۔۔۔ عمران نے آگے بڑھ کر کیوں یہ لوگ میرے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہیں اور یہ کون لوگ ہیں

اور میں کب تک یہاں قید رہوں گا۔۔۔ سرسلطان نے اس بار سرسلطان نے کہا تو عمران بے اختیار نہیں پڑا۔

انہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”نہیں بلکہ انہوں نے اپنا پلان بدلت دیا ہے اور اب انہوں نے

”میرا کامروں جانا فائدہ مند ثابت ہوا ہے کیونکہ وہاں جانے یہ پلان بنایا ہے کہ جس روز کاغذات نامزدگی کی واپسی ہوگی اس روز سے اصل صورت حال سامنے آگئی ہے۔ ویسے آپ کو مبارک ہو گہ سے ایک رات پہلے وہ آر ان کے امیدوار رضا مشهدی کو انواع کر کے اب آپ کے دشمنوں نے آپ کا چیچھا چھوڑ دیا ہے۔۔۔ عمران نے اس کی جگہ اپنا آدمی ڈال دیں گے جو دوسرے روز رضا مشهدی بن کر مسکراتے ہوئے کہا تو سرسلطان چونکہ پڑا۔

”اچھا۔ وہ کیسے۔ یہ کون لوگ ہیں اور کیوں مجھ پر حملہ کر رہے کامیاب قرار دیا جائے گا۔ پھر اس آدمی کو فوری طور پر روڑا یکمیڈنٹ ہیں۔ سرسلطان نے انہائی حرمت بھرے لمحے میں کہا اور عمران نے میں ہلاک کر اکر اس کی لاش مسخ کر دی جائے گی تاکہ آر ان یا کسی سرگشا کا کی بتائی جوئی تمام تفصیل دو ہوادی۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس ٹریئی کمیٹی کی صدارت کا جگہڑا ہے رضا مشهدی کو بھی انواع کرنے کے بعد ہلاک کر کے ان کی لاش بھی لیکن ابھی تو تم کہہ رہے ہے تھے کہ انہوں نے میرا چیچھا چھوڑ دیا ہے۔ وہ غائب کر دی جائے گی اور معاملہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا اور کیسے۔ کیا ایکریمیا امیدواری سے دستبردار ہو گیا ہے۔۔۔ آر ان اور دوسرے مسلم ممالک کچھ بھی نہ کر سکیں گے کیونکہ اس بات کا

ثبتوت ہی شہ ہوگا کہ اصل رضا مشبدی نے کاغذات واپس لے لئے سرسلطان حیران رہ گئے۔

تھے یا نقل نے اور رضا مشبدی صاحب بہر حال کاغذات واپس لینے ”لیکن ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ انہوں نے بتایا ہے“۔ سر کے مجاز ہوں گے“۔ عمران نے کہا تو سرسلطان کی آنکھیں حیرت سلطان نے الجھے ہوئے لجھے میں کہا۔ سے پھیلتی چلی گئیں۔

”انہوں نے میرے سامنے ایک کال موصول کی تھی۔ یہ کال ان

”اوہ۔ اوہ۔ ویری بید۔ یہ تو انتہائی خوفناک منصوبہ ہے۔ ویری کا آدمی کر رہا تھا اور کال قدمیم مت روک افریقی زبان میں ہو رہی تھی۔ کیا یہ بھی سرگشا کا نہ بتایا ہے؟“۔ سرسلطان نے انتہائی سرگشا کا یہی سمجھے تھے کہ مجھے یہ زبان نہیں آتی اور میں نے بھی ان کا تشویش بھرے لجھے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ رویہ دیکھ کر یہی ظاہر کیا جیسے مجھے یہ زبان نہیں آتی حالانکہ میں نہ

”لیکن سرگشا کا کو اس اہم منصوبے کا کیسے پڑھے چل گیا۔ وہ تو صرف یہ زبان اچھی طرح سمجھ سکتا ہوں بلکہ روانی سے بول بھی سکتا ویسے بھی ہمارے گروپ کے آدمی ہیں“۔ سرسلطان نے کہا۔

”میرا خیل ہے کہ وہاب آپ کے گروپ کے آدمی نہیں رہے یہ ساری پلانگ ان کے آدمی نے انہیں بتائی جو ایکریمیا کی خفیہ درستہ وہ لازماً مجھے اس بارے میں بتاتے جیکہ انہوں نے مجھے اس ایجنٹی سیگر جس نے آپ پر حملہ کئے ہیں کے کسی اہم عہدے پر ہے بارے میں اپنے طور پر ہوا تک نہیں لگتے دی“۔ عمران نے کہا تو اور یہ پلانگ بتا کے انتہائی اعلیٰ سطحی میلنگ میں سیگر کے

چیف برڈک کی تجویز پر منظور ہوئی ہے۔ کال وصول کرنے کے بعد سرگشنا کا اب آپ کے گروپ کے آدمی نہیں رہتے۔ عمران نے کے لیے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات مہیا کر سکتے ہیں۔ باقی کام ہم کر لیں گے۔”۔ عمران نے کہا۔

”ہونہے۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن بھر حال اب مجھے فوری طور پر آر ان حکومت کو اس پلانگ سے مطلع کرنا ہو گا تاکہ وہ محتاط ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس معاملے میں شامل ہو جائے لیکن ہم ایسا جائیں۔“۔ سر سلطان نے کہا۔

”نہیں۔ اس طرح بات لیک آؤٹ ہو جائے گی اور وہ آخری جائیں گے۔ ہم عیحدہ رہ کر آر ان کو صدر بنانا چاہتے ہیں۔“۔ سر لمحات میں پلانگ بدال بھی سکتے ہیں جبکہ اب وہ پوری طرح مطمئن سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر مجھے اپنے طور پر سب کچھ کرنا پڑے گا۔“۔ عمران نے ہوں گے کہ ان کی پلانگ کا کسی کو علم نہیں ہے۔ اس لیے اسے آخری لمحات میں آسانی سے ناکام بنایا جا سکتا ہے۔“۔ عمران نے کہا۔

”وہ کیسے۔ جب حکومت آر ان کو اس کا علم تک نہ ہو گا تو ”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔“۔ سر سلطان نے کہا۔

”آپ یہ بتائیں کہ آر ان کے امیدوار کے ٹریئی کے صدر بننے پھر۔“۔ سر سلطان نے کہا۔

سے پا کیشیا کو کیا مفاد حاصل ہو سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ آپس میں مل کر ایک بلاک بنانے کا معابدہ کریں تو اس کی منظوری "بے شمار مقادات حاصل ہوں گے۔ آران کے زریعی کے صدر ٹرینی سے لینا ضروری ہو گا۔ یعنی الاقوامی تاثرون کے تحت یہ ضروری بنش سے تمام مسلم ممالک کے درمیان معابدات ہو سکیں گے جواب ہے کہ اسی طرح کے دیگر معابدات بھی ہوتے ہیں"۔۔۔ سرسلطان اس ٹرینی کی وجہ سے نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یا تو وہ مسترد کر دیتے ہیں یا نہ کہا۔

ان میں ایسی تراجمم کر دی جاتی ہیں جس کے بعد ان معابدات کا اصل "یہ معابدہ خفیہ بھی تو ہو سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ مقصد ہی قسم ہو جاتا ہے"۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔

"لیکن کیا اس بات کی پابندی ہے کہ ہر معابدہ ٹرینی سے ازاں کا مقصد بھی ہوتا ہے۔ کہ دفاع، تجارت، سماجی تعلقات اور فلاح و پاس کرائیں۔ میرا تو خیال ہے کہ بے شمار معابدے ایسے ہوتے ہیں۔ بہبود کے سلسلے میں وہ سب ایک دوسرے کا ساتھ دینے کے پابند ہوں جن میں ٹرینی کا کوئی عمل خل کبھی سامنے نہیں آیا۔ مجھے بھی اس گے اور یہ بات خفیہ نہیں رہ سکتی"۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔

بارے میں پہلی بار علم ہوا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ " صحیح ہے اب میں سمجھ گیا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک مسلم

"ہر معابدہ ٹرینی کے تحت نہیں ہوتا۔ مخصوص قسم کے معابدات ممالک کا علیحدہ بلاک وجود میں نہیں آ سکا"۔۔۔ عمران نے کہا۔ آتے ہیں مثلاً آران، پاکیشیا اور روپیاہ سے آزاد مسلم ریاستیں اگر "ہاں۔ جبکہ اب اس کی بے پناہ ضرورت ہے ورنہ مسلم ممالک

آہستہ آہستہ شتم ہو جائیں گے۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔ اب ان کی سازش ناکام رہے گی۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اگر ان کی سازش ناکام ہو جائے تو کیا آرمان کا امیدوار جیت کا“ سرسلطان نے اس قید سے رہا ہوں جاؤں جانے گا۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ در پر وہ سب کچھ طے ہو چکا ہے۔ صرف دو ممالک ”ہاں۔ اگر ذاکر آپ کو چھٹی دے سکتے ہیں تو آپ آزاد ہیں۔ ایکری بیسا کا ساتھ دیں گے جو یورپ کے ہیں۔ دہاں و دنگ خفیہ ہوتی۔ اب آپ پر حملہ نہیں ہو گا۔۔۔ عمران نے کہا۔

ہے اس لیے یہ بات طے ہے کہ اگر ان قیام ہوا تو آرمان کا امیدوار ہر ”ڈاکٹر صدیقی سے تو میری ہاتھ پیٹ ہو چکی ہے اس نے تو صورت میں یہ انتخاب جیت جائے گا اس کا اندازہ ایکری بیسا کو بھی مجھے خصت دے دی ہے۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔

اچھی طرح ہو چکا ہے۔ بھی وجہ ہے کہ وہ اس سلسلے میں سازشیں کر ”تو پھر میں جوزف کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ جا کر آپ کو آپ کی کوئی رہے ہیں ورنہ اگر وہ انتخاب جیت سکتے تو انہیں یہ سازشیں کرنے کی ذرا پ کر دے۔۔۔ عمران نے کہا تو سرسلطان نے اثبات میں سرہا کی ضرورت تھی۔۔۔ سرسلطان نے جواب دیا۔ دیا اور پھر تھوڑی دیر یہ بعد سرسلطان جوزف کے ساتھ کار میں بیٹھ کر رانا

”لھیک ہے۔ آپ کی بات درست ہے۔ آپ واقعی ان نازک ہاؤس سے چلے گئے تو عمران نے بھی کار لگانی اور داش منزل روائیں معاملات کو مجھ سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ بہر حال اب آپ نے فکر رہیں گیا۔

”آپ کب آئے کامرون سے“۔۔۔ ملام دعا کے بعد بیک بیک زیر و ایک پر پھر فس پڑا۔

زیر و نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

”خونیر سے تو مجھے خود ذرگلتا ہے کہ کسی روز ڈاٹریکٹ ایکشن

”جیرت ہے تم کیسے چیف ہو کہ تمہیں میرے آنے جانے کا بھی کرتے ہوئے وہ بہاں پہنچ جائے اور پھر میرے اپنے سانس رک پہنچنیں چلتا۔ میں نے تو سننا تھا کہ پاکیشیا میکرٹ سروس کا چیف اس جائیں گے“۔۔۔ بیک زیر و نے کہا تو عمران بے اختیار فس پڑا۔ قدر پا خبر رہتا ہے کہ اس کے پاس ممبروں کے سانسوں کی بھی باقاعدہ ”ڈاکٹر صدیقی کا اب کیا حال ہے“۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

لکھتی ہوتی ہے کہ فلاں ممبر نے دوسانس کم لئے ہیں اور فلاں نے دو ”وہ ٹھیک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کرنے دیا ہے ورنہ ان کی موت سانس زیادہ“۔۔۔ عمران نے کرتی پر بیختے ہوئے کہا تو بیک زیر و نے پیغام تھی۔۔۔ بیک زیر و نے جواب دیا۔

”تم نے دونوں ممبرز کو کیوں والیں بلایا تھا“۔۔۔ عمران نے بے اختیار حل کر پھس پڑا۔

کاش آپ ممبر ہوتے تو پھر اتنی ایسا ہی ہوتا“۔۔۔ بیک زیر و نے اچانک سخیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

نے کہا تو اس کے خوبصورت جواب پر عمران بھی بے اختیار فس پڑا۔ ”سر سلطان نے اصرار کیا تھا لیکن میں نے اُبیں یہی کہا تھا کہ ”پھر تو تم میرا سانس ہی روک دیتے۔ چلو ایسا کرو کہ یہ نظر کرم میں نے انہیں بلا لیا ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ کسی بھی وقت ان پر دوبارہ خونیر پر کر دو۔ وہ تو ممبر ہے“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور حملہ ہو سکتا ہے اس لیے میں نے ان دونوں کو بلا کر دوسرے دو ممبرز

وہاں بھجوادیے گئن ان کے تین پانچ سے پہلے ہی حملہ ہو چکا تھا گیکن پوری چھا۔

"اچھا۔ کون تھے حملہ اور"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

کیا گیا توڑک اور اپنی دودن پہلے ایکر بیٹاے برہار است پا کیشیا
”میں ایز پورٹ سے سیدھا رانا ہاؤس گیا تھا اور میں نے سر
پہنچے تھے اور پھر دو دن بعد واپس چلے گئے۔۔۔۔۔ بلیک زیر ہڈنے
سلطان کو واپس بھجوادیا ہے۔ یونکہ اب سرسلطان کے خلاف حملوں کی
پلانک بدلتی گئی ہے۔ اب ان پر حصہ نہیں ہوں گے۔ عمران نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
”حملے کے کتنی دیر بعد وہ ٹریس ہوئے۔۔۔۔۔ عمران نے
کہا تو بلیک زیر و بے اختیار پلانک پڑا۔

”آپ کو کیسے معلوم ہو گیا؟“۔۔۔ بلیک زیرہ نے حیران ہو کر کامیاب نہیں ہونے دینا تاکہ ذہنی کی صدارت اس بار مسلم ممالک پوچھا تو عمران نے سرگشا کا سے ہونے والی ٹنگلوں کے ساتھ ساتھ کے پاس آجائے اس لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں پرائیوریٹ طور اسے موصول ہونے والی ٹرنسسیپر کال کی تفصیل بھی بتاؤ۔ پر ایکریمیا کی یہ منصوبہ بندی آخری لمحات میں ختم کر ”اوہ۔ تو یہ منسلک تھا۔ پھر تو ہمیں حکومت آران کو اس نئی سازش کی ”وو“۔۔۔ عمران نے کہا۔

اطلاع دینی پا جائے۔۔۔ بلیک زیرہ نے کہا۔ ”لیکن عمران صاحب الگ کامروں جیسے افریقی ملک کو اس سازش کا پتہ چل ستا ہے تو پھر اس سازش کا علم آران اور دوسرے ممالک کو ہاں۔ لیکن اس کا عالم لا جمالہ ایکریمی حکام کو ہو چاہے گا اور انہوں نے اپنی پلانگ ایک بار پھر تبدیل کر دیئی ہے اور ضروری نہیں بھی ہو چاہے گا بلکہ میرے ذہن میں ایک اور بات آ رہی ہے وہ یہ کہ کہ اس نئی پلانگ کا ہمیں علم ہو سکے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے؟“۔۔۔ بلیک زیرہ نے کہا۔ ”میری سرسلطان سے تفصیلی ٹنگلوں ہوئی ہے۔ ہم سرکاری طور پر اس مشن پر کام نہیں کر سکتے ورنہ ہمیں ایکریمیا کے ساتھ تعلقات میں ”انہیں یقیناً یہ رپورٹ مل گئی ہو گی کہ آپ سرگشا کا سے ملنے کے پیچیدگیں پیدا ہو جائیں گی اور ہم نے بہر حال اس منصوبے کو بھی ہیں اس لیے انہوں نے سرگشا کا کے آدمی تک یہ پلانگ پہنچا دی جو

اس نے آپ کی موجودگی میں کال کر کے سرگھا کا تک پہنچائی۔ اس ”تمہاری بات واقعی غور طلب ہے۔ میرا تو اس طرف ذہن ہی طرح ان کا مقصد حل ہو گیا“۔۔۔ بلیک زیر و نے کہا۔

”لیکن سرگھا کا نے تو مجھے کچھ نہیں بتایا ان کے اور ان کے آدمی بات پہنچا دیتی چاہیے اور اسے چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔“ کے درمیان ہونے والی گفتگو ایسی رپان میں تھی جسے ایشیا، یورپ یا عمران نے کہا اور فون کارسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل ایکریسیا تو ایک طرف افریقہ کے عام لوگ بھی نہیں سمجھ سکتے۔ یہ قدیم کرنے شروع کر دیئے۔

افریقی رپان تھی جواب متود کہ ہو چکی ہے اور اب کتابوں میں ہی رہ ”خانہ مردم شماری“۔۔۔ رابطہ تمام ہوتے ہی دوسری طرف سمجھی ہے یا قدیم قبائل اس رپان کو استعمال کرتے ہوں گے۔ اس لاملا سے ایک نوائی آواز سنائی دی۔

”اویہ گفتگو مجھ تک پہنچی ہی نہیں“۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ ”چیف آف پاکیشی سینکرٹ سروس سپلائنگ۔ مردم شناس سے کامروں کی سروس اس قدر تیز ہو گئی ہے کہ ایکریسیا جسی پر پاور کے بلیک زیر و بے اختیار مسلکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران آر ان کی سینکرٹ ناپ سینکرٹ بھی اس قدر تیزی سے ان تک پہنچنے لگے ہیں“۔ بلیک سروس کے چیف مجاہد منصوری سے رابطہ کر رہا ہے۔ خانہ مردم شماری اس کا آفس کوڈ تھا جبکہ چیف کا کوڈ مردم شناس تھا۔ زیر و نے کہا۔

”بیلو۔ مجاہد منصوری بول رہا ہوں“۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک گے جو کاغذات نامزدگی واپس لے لے گا۔ اس طرح ایکریمین بخاری اور ہفت قارآوازنائی دی۔

”ایکسلو یول رہا ہوں“۔۔۔ عمران نے مخصوص بچے میں کہا۔ آدمی کو روزا یکمیٹنٹ میں اس طرح ہلاک کر دیا جائے گا کہ اس کی لاش بھی جل کر راکھ ہو جائے گی اور انہوں نے اصل آدمی کو بھی ہلاک کر ”جی فرمائیئے“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”آپ کے علم میں ایک اہم بات لائی تھی۔ ترییں کی صدارت کے اس کی لاش غائب کر دی جائے گی“۔۔۔ عمران نے مخصوص بچے کے سلسلے میں آرآن کے امیدوار کی کامیاب کنوینگ روکنے کے لیے میں کہا۔

”مجھے سر سلطان پر تاثراں حملے کئے گے۔ اس کے عادہ ہمارے علم میں یہ آیا ہے کہ ایکریمین حکام نے آرآن کے امیدوار کو میں آخوندی المحات علم نہ تھا کہ یہ حملے اس ترییں کی بنیاد پر ہوئے ہیں۔“ میں جہاں ان میں دوڑا کرنے کی ایک پلانگ کی ہے۔ اس پلانگ کے مطابق حملوں میں سر سلطان کے ذمی ہونے پر شدید افسوس ہوا ہے جہاں ان جس روز کاغذات نامزدگی و دوڑاں ہوں گے اس سے ایک رات کے زندہ بچے جانے پر مسرت بھی ہوئی ہے۔ جہاں تک اب آپ کی پہلے آرآن امیدوار رضا مشهدی صاحب کو قاموشی سے انداز کر لیا۔ دوسری اطلاع کا تعلق ہے یہ اطلاع بھی ہم تک پہنچ پکی ہے اور اس چائے گا اور آن کی جگ۔ ان کے میک اپ میں وہ اپنا آدمی لے آئیں۔ سلسلے میں حکومت آرآن کوئی ایسا لائق نہیں مل سوچ رہی ہے جس سے

اے آخری لمحات میں ناکام ہتایا جائے۔ بہر حال میں اور حکومت اطلاع برآہ راست دی ہوگی۔۔۔ بلیک زیر و نے حیران ہو کر آر ان آپ کے انتہائی مغلوقور ہیں کہ آپ نے یہ اہم اطلاع ہم تک پوچھا۔

”انہیں شاید اس کی ہدایت کی گئی ہو۔ انہوں نے پاکیشیا کے پہنچانی۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”آپ تک یہ اطلاع کامروں کے چیف سینکڑی سرگھٹا کا نے ذریعے نہیں بلکہ برآہ راست آر ان کو یہ اطلاع دی ہے اس کا مطلب پہنچانی ہے یا کسی اور ذریعے سے آپ تک پہنچی ہے۔۔۔ عمران نے ہے کہ اصل پلانگ کچھ اور ہے جبکہ ظاہر یہی کیا چاہ رہا ہے تاکہ حکومت کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیر و نے اختیار چونکہ پڑا۔ آر ان اس چکر میں الجھ کر رہا ہے۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ”سرگھٹا کا نے مجھے فون کر کے باقاعدہ یہ اطلاع دی تھی۔۔۔ مجہد ہوئے کہا۔

منصوری نے جواب دیا۔

”یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ سرگھٹا کا نے اپنے طور پر یہ اطلاع دی او کے خدا حافظ۔۔۔ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ بلیک زیر و نے کہا۔

”تمہارا خیال درست تھا۔ یہ سب کچھ ایک پلانگ کے تحت کیا جا ہاں۔ ہو تو سکتا ہے اس بات کو پچیک بھی کیا جا سکتا ہے۔۔۔ رہا ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”لیکن سرگھٹا کا آپ کو کیسے خیال آ گیا کہ انہوں نے یہ ”وہ کیسے۔۔۔ بلیک زیر و نے چونکہ کر پوچھا۔

”یہ پلان سیگر کے نیف بروک کی تجویز پر مخلوق کیا گیا ہے اس چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

لیے لامحالہ اس پر کام بھی سیگر ہی کرے گی۔ پہلے بھی سر سلطان پر حملہ ”کیا تمہارا نون سیف ہے“۔ عمران نے اس طرح سنجیدہ کی تمام پلانگ سیگر نے ہی کی ہے اور ڈک اور اپنی دونوں سیگر کے ہی لجھے میں کہا۔

انجئیں ہیں۔ وہاں سے اس بارے میں معلومات حاصل کی جاسکتی ”لیں سر“۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یہ“۔۔۔ عمران نے کہا اور سامنے پڑے نون کا رسیور اٹھا کر ”ڈبل معادنے پر ایک کام ہے سیگر کے سلسلے میں۔ کیا تم کر سکتے تیزی سے فہرڈاکل کرنے شروع کر دیتے۔“

”روز میری کلب“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نوائی آواز ”سیگر۔ ایک منت“۔۔۔ دوسری طرف سے چوک کر کہا گیا سنائی دی۔

”برٹ سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا“ ”لیں سر۔ کام ہو سکتا ہے لیکن معادنہ ریل ہو گا“۔۔۔ برٹ ہوں“۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لجھے میں کہا۔

”لیں سر۔ ہو لدآن گریں“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ ”اوے کے۔ لیکن معلومات نوری اور حقیقی چاہئیں“۔۔۔ عمران نے ”ہیلو۔ برٹ بول رہا ہوں جناب۔ حکم فرمائیں“۔۔۔ کہا۔

”آپ کو پہلے کبھی شکایت ہوئی ہے جناب“۔۔۔ دوسری تجویز پر ایکریم یا کے اعلیٰ حکام نے اقوام متحده میں ایک کمپنی ٹرینی کی طرف سے کہا گیا۔

”یہ معاملہ انتہائی اہم ہے اس لیے مجھے یہ بات کہنی پڑی ہے۔“ کرنے اور ان کی جگہ اپنا آدمی ڈالنے کی پلانگ کی ہے۔ اس بارے عمران نے کہا۔ میں بھی کنفرمیشن کرنا ہے یا معلوم کرنا ہے کہ کہیں یہ پلانگ ڈاچ

”آپ بے فکر رہیں۔ آپ جیسے معزز کالائسنس کی خدمت ہی دینے کے لیے تو نہیں بنائی گئی اور اگر ایسا ہے تو پھر اصل پلانگ کیا ہماری ساکھ ہے“۔۔۔ برٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سیگر کے اجنبت ڈاک اور اینی نے پاکیشیا کے سیگر ٹرینی وزارت“ ”یہ سر۔ یہ سب ہو بائے گا“۔۔۔ برٹ نے اعتماد بھرے خارجہ سر سلطان پر قاتلانہ حملہ کیا۔ گونئیں بھی معلوم ہو گیا کہ ان کا یہ لبکھ میں جواب دیا۔

حملہ ناکام ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود وہ فوری طور پر واپس چلے ”کتنا وقت پا یہی تھیں۔ یہ بتاؤں کہ ہمارے پاس وقت بے گئے ہیں اور یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ سیگر نے اپنی پلانگ بدل دی ہے حد کم ہے“۔۔۔ عمران نے کہا۔

اس لیے یہ معلوم کرنا ہے کہ ان کی واپسی کیوں ہوئی ہے اور ان کی نئی ”صرف تین گھنٹے جناب۔ یہی ہماری خصوصیت ہے کہ ہم تمی پلانگ کیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سیگر کے چیف کی معلومات انتہائی کم وقت میں مہیا کرتے ہیں اور اسی لیے ہم معاوضہ

بھی دوسروں کی نسبت کافی زیادہ لیتے ہیں۔۔۔ بہرٹ نے جواب دی۔

”عمران بول رہا ہوں پا کیشیا سے“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوکے۔ میں تمن گھننوں بعد آپ کو نگ کروں گا“۔ عمران نے ”لیں سر۔ ایک منٹ ہو لد کیجئے“۔۔۔ وسری طرف سے کہا اور رسور رکھ دیا۔ پھر تمن گھنے عمران نے بلیک زیر و کے ساتھ گیا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی حاری ہو گئی۔ عمران سمجھ گیا کہ فون ہلکی سپ شپ میں گزارے اور ایک بار پھر رسور اخالیا اور نمبر لائے کو سیف لائیں پہنچ ل کیا چاہ رہا ہو گا۔

”ہیلو سر۔ کام ہو گیا ہے۔ چلی بات تو یہ ہے کہ ڈک اور ایم

”روز میری کلب“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی، وہی نسوانی آواز دونوں اپنے طور پر ادھور امشن مکمل کرنے کے لیے پا کیشیا پہنچ گئے سنائی دی۔

”بہرٹ سے بات کرائیں۔ میں پا کیشیا سے علی عمران بول رہا۔ انہوں نے ایجنٹی سے چھٹی لی ہے اور سیگر کے چینف روک نے ان ہوں“۔۔۔ عمران نے سمجھیدہ لمحے میں کہا۔

”لیں سر“۔۔۔ وسری طرف سے کہا گیا۔

”بہرٹ بول رہا ہوں“۔۔۔ چند لمحوں بعد بہرٹ کی آواز سنائی ان کی چینٹنگ پر لگا دیا ہے تاکہ اگر یہ ناکام رہیں اور خود کشی نہ کریں تو

جواب دیا۔

ستانی وی۔

”جنگیک ہے علیحدہ معاون خدے دیا جائے گا“۔ عمران نے

”صادر اور تنویر نے“۔ بلیک زیرہ نے کہا تو عمران نے ریسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”تھا ان پر۔ میرا مطلب ہے ہوٹل سان پر ال میں“۔ عمران نے کہا۔
ورثہ یہ لوگ ہماری اس غفلت سے فائدہ اٹھائیں گے۔ کس نے کام کیا
میں سیکر کوشال نہیں کیا گیا“۔ برٹ نے جواب دیا۔

”نئی پلانگ کیا ہے“۔ عمران نے پوچھا۔
”اس کے لیے علیحدہ معاون خدہ ہو گا اور علیحدہ کام ہو گا جناب برٹ
پہنچائی گئی تھی“۔ بلیک زیرہ نے کہا تو عمران نے
”اس کا تو مطلب ہے کہ سرگشنا کا کو یہ پلانگ خاص طور پر نہیں
ہے جو یگر میں اسی کام کرتا تھا اور جس کا رابطہ افرینشی ملک کا مردن تے

کہا اور ریسیور رکھ دیا۔
”اوکے۔ ایک گھنٹے بعد میں پھر کال کروں گا“۔ عمران نے
”تو پھر ایک گھنٹہ مزید آپ کو دینا ہو گا“۔ برٹ نے کہا۔

آدمی پا کیشیا بھجوائے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ پہلے انکر نہیں حکام نے
دقائق وہ پلانگ کی تھی جو آپ نے بتائی ہے لیکن پھر انہیں اطلاع مل
گئی کہ یہ پلانگ لیکر آؤٹ ہو چکی ہے۔ انہوں نے وہ آدمی پکڑ لیا

”اس کا تو مطلب ہے کہ سرگشنا کا کو یہ پلانگ خاص طور پر نہیں
ہے جو یگر میں اسی کام کرتا تھا اور جس کا رابطہ افرینشی ملک کا مردن تے

تھا۔ اس لیے خاموشی سے یہ پلانگ ڈرائپ کر دی گئی ہے۔ نئی پلانگ
میں سیکر کوشال نہیں کیا گیا“۔ برٹ نے جواب دیا۔

"اکسلو"۔۔۔ عمران نے مخصوص لمحے میں آہا۔

لینچنی اور فوری خاتمه ہونا چاہیے۔ صدر اور تور کوڈ ک اور اینی کے انوا

"لیں سر"۔۔۔ جولیا نے منود بانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے پر مامور کر دو اور باقی نمبر زکوڈیک برلن ایجنٹوں کے لیے مامور کرو۔ لیکن خیال رہے کہ یہ سب انتہائی ثریثہ ایجنت ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سر سلطان پر حملہ کرنے والے ڈک اور اینی دوبارہ سر سلطان پر ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

حملہ کرنے کے لیے پاکیشیانچی چکے ہیں۔ یہ لازماً اسی ہوٹل میں ہی "لیں سر"۔۔۔ جولیا نے جواب دیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رہائش پذیر ہوئے ہوں گے جیونکہ انہیں یہ معلوم نہیں ہو گا کہ انہیں کریڈل دیا یا اور پھر ہاتھ اٹھانے پر جب لوں آگئی تو اس نے ایک ٹریس کر لیا گی تھا۔ انہیں اس انداز میں انوکھا کیا جائے کہ ان کے انوا پر بھرتیزی سے نمبرہ انل کرنے شروع کر دیتے۔

کامیل پورے ہوٹل کو ہو جائے کیونکہ ایکر بیساکی ایک اور اپنچھی بلیک "بھی صاحب"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی اور

برلن کے چار ایجنت ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔ وہ انہیں ہلاک کرنے عمران سمجھ گیا کہ یہ سر سلطان کا پرانا ملازم الی بخش ہے۔ جب سر کی کوشش کریں گے۔ انہیں سامنے لے آنے کے لیے ان کا انوا سلطان پر تھا۔ لانہ حملہ ہوا تھا تو اس وقت بایا انہی بخش سر سلطان کی نیکم لوپین ہونا چاہیے۔ باقی نمبر زان چاروں افراد کے حملے کو روکیں گے کے ساتھ ان کے میکے گیا ہوا تھا اس لیے وہ ہلاک ہونے سے بچ گیا اور ان چاروں کو ختم کر دینا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ڈک اور اینی کا بھی تھا۔

”بaba الٰہی بخش میں علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا حال ہے آپ آواز سنائی دی۔

کا“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”جناب سلطان اعظم۔ آپ برائے مہربانی فوری طور پر دوبارہ

”اوہ۔ چھوٹے صاحب آپ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے آپ سنائیں اپنے محل را رہنا ہاؤس کو رونق بخشش کیونکہ وہ من الجنت ایک بار پھر آپ کی آپ پذیریت ہیں نا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے“۔۔۔ بایا خدمت میں تما تانہ حاضری دینے کے لیے پاکیشی پہنچ چکے ہیں اور انہی بخش کی آواز سنائی دی۔

”میں آپ کی دعاؤں سے پذیریت ہوں۔ بڑے صاحب کیا کر پہنچاتے“۔۔۔ عمران نے کہا۔
رسے ہیں“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ تم نے تو کہا تھا کہ وہ پانگ ڈرپ کر چکے

”وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہے ہیں“۔۔۔ بaba الٰہی بخش ہیں۔ سر سلطان نے حیرت بھرے لبھے میں کہا۔
نے جواب دیا۔

”مجی ہاں۔ لیکن وہ حملہ آ رہا جو ناکام رہے ہیں وہ اب یاری یافت

طور پر اپنا مشن مکمل کرنے آئے ہیں۔ میں نے چیف ایکس لوگی خدمت میں ساری رویداد پہنچا دی ہے انہوں نے اپنے آدمیوں کو ان جملہ آوروں اور ان کے ساتھیوں کی فوری گرفتاری کے احکامات

”ان سے بات کرائیں“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”مجی چھوٹے صاحب“۔۔۔ بایا الٰہی بخش نے کہا۔

”تیلو۔ سلطان بول رہا ہوں“۔۔۔ چند لمحوں بعد سر سلطان کی

دیدیے ہیں آپ کی فوری حفاظت انتہائی ضروری ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔ "اوکے۔۔۔ ٹھیک ہے جیسے تم کہو"۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔

"آپ اپنے ملازمین کوڈیڈی کی کوئی بھجوادیں اور اپنی کوئی میں "یہاں میں پولیس گارڈ مغلوا یتما ہوں"۔۔۔ سرسلطان نے موجودگارڈ کوچوکنا کر دیں۔ دیسے بھک امید ہے کہ آپ کی واپسی جلد ہی ہو چائے گی"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔ سرسلطان نے کہا تو عمران نے خدا حافظ رسم بھی نہیں لے سکتے۔ چیز آپ آئی کو ساتھ لے لجھے تاکہ وہاں کبھے کر کریڈل رہایا اور پھر وہ آنے پر اس نے دوبارہ نمبر ڈائیکر نے آپ کا وقت اچھا گزر سکے"۔۔۔ عمران نے مسلکتے ہوئے کہا۔ شروع کر دیتے۔

"شیطان کمیں کے سکم از کم بزرگوں کو تو بخش دیا کرو"۔ سر سلطان نے مصنوعی غصے بھرے لجھے میں کہا۔ "رانا باوس"۔۔۔ رابطہ تمام ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"اسی لیے تو آپ کو اور آئٹی کو رانا باوس شفت کرا رہا ہوں کہ آپ دونوں بخشنے رہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور سرسلطان کی کوئی بخش کر انہیں رانا باوس لے آؤ۔ اگر ان کے ساتھ اور کوئی انتیار نہیں پڑے۔

دینا اور پوری طرح پوکنارہنا۔۔۔ عمران نے کہا۔

تائی دی۔

”علیٰ عمران فرام پا کیشیا“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ کیا پھر خطرہ پیدا ہو گیا ہے“۔۔۔ جوزف نے کہا۔

”یہ سر۔ ہولڈ آن کیجئے“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہاں“۔۔۔ عمران نے مختصر سام جواب دیا اور یسیور رکھ دیا۔

”میرا خیال ہے ایک ٹھنڈہ ہو ہی گیا ہے۔ میں برٹ سے ہات کر لوں“۔۔۔ کچھ دیر بعد عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آواز دوبارہ تائی دی۔

”تفصیل بتاؤ“۔۔۔ عمران نے کہا۔

ایک ہر پھر یسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

”روز میری کلب“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نوائی آواز جائے گا کہ کتنے نمبر ڈیکھ دیں اور تبدیل کر دیا جائے۔ انہیں تبدیل کرایا جائے تائی دی۔

”پا کیشیا سے علیٰ عمران بول رہا ہوں۔ برٹ سے بات کرواؤ“۔۔۔ گا۔۔۔ برٹ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”کون فیمل کرے گا یہ“۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

عمران نے شجیدہ لبھ میں کہا۔

”یہ سر۔ ہولڈ آن کیجئے“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”بیلو۔ برٹ بول رہا ہوں“۔۔۔ چند لمحوں بعد برٹ کی آواز معلوم ہو سکا ہے۔۔۔ برٹ نے جواب دیا۔

”کون سی ایجنسی اس سلسلے میں کام کرے گی“۔۔۔ عمران نے

پوچھا۔

”برٹ کو اس کا طے شدہ معاوضہ بخواہیا“۔۔۔ عمران نے کہا تو
بلیک زیر و نے اثبات نے سر ہلا دیا۔

”پارا یونیورسیٹیاں منتخب کی گئی ہیں۔ پھر اس اجلاس میں فیصلہ ہو گا
کہ ان چاروں میں میں سے کس ایجنسی کو کام دیا جائے یا یہ بھی ہو سکتا
ہے کہ دیا تین یا چاروں کوہی کام دے دیا جائے۔ آخری اور حتمی بات کی ہے“۔۔۔ بلیک زیر و نے کہا۔

”فسد اس اجلاس میں ہو گا“۔۔۔ برٹ نے کہا۔

”کون کون سی ایجنسیاں منتخب ہوئی ہیں“۔۔۔ عمران نے
کی ہلاکتوں کے قائل نہیں ہیں جس طرح تم کر دیتے ہیں اس لیے
مجھے ہر طرف کا خیال رکھنا پڑتا ہے“۔۔۔ عمران نے مسکراتے
پوچھا۔

”نی الحال ایک کاپڑہ چل سکا ہے اور وہ ہے ریڈ ایجنسی“۔۔۔ برٹ ہوئے جواب دیا اور کوئی سے انہوں کھڑا ہوا۔

”آپ واقعی باریک سے باریک بات کا بھی خیال رکھتے
ہو سکے تمہارا معاوضہ پہنچ جائے گا۔ گذبائی“۔۔۔ عمران نے ہیں۔۔۔ بلیک زیر و نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور انہوں کھڑا ہوا تو

عمران مسکراتا ہوا یہ دنی دروازے کی طرف ہڑا گیا۔
کہا اور رسیور رکھ دیا۔

scan
by
sohail

”ابھی ایک گھنٹہ پہلے اپا نک پہنچا ہے۔ سیاہ رنگ کی ہڑی سی کار تھی۔ ہے ایک دیوبنک جبٹی چلا رہا تھا۔ وہ اسے رہائش گاہ چھوڑ کر واپس چلا گیا ہے۔ چونکہ اس کے بارے میں معلوم کرنے کی ہدایات نہ تھیں اس لیے اسے چیک نہیں کیا گیا۔“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”رہائش گاہ میں اب کتنے آدمی ہیں؟“۔۔۔ ڈک نے پوچھا۔
”چار عاز میں اور دس افراد پر مشتمل مسلح پولیس گارڈ“۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ڈک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔
”لیں۔ ڈک بول رہا ہوں“۔۔۔ ڈک نے سپاٹ لنج میں کہا۔
”آپ کا آدمی اپنی رہائش گاہ پر پہنچ چکا ہے جناب“۔۔۔
”لیں سر“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈک چونک پڑا۔
”کب پہنچا ہے اور کہاں سے آیا ہے؟“۔۔۔ ڈک نے کہا۔

”ابھی ایک گھنٹہ پہلے اچانک پہنچا ہے۔ سیاہ رنگ کی بڑی آس کا
تھی۔ جسے ایک دیو ہیکل جبشی چلا رہا تھا۔ وہ اسے رہائش گاہ چھوڑ کر
واپس چلا گیا ہے۔ چونکہ اس کے بارے میں معلوم کرنے کی ہدایات
نہ تھیں اس لیے اسے چیک نہیں کیا گیا۔“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا
گیا۔

”رہائش گاہ میں اب کتنے آدمی ہیں؟“۔۔۔ ڈک نے پوچھا۔
”چار علاز میں اور دس افراود پر مشتمل مسلح پولیس گارڈ“۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ڈک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔
”لیں۔ ڈک بول رہا ہوں“۔۔۔ ڈک نے سپاٹ لجھے میں کہا۔
”آپ کا آدمی اپنی رہائش گاہ پر پہنچ چکا ہے جناب“۔۔۔
دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈک چونک پڑا۔
”کب پہنچا ہے اور کہاں سے آیا ہے؟“۔۔۔ ڈک نے کہا۔
”لیں سر“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

ڈک نے ریسیور رکھ دیا۔

”ساحل سمندر پر چلتے ہیں۔ یہاں کا ساحل بے حد خوبصورت

”یہ اچانک کہاں سے آیا تھا۔ اب تک تو اس کا پتہ نہ چل رہا ہے۔ وہاں ایک پوائنٹ ہے پیر او اینز پوائنٹ۔ میں اسے دوبارہ دیکھتا ہم، --- ساتھ پڑھی ہوئی اینی نے کہا۔

”کہیں چھپا ہوا ہوگا۔ بہر حال آج رات ہم نے اپنا مشن مکمل کرنے کہا۔

”اوکے۔ صحیح ہے جیسی لے لیں گے۔ ڈک نے کہا اور دینا ہے۔ ڈک نے جواب دیا۔

”وہاں پولیس گارڈ موجود ہے۔ اینی نے کہا۔

”تو پھر کیا ہوا۔ بے ہوش کر دینے والی گیس کے مقابل گارڈ کیا طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سڑک پر ٹریفک روائی دوں تھی۔

”خاصاً جدید ملک ہے۔ ورنہ پہلے جب میں آیا تھا تو میرا خیال کرے گی۔ ڈک نے منہ بنتے ہوئے جواب دیا۔

”تو پھر رات کا انتظار یہاں بینچ کر کیوں کرتے رہیں۔ کہیں چلتے تھا کہ یہاں بس گھنے جنگل ہوں گے اور لوگ درختوں پر رہتے ہوں ہیں۔ اینی نے کہا۔

”اس وقت کہاں جائیں۔ ہنگامے تو رات کو ہی برپا ہوتے۔

”اسی لیے تو کہتی ہوں کہ گھوما پھرا کرو۔ لیکن تم ایکری یہاں سے باہر ہیں۔ اس وقت تو کہیں بھی کچھ نہیں ہوگا۔ ڈک نے کہا۔

”ہاں۔ اب واقعی میں بھی سوچ رہا ہوں کہ تمہارے ساتھ پورے مشرق کی سیاحت کی جائے“۔۔۔ ڈک نے جواب دیا۔ ”آج رات کے بعد ہم فارغ ہوں گے۔ کیوں نہ باقی چھٹیاں بڑھتے چلے گئے اور لوگ بھی پیدل آ جا رہے تھے۔ جن میں مرد بھی سیاحت میں گزار دیں“۔۔۔ اینی نے کہا۔

”چلو ایسا کر لیں گے“۔۔۔ ڈک نے جواب دیا اور اینی کے میں ٹھلاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے کہ اچانک انہیں عقب چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے گیونکہ سیاحت کی وہ جنون کی سے آواز سنائی دی۔

حد تک شو قین تھی۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے انہیں ساحل مندر پر پہنچا۔ ”ڈک۔ مسٹر ڈک“۔۔۔ کوئی ڈک کا نام لے کر پکار رہا تھا اور دیا۔ ڈک نے گرا رسیدا کیا اور پھر وہ دونوں آگے بڑھتے چلے گئے۔ ڈک اور اینی تیزی سے مڑتے تو انہوں نے دو مقامی آدمیوں کو اپنی ساحل خاصا خوبصورت تھا۔ گواستے جدید بنانے کی کوشش کی گئی تھی۔ طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ ان دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔ لیکن بہر حال وہ ایکریمیا اور یورپ جیسا تونہ تھا لیکن پھر بھی جو کچھ تھا۔ ”یہ کون ہیں“۔۔۔ ڈک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”سوری مسٹر ڈک ہم نے آپ کوڈ سترب کیا۔ ہم آپ کے ہوٹل گئے تھے وہاں سے معلوم ہوا کہ آپ ٹیکسی میں بینچ کر کہیں گئے“۔۔۔ ڈک نے کہا۔

ہیں۔ ہوٹل کے درب ان نے ساتھ کہ آپ نے جیکسی ڈرائیور کو ساحل گیا۔ ڈک نے بجلی کی سی تیزی سے اپنا ہاتھ جیب کی طرف بڑھایا
سمندر کا کہا ہے اس لیے ہم یہاں آ گئے۔ ہمارے پاس آپ کے لیکن دوسرے لمحے اس کی ناک سے غبارہ ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی
لیے ایک خصوصی پیغام ہے۔۔۔ ان میں سے ایک آدمی نے اس کا ذہن اس طرح بند ہو گیا جیسے کہرے کا شتر بند ہوتا ہے۔ پھر
مُسکراتے ہوئے کہا

جب اسے ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک کمرے میں کرستی پر
”کیسا پیغام۔ اور کون ہیں آپ؟“۔۔۔ ڈک نے ہونٹ چیاتے بیٹھا ہوا پایا۔ اس کا جسم راذز میں جکڑا ہوا تھا۔ ساتھ والی کرسی
میں اینی بھی اسی طرح راذز میں جکڑی ہوئی موجود تھی البتہ اس کی
ہوئے کہا۔

”ہم اپنا تعارف تو بعد میں کرائیں گے فی الحال آپ پیغام گردن ڈھلنی ہوئی تھی۔ ڈک نے دیکھا کہ اس کی کلامی سے گھٹری اور
وصول کر لیں“۔۔۔ اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیروں میں موجود ہوتے بھی غائب تھے۔

جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے جیسے ہی اس کا ہاتھ باہر آیا ڈک اور ”اس کا مطلب ہے کہ ہم کسی سرکاری ایجنسی کی تحویل میں ہیں اینی دونوں اچھل پڑے۔ کیونکہ اس آدمی کے ہاتھ میں وہ مخصوص کیونکہ اس طرح کی تلاشی وہی لے سکتے ہیں“۔۔۔ ڈک نے پیش میں موجود تھا جس سے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی جاتی بڑھاتے ہوئے کہا اسی لمحے اینی نے آنکھیں کھول دیں۔
”یہ ہم ہیں کہاں۔ ہم تو ساحل سمندر پر تھے“۔۔۔ اینی نے کہا۔

”ہم اس وقت پاکیشیا کی کسی سرکاری ایجنسی کی تحویل میں اس وقت میری تحویل میں ہیں۔ آپ دونوں سیگر کے بڑے نامور ہیں۔ میری گھڑی اور جوتے بھی غائب ہیں“۔۔۔ ذکر نے کہا۔ ایجنت ہیں لیکن میرے خیال کے مطابق آپ دنیا کے سب سے احمد ”لیکن کیوں۔ ہم نے کیا جرم کیا ہے۔ ہم تو یہاں ہیں کہ جب آپ کی حکومت نے سرسلطان کو ہلاک کرنے کا مشن چھیاں گزارنے آئے ہیں“۔۔۔ اینی نے کہا۔ واپس لے لیا آپ دوبارہ تجھی طور پر انہیں ہلاک کرنے یہاں آگئے ”اب یہ تو وہی بتائیں گے کہ ہم نے کیا جرم کیا ہے“۔۔۔ ذکر اور پھر مزید یہ حماقت کی کہ آپ اسی ہوٹل میں آ کر ٹھہرے جہاں نے کہا۔ پہلے ٹھہرے ہوئے تھے۔ میں چاہتا تو آپ کو ہوٹل کے کمرے سے ہی انوا کر سکتا تھا لیکن مجھے معلوم تھا کہ آپ کے چیف نے بلیک برن کو ”اب کیا کرتا ہے“۔۔۔ اینی نے کہا۔

”کچھ نہیں۔ کوئی آئے گا تو اس سے بات ہوگی“۔۔۔ ذکر نے آپ کی نگرانی کا مشن سونپا ہے۔ اور بلیک برن نے چار آدمی یہاں جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ اینی کوئی بات کرتی اچانک کٹک کی تجھے ہیں اس لیے مجبوراً آپ کو کھلی جگہ سے انوا کرنا پڑتا کہ یہ لوگ آوازنائی دی۔ یہ آواز اور پرچھت سے آئی تھی اور وہ دونوں چھت کی سامنے آ سکیں۔ آپ دونوں نے پیش ہستال میں گھس کر سیکر ٹری طرف دیکھنے لگے۔

”مسٹر ذکر اور مس اینی۔ میرا نام علی عمران ہے اور آپ دونوں ایک تر اس حملے میں ہلاک ہو گئے اس لئے اس وقت آپ تین

افراد کے تناول ہیں اور اب آپ کو ان ہلاکتوں کا پورا پورا حساب دینا پہلے ایک نوجوان تھا جو خالی ہاتھ تھا۔

ہوگا۔ میں نے پہلے آپ کی فوری پلاکت کا حکم دے دیا تھا لیکن پھر ”تو تم بیان نہیں دینا چاہتے“۔۔۔ اس خالی ہاتھ نوجوان نے میں نے اپناروں بدل دیا۔ میں آپ کو ایک جانس دینا چاہتا ہوں۔ کہا۔

ویسے بلیک برلن کے چاروں آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ اگر آپ موت سے بچنا چاہتے ہیں تو اس کا ایک طریقہ ہے کہ آپ تحریری طور نے جواب دیا۔

پر بیان دیں کہ حکومت ایکریمیا کی ایما پر آپ نے سر سلطان پر ”اوکے۔ پھر بیان اب قبر میں جا کر دینا“۔۔۔ اس نوجوان نے تھاتلانہ حملہ کیا تھا۔ پونے والے نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔ کہا۔

”ماشر کیا نہیں گولیوں سے مارنا ضروری ہے“۔۔۔ اس قوی

”یہ جھوٹ ہے۔ الزام ہے۔ ہم نے کوئی تھاتلانہ حملہ نہیں کیا“۔ ہیکل نے نوجوان سے کہا۔

ڈک نے جواب دیا تو کنک کی آواز دوبارہ اکھری اور پھر خاموشی ”ہاں یہ بہت مشہور اور پیش ایجنت ہیں اس لیے میں نہیں چاہتا کہ ان کی موت عام ہی ہو“۔۔۔ اس نوجوان نے مڑ کر کہا۔ ایک دیوبیکل جوشی ہاتھ میں مشین گن انھائے اندر واخیل ہوا۔ اس سے ”کیا تمہارا نام علی عمران ہے“۔۔۔ ڈک نے کہا۔

”ہاں“۔۔۔ عمران نے مرگ کر کھا۔ وہ رک گیا تھا۔

”تمہارا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے ہے؟“۔۔۔ ڈک نے

بھی سمجھتا تھا کہ دولت ہی دنیا میں سب کچھ ہے لیکن یہاں آ کر مجھے

پوچھا۔

”میں فری لانسر ہوں۔ البتہ سیکرٹ سروس کے لیے کام کرتا

بھی خیال ہی ہے کہ دولت سے سب کچھ خریدا جا سکتا ہے۔ مسٹر ڈک

ہوں۔ تمہارا چیف بروک مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔ تم فکرنا کرو اور مس اینی ویری سوری“۔۔۔ اس قوی ہیکل نے کہا اور اس کے

میں تمہاری موت کی اطلاع دے دوں گا اور اسے یہ بھی بتا دوں گا کہ

ساتھ ہی اس کی مشین گن نے شلنے اگلے اور ڈک کو یوں محسوس ہوا

تمہیں خود کشی کرنے کی ضرورت نہیں رہی تھی“۔۔۔ عمران نے کہا اور

جیسے اس کے جس میں گرم سلاخیں اترنی چلی گئی ہوں۔ اس نے چیختنے

تیزی سے مرگ روادنے سے باہر چلا گیا۔

اور مشین گن سیدھی کر لی۔

”رک جاؤ۔ تم چلتی دولت کہو میں تمہیں دے سکتا ہوں“۔۔۔ ڈک

نے کہا تو وہ قوی ہیکل بے اختیار پس پڑا۔

”میں ایکری ہوں اور ماسٹر کے پاس آنے سے پہلے میں بھی

”تمہارا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے ہے؟“۔۔۔ ڈک نے

بھی سمجھتا تھا کہ دولت ہی دنیا میں سب کچھ ہے لیکن یہاں آ کر مجھے

احساس ہوا کہ دولت تو حقیر چیز ہے۔ تم بھی ایکری ہو اس لیے تمہارا

”میں فری لانسر ہوں۔ البتہ سیکرٹ سروس کے لیے کام کرتا

بھی خیال ہی ہے کہ دولت سے سب کچھ خریدا جا سکتا ہے۔ مسٹر ڈک

ہوں۔ تمہارا چیف بروک مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔ تم فکرنا کرو اور مس اینی ویری سوری“۔۔۔ اس قوی ہیکل نے کہا اور اس کے

میں تمہاری موت کی اطلاع دے دوں گا اور اسے یہ بھی بتا دوں گا کہ

ساتھ ہی اس کی مشین گن نے شلنے اگلے اور ڈک کو یوں محسوس ہوا

تمہیں خود کشی کرنے کی ضرورت نہیں رہی تھی“۔۔۔ عمران نے کہا اور

جیسے اس کے جس میں گرم سلاخیں اترنی چلی گئی ہوں۔ اس نے چیختنے

تیزی سے مرگ روادنے سے باہر چلا گیا۔

”اب مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ“۔۔۔ اس قوی ہیکل نے کہا ذہن پر موت کا سیاہ پروہ پھیلتا چلا گیا۔

اور مشین گن سیدھی کر لی۔

”رک جاؤ۔ تم چلتی دولت کہو میں تمہیں دے سکتا ہوں“۔۔۔ ڈک

نے کہا تو وہ قوی ہیکل بے اختیار پس پڑا۔

scan by sohail

”لیں“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”چیف بروک سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ نمائندہ خصوصی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس“۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”ہولڈ آن کریں“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو“۔۔۔ چند لمحوں بعد سیکرٹ کے چیف بروک کی آواز سنائی دی۔

عمران داش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیر و ”مسٹر بروک۔ میرا نام علی عمران ہے۔ اور میں چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نمائندہ خصوصی ہوں۔ چیف آف پاکیشیا مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

”بینھو“۔۔۔ عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود اپنی تخصوص سیکرٹ سروس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو کال کر کے بتاؤں کہ گرسی پر بینھ گیا۔ اس نے فون کار پیسیور اٹھایا اور تمہر ڈائل کرنے آپ کے دو ایجنت ڈک اور ایمنی نے پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان پر قاتلانہ حملہ کیا تھا جس میں دو ڈاکٹر اور ایک نر شروع کر دیئے۔

ہلاک ہو گئی تھی۔ اس کے فوراً بعد یہ دونوں والپس چلے گئے تھے لیکن ریسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

پھر یہ دونوں والپس آئے اور انہوں نے ایک بار پھر سر سلطان پر حملہ ”رانا ہاؤس“۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی کرنے کی کوشش کی اور اس کوشش میں وہ دونوں ہلاک ہو چکے ہیں دی۔

اور ان کی لاشیں برتی بھٹی میں ڈالوادی گئی ہیں اور چیف آف پاکیشیا ”عمران بول رہا ہوں سر سلطان کو میری طرف سے کہہ دو کہ اب سیکرٹ سروس نے مجھے یہ بھی کہا ہے کہ آپ کو پیغام دے دوں کہ خطرہ ختم ہو چکا ہے اور تم انہیں جا کر ان کی رہائش گاہ پر چھوڑ آئندہ اگر سیکرٹ کے کسی ایجنت نے پاکیشیا کا رخ کیا تو پھر نہ صرف وہ آؤ۔“ عمران نے کہا۔

ایجنت بلکہ آپ کی پوری تنظیم کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔“ عمران نے ”لیں باس“۔ جوزف نے جواب دیا اور عمران نے ریسیور انہائی سرد لیجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رکھ دیا۔

”اب آپ کا گیا پروگرام ہے۔“ بلیک زیرونے پوچھا۔ ریسیور رکھ دیا۔

”سر سلطان کو تو والپس بھجوادیں۔“ بلیک زیرونے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔ ”نی الحال تو کوئی پروگرام نہیں ہے۔ جب ایکشن ہوں گے تو دیکھا جائے گا۔“ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک

”ارے ہاں۔“ عمران نے چونک کر کہا اور ایک بار پھر زیرونے اثبات میں سر ہلا دیا اور کمرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”کچھ دنوں تک سرسلطان کی رہائش گاہ اور اگر وہ آفس جائے تو
ان کے آفس کی گنگرانی کرتے رہنا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ بروک انقاومی
کارروائی پر آتے۔۔۔ عمران نے بلیک زیر وہ سے کہا اور بلیک
زیر وہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہیروئنی
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سیاہ رنگ کی کارا یکریمین دارالحکومت کی ایک مصروف سڑک پر
دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عقبی سیٹ پر یگر کا چیف
بروک بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اس
نے گود میں سرخ رنگ کا بر لیف کیس رکھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار
ایک چار منزلہ عمارت کے میں گیٹ میں داخل ہوئی اور عمارت کے

میں دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔ باور دی ڈرائیور نے یہ پہلے اتر میز اور اس کے گرد چھپ کر سیال موجود تھیں جن میں سے چار پر تھیں۔ کر عقیقی سیٹ کا دروازہ کھلا تو بروک کا راستے باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھ بروک کے اندر داخل ہوتے ہی اس کے عقب میں دروازہ خود بخود میں بریف کیس موجود تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا میں گیٹ میں داخل بند ہو گیا۔ بروک خاموشی سے جا کر ایک خالی سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس ہوا اور پھر ایک خصوصی لفت کے ذریعے چوتھی منزل پر پہنچا جہاں نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس سائیڈ پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد راہداری میں مسلح باور دی مخالفت موجود تھے۔ بروک تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کا اندر ونی دروازہ کھلا اور ایک بیمیا کے چیف سیکرٹری سر آ گے بڑھتا چلا گیا پھر راہداری کے آخر میں ایک بند دروازے کے سامنے اندر داخل ہوئے اور بروک سمیت کریبوں پر موجود باتی افراد سامنے جا کر وہ رک گیا۔ اس نے جیب میں سے ایک چھوٹا سا سرخ بھی انٹھ کھڑے ہوئے۔

رنگ کا کارڈ نکالا۔ دروازے میں بنے ہوئے ایک باریک سے ”تشریف رکھیں“۔ سر سامنے نے دھیمے لیکن بھاری لجھے سوراخ میں اسے ڈال کر اندر دبادیا۔ کارڈ اس سوراخ میں غائب ہو میں کہا اور ایک طرف موجود خالی کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھتے ہی گیا۔ چند لمحوں بعد دروازے کے اوپر جلنے والا سرخ رنگ کا بلب سینر بروک سمیت سب افراد بیٹھ گئے۔

ہو گیا اور اس کیسا تھا ہی دروازہ خود بخود کھل گیا اور بروک اندر داخل ”اس ہنگامی اور خصوصی میٹنگ کاں کرنے کی اصل وجہ یہ تھی کہ ہو گیا۔ یہ ایک بڑا ہاں کمرہ تھا جس کے درمیان ایک بیضوی شکل میں ٹریئی کے صدر کے سلسلے میں کوئی نہ ہوں لا جعل اختیار کیا جائے لیکن

اب صورت حال بدل گئی ہے۔۔۔ چیف سیکرٹری نے کہا تو برود ک ختم کر کے ثنی پلانگ منظور کی گئی کہ جو ممالک مشکوک ہوں گے ان کے نمائندوں کو انہوں کیا جائے گا لیکن صورتحال ایسی ہو گئی کہ حکومت سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا ہوا ہے سر؟۔۔۔ ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک سرکاری ایکریمیا کو یہ تجویز بھی رکرنا پڑی اور اس سلسلے میں یہ میٹنگ کال کی اجنبی کے چیف نے چونک کر پوچھا۔

”آپ سب کو معلوم ہے کہ ٹریئی کی صدارت کے لیے ایکریمیا دیر پہلے ایک اہم اطلاع ملی ہے کہ اقوام متحده کے جزل سیکرٹری کی اور آر ان کے درمیان مقابلہ ہو رہا تھا۔ ہم نے پہلے سیگر کے چیف صدارت میں ٹریئی کے تمام نمبروں کی خصوصی میٹنگ ہوئی ہے جس مسٹر برود کی تجویز پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا تھا کہ آر ان کے نمائندے میں ایکریمیا بھی شامل تھا اور آر ان بھی۔ وہاں اس کٹکش پر غور ہوا کو انہوں کر کے اس کی جگہ اپنا آدمی ڈال دیا جائے لیکن سیگر سے ہی یہ ہے اور اس کے بعد کثرت رائے سے وہاں ایک فیصلہ کیا گیا ہے جس پلانگ لیک آؤت ہو گئی اور آر ان حکومت کو اس کا علم ہو گیا جس پر حکومت ایکریمیا نے بھی منظور کر لیا ہے کہ ایکریمیا اور آر ان دونوں آر ان حکومت نے اقوام متحده کے جزل سیکرٹری کو تحریری شکایت کر کی جائے کسی تیرے ملک کو بلا مقابلہ ٹریئی کا صدر بنادیا جائے اور دی اور حکومت ایکریمیا کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ اس طرح پھر جنوب مغربی افریقی ملک کامرون کے نمائندے کو منتخب کر لیا گیا ایکریمیا کو ہیں الاقوامی سٹھ پر انتہائی سکلی اٹھائی پڑی جس پر وہ پلانگ اس لیے اب یہ سارا سلسلہ ثتم ہو گیا ہے۔۔۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

”لیکن کامرون تو مسلم ملک ہے۔۔۔ بروک نے انتہائی حیرت ہوئے اور پھر چیف سیکرٹری اندر ورنی دروازے کی طرف بڑھ گئے بھرے لبجے میں کہا۔

”ہاں۔۔۔ لیکن وہ درپردا ایکریمیا کو اس پر مکمل اعتماد ہے کیونکہ اس سے وہ اندر داخل ہوئے تھے۔ بروک سب سے آخر میں باہر آیا اور کی مکمل معیشت ایکریمیں ماہرین کے کنشروں میں ہے اس لیے پھر ایک راہداری میں گھوم کر ایک کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے کا کامرون تو صرف نام کا صدر ہو گا عملی طور پر صدارت ایکریمیا کے دروازہ بند کر کے اس نے دروازے کے ساتھ ہی موجود سونچ پینل پر پاس ہی رہے گی۔۔۔ چیف سیکرٹری نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ معاملات اندر ورنی طور پر طے ہو گئے لمحوں بعد جب کمرے کی حرکت رکی تو سامنے ایک دروازہ تھا۔۔۔ بروک دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آگیا اور پھر راہداری کے ہیں۔ اب اس سلسلے میں مزید پیش رفت کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ ایک دروازے پر پہنچ کر رک گیا۔ اس نے دروازے پر آہستہ سے ایک اور ممبر نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ میلنگ برخاست کی جاتی ہے۔۔۔ مسٹر بروک آپ میرے دستک دی۔

”افس میں آئیں گے۔۔۔ چیف سیکرٹری نے کہا اور اٹھ کھڑے ”لیں کم ان“۔۔۔ اندر سے چیف سیکرٹری کی آواز سنائی دی اور ہوئے۔ ان کے کھڑے ہوتے ہی بروک سمیت سب اٹھ کھڑے بروک دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ ففتر کے انداز میں سجا یا

گیا تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے چیف سینکرٹری بیٹھے ہوئے تھے۔

”بیٹھو بروک“۔۔۔ چیف سینکرٹری نے نرم لمحے میں کہا اور

”ہمارے ہر ایجنسی میں کارکردگی سے بخوبی واقف رہے۔ تمہاری ایجنسی میں

بروک سر بلاتا ہوا میز کی دوسری طرف موجود کرتی پر بیٹھ گیا۔ اس نے

بھی ہمارے آدمی موجود ہیں۔ انہوں نے اطلاع دی ہے کہ عمران

باتھ میں پکڑے ہوئے سرخ رنگ کے بریف کیس کو کرسی کے ساتھ

نے تمہیں باقاعدہ کال کر کے اطلاع دی ہے“۔۔۔ چیف سینکرٹری

لگا کر تھے رکھ دیا۔

”ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تمہارے دو اہم ایجنسٹ ڈک اور ایتی کو

پا کیشیا سکرٹ سروس کے چیف نے موت کی سزا دے دی ہے۔“

”حکومت کو ایسی اطلاع پر بے حد فسوس ہوا ہے۔ بے حد صدمہ

چیف سینکرٹری نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

”لیں سر“۔۔۔ بروک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ ہمیں یہ اطلاع کن ذرائع سے ملی ایکریمیا نے وہ منصوبہ ہی ختم کر دیا تھا اس لحاظ سے تو ان کے ساتھ جو

بھی ہوتا حکومت کو اس کی پرواہ نہ تھی لیکن بہر حال وہ ایکریمیا کے

ایجنسٹ تھے اور ان کے اس انداز میں ہلاکت ایکریمیا کے منہ پر تھپڑ

ہے۔۔۔ چیف سینکرٹری نے کہا۔

”لوسر“۔۔۔ بروک نے جواب دیا۔

”ہمارے ہر ایجنسی میں خاص آدمی موجود ہیں تاکہ حکومت

”لیں سر“۔۔۔ بروک نے مختصر سامراج واب دیتے ہوئے کہا۔

”حکومت کو ایسی اطلاع پر بے حد فسوس ہوا ہے۔ بے حد صدمہ

چیف سینکرٹری نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

”لیں سر“۔۔۔ بروک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ ہمیں یہ اطلاع کن ذرائع سے ملی ایکریمیا نے وہ منصوبہ ہی ختم کر دیا تھا اس لحاظ سے تو ان کے ساتھ جو

بھی ہوتا حکومت کو اس کی پرواہ نہ تھی لیکن بہر حال وہ ایکریمیا کے

ایجنسٹ تھے اور ان کے اس انداز میں ہلاکت ایکریمیا کے منہ پر تھپڑ

ہے۔۔۔ چیف سینکرٹری نے کہا۔

”لوسر“۔۔۔ بروک نے جواب دیا۔

مارنے کے مترادف ہے اس لیے حکومت ایکریمیا نے اس کا انقام ”لیکن حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ صرف ایک آدمی کو قتل لینے اور پاکیشیا کو اس کی سزا دینے کا فیصلہ کیا ہے“۔۔۔ چیف سیکرٹری کرنے کا مشن بھیجننا ایکریمیا کی پرستیج کے خلاف ہے۔ اس لیے اس کے ساتھ ساتھ کوئی ایسا مشن بھی رکھا جائے جس کے کامل ہونے سے نہ کہا تو بروک کا چہرہ چمک اٹھا۔

”لیں سر“۔۔۔ بروک نے اس بار مسرت بھرے لبھے میں کہا۔ ایکریمیا کو فائدہ ہو۔ چنانچہ بہت غور و فکر کے بعد یہ طے ہوا کہ پاکیشیا ”میں نے پاکیشیا سے معلومات حاصل کیں۔ مجھے جو اطلاعات میں سائنس دان اپنے طور پر ایٹھی رہی ایکٹر تیار کر رہے ہیں۔ یہ ایٹھی ملی ہیں ان کے مطابق یہ ساری کارروائی علی عمران کی ہے۔ علی عمران رہی ایکٹر اس قدر جدید ہے کہ یہ تیار ہو گیا تو پاکیشیا ایکریمیا اور اس سے ہم نے پہلے بھی بہت سے حسابات بے باق کرنے ہیں اس لیے کے دوستوں کے ہاتھوں معاشری طور پر جس انداز میں پختہ ہوا ہے وہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ عمران کی ہلاکت کا خصوصی مشن بنایا جائے اور اس سے نکل جائے گا۔ اس ایٹھی رہی ایکٹر کی تیاری میں اصل باتھ اس شخص سے اس دنیا کو ہمیشہ کے لیے پاک کر دیا جائے“۔۔۔ چیف ایک پاکیشیائی سائنس دان مر عبید اللہ کا ہے اس لیے حکومت نے فیصلہ سیکرٹری نے کہا۔

”لیں سر۔ واقعی یہ انتہائی خطرناک ہو چکا ہے“۔۔۔ بروک نے خاتمه کر دیا جائے۔۔۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔ جواب دیا۔ ”لیں سر“۔۔۔ بروک نے جواب دیا۔

”اس سلسلے میں جو اتحاد عمل طے کیا گیا ہے وہ اس طرح ہے کہ سیکرٹری نے کہا۔

”لیں سر۔ کیوں غمیں سر“۔۔۔ بروک نے جواب دیا۔

آئندہ ہفتے یورپ کے ایک ملک مارکینہ میں اس موضوع پر ایک بیان الاقوامی سائنس کانفرنس سر عبداللہ کی زیر صدارت منعقد ہو رہی ہے۔

”اعلیٰ حکام کا کہتا ہے کہ اس سلسلے میں ریڈ ایجنسی کو حرکت میں لا یا حکومت پا کیشیا کو خفیہ طور پر اطلاع پہنچوادی جائے کہ وہاں سر عبداللہ جائے لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم ان کے خلاف کام کر کے ان سے پرتا نالا حملہ ہو سکتا ہے اس لیے وہاں کی حفاظت کا معمول بندوبست ڈک اور اینی کا انتقام لو“۔۔۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

”سیکرٹری آپ کے اعتقاد پر پورا اترے گی“۔۔۔ بروک نے کہا۔

کر دے۔ ظاہر ہے حکومت اس سلسلے میں لا محالہ پا کیشیا سیکرٹ سروں کی خدمات حاصل کرے گی اور یہی عمران اس شیم کا لیڈر ہو گا۔

”تو پھر سنو۔ پا کیشیا سے مارکینہ تک تم ٹرانی کرو اگر تم انہیں راست پھر پا کیشیا سے جیسے ہی ان کا خصوصی طیارہ ہوا میں پرواز کرے ان پر میں ہاک کرتے میں کامیاب ہو گئے تو ٹھیک اور اگر یہ زندہ سلامت حملوں کا آغاز کر دیا جائے اور مشن کو جس طرح بھی ممکن ہو کمل کیا مارکینہ پہنچ گئے تو پھر وہاں ریڈ ایجنسی ان کے خلاف کام کرے گی۔

پلانگ کرنے کے لیے تم آزاد ہو گئے“۔۔۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

”ٹھیک ہے سر۔ ہم انہیں راستے میں ہی گرائیں گے“۔۔۔ بروک

”کیا تمہاری ایجنسی اس سلسلے میں کام کر سکے گی“۔۔۔ چیف

”لیں سر“۔۔۔ بروک نے کہا۔

نے بڑے اعتقاد بھرے لبجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی

بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بچ آئی اور چیف سیکرٹری ہی ملک بن جائے جائیں گے۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں“۔۔۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

”کامرون سے رابرٹ بات کرنا چاہتا ہے“۔۔۔ دوسری معاملے کے خلاف تھی اور ہم نے کامرون پر واضح کر دیا تھا کہ ہم طرف سے ایک نسوانی آوازنائی دی۔

”بات کرو“۔۔۔ چیف سیکرٹری نے چونک کر کہا۔

”بیلوسر۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں“۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک ہیں۔۔۔ چیف سیکرٹری نے انتہائی غصیلے لبجے میں کہا۔

مردانہ آوازنائی دی۔

”ہاں۔ کیا پورٹ ہے۔ کیوں براہ راست کال کی ہے“۔۔۔ چیف سیکرٹری نتائی ہوتا ہے اور کامرون کے صدر نے اپنا ووٹ ایکریمیا کے خلاف کاٹ کر دیا ہے اس طرح معاملہ کی مطلوبی دے دی گئی۔۔۔ رابرٹ سیکرٹری نے قدرے غصیلے لبجے میں کہا۔

”سرٹری کی پہلی مینگ میں پرولٹا اور بانا کے درمیان ہونے نے جواب دیا۔

والے معاملے کی مطلوبی دے دی گئی ہے۔ اب پرولٹا اور بانا ایک ”ویری سیڈ۔ ریٹلی ویری سیڈ۔ اس کا تو مطلب ہوا کہ ہمارے

خلاف خوفناک سازش ہوئی ہے حالانکہ کامرون کے صدر نے حلف کیا اور ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر رابرٹ کی رپورٹ بتا دی۔ دیا تھا کہ کامرون ایکریمیا کے خلاف نہیں جائے گا۔ یہ تو معاملہ ہی الہا ہو گیا۔ اب تو وہ پانچ سال تک صدر رہے گا اور پانچ سالوں میں تو کامیاب ہو گئے ہیں۔ ۔۔۔ بروک نے پریشان سے لجھے میں کیا۔ ایکریمیا کے مفادِ احتیاط تباہ ہو کر رہ جائیں گے۔ ۔۔۔ چیف سیکرٹری نے کہا اور فون کاریسیور اٹھا کر اس نے کہا۔

”لیں سر۔ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔“ رابرٹ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس سلطے میں کیا کیا جا سکتا ہے۔“ ۔۔۔ چیف سیکرٹری نے کہا اور ریسیور کریڈل پر ٹھنڈا دیا۔

”کیا ہوا مر۔“ ۔۔۔ بروک نے کہا کیونکہ دوسری طرف سے آنے والی آواز اس تک نہ پہنچ رہی تھی۔

”تمام معاملہ اٹ گیا۔ دیری سیڈ۔ یہ تو ہمیں انتہائی خوفناک تیس سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو چیف سیکرٹری نے شکست ہوئی ہے۔“ ۔۔۔ چیف سیکرٹری نے اسی طرح عنصیلے لجھے میں ریسیور اٹھا لیا۔

”لیں“۔۔۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

”کامرون کے پرائم نسٹر جتاب کو ماڈا لائیں پر موجود ہیں کر دیا جائے“۔ چیف سیکرٹری نے انتہائی غصیلے لمحے اور تحکماں لمحے میں کہا۔ ”سر“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”بیلو۔ میں سائنس بول رہا ہوں“۔۔۔ چیف سیکرٹری نے صرد لمحے میں کہا اور بروک بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ حکومت کامرون کی ایسا پرنسپل ہوا بلکہ اس میں کامرون کے چیف پسمندہ ملکوں کے صدر اور وزیر اعظموں کے ساتھ ایکریں افسر کیا سیکرٹری سرگشا کا کام ہاتھ ہے۔ پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان نے انہیں مجبور کر دیا تھا۔ بہر حال آئندہ آپ کوشکایت نہ سلوک کرتے ہیں۔

”کو ماڈا بول رہا ہوں۔ خیریت“۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”کیا سرگشا کا آپ تے اور صدر تے بھی زیاد و طاقتور ہیں۔

”مسٹر کو ماڈا۔ آپ نے اور آپ کے صدر نے حلف دیا تھا کہ آپ نے اس کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے“۔۔۔ چیف سیکرٹری نے ٹرینی میں کامرون کا ایک نمائندہ ایکریمیا کے منادات کا خیال رکھے کہا۔

”سرہم نے اس پونک پر غور کیا ہے اور ہمیں جو معلومات ملی ہیں

گا لیکن پہلے معاملہ میں ہی اس نے ایکریمیا کے مخالف گروپ کو

ان کے مطابق یہ سارا کھیل حکومت پا کیشیا کھیل رہی ہے۔ کامرون دیتے ہوئے کہا۔

کی حزب اختلاف کے لیڈر جناب تمala کی پشت پر حکومت پا کیشیا ہے

”تمala کا نائب سینگا ن تو ایکریمیا کا آدمی ہے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا
اور انہوں نے چمکی دی ہے کہ اگر حکومت نے سرگٹھا کا کے خلاف

کہ تمala کوراتے سے ہٹا دیا جائے۔“۔۔۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

”هم ایسا نہیں کر سکتے۔“۔۔۔ کوہاڑا نے جواب دیا۔

کوئی ایکشن لیا تو ملک میں انقلاب آ جائے گا اور حکومت جناب تمala

کے پرد کر دی جائے گی اور آپ جانتے ہیں کہ جناب تمala کی تمام

”اوہ۔ تھیک ہے۔ آپ اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ گذبائی۔“۔۔۔

ہمدردیاں کھل کر مسلم ممالک کے ساتھ ہیں۔“۔۔۔ کوہاڑا نے جواب چیف سیکرٹری نے کہا اور رسور کھد دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اس تمala کوراتے سے ہٹانا ہی پڑے گا۔“

”اوہ۔ پھر تو آئندہ بھی وہی کچھ ہو گا جواب ہوا ہے۔“۔۔۔ چیف او کے۔ تم جاؤ بروک۔ مجھے اس سلسلے میں اعلیٰ حکام سے بات کرنا ہو

سیکرٹری نے کہا۔

”هم کوشش کر رہے ہیں کہ جناب تمala سے اس بارے میں مفید نہ کہا۔“

”جناب اگر آپ اس سلسلے میں سیگر کو آزمائیں تو یہ کام ہمارے

یقین ہے کہ وہ ہماری بات تایم کر لیں گے۔“۔۔۔ کوہاڑا نے جواب لیے انتہائی آسان ہے۔“۔۔۔ بروک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

scan

by

sohail

”ٹھیک ہے۔ ہم دیکھیں گے۔۔۔“ چیف سینکرٹری نے جواب دیا تو بروک سلام کر کے مڑا اور پیرومنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
بریف کیس اس کے ہاتھ میں تھا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی صوفے پر بیٹھے ہوئے عمران نے ہاتھ پڑھا کر ریسیور اٹھایا۔
”حیر پر تفصیر۔ بندہ ناداں علی عمران ایم ایس سی۔ وہی ایس سی (آکسن) بدہان خود بلکہ بزبان خود بول رہا ہے۔۔۔“ عمران نے ریسیور اٹھاتے ہی اپنا کمپل تعارف کرتے ہوئے کہا۔

”میرے آفس آ جاؤ۔ اور اسی وقت“۔۔۔ دوسری طرف سے طور پر بلا یا ہے تاکہ میرے اعزاز میں وہی پارٹی دے سکیں اس لیے تو سر سلطان کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم میں نے تمہیں بلا یا تھا کہ تمہیں کہہ سکوں کہ تم بیٹھے گرم پانی پینتے رہو۔ ہو گیا۔

”سلیمان۔ چنان آغا سلیمان پاشا صاحب“۔۔۔ عمران نے دیتے ہوئے کہا۔

”سر سلطان جب سے ہپتاں کا دورہ کر کے آئے ہیں انہوں نے ریسیور کھکھل کر اونچی آواز میں کہا۔

”دنی الحال مزید چائے نہیں مل سکتی کیونکہ چائے کی پتی ختم ہو گئی چائے پینا اور پلوانا چھوڑ دیا ہے۔ آپ بے شک وہاں کا چکر لگا ہے اور انہی اس نے درآمد ہونا ہے پھر پہنچت ہو گئی اس کے بعد میں آئیں“۔۔۔ سلیمان بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔

ڈیلر کے پاس پہنچے گئی وہاں سے سب ڈیلروں کے پس اور پھر سب ”ارے۔ وہ۔ یہ تو واقعی مسئلہ بن گیا۔ اچھا دیکھو کیا ہوتا

ڈیلر سے دکان پر اور دکان سے میں اسے خرید کر لا دیں گا پھر چائے مل ہے“۔۔۔ عمران نے منہ بنا تے ہوئے کہا اور کہتی سے اٹھ کر وہ

سکے گی“۔۔۔ سلیمان نے کچن میں سے ہی تقریر کرتے ہوئے ڈرینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ ڈرینگ روم

جواب دیا۔ سے باہر آیا تو کمرے میں سلیمان موجود تھا۔

”ارے تم بیٹھے روتے رہو چائے کو۔ مجھے سر سلطان نے خصوصی ”کیا ہوا۔ خیریت جو تم اپنی سلطنت چھوڑ کر علاقہ غیر میں آنے

پر مجبور ہوئے ہو۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔“ سلیمان نے جواب دیا۔

انتہائی سنجیدہ لبجے میں کہا۔

”اتھی طویل رخصت بھی نہیں چاہیے صرف ایک سال کے بعثیر چائے کے میرے لیے ضروری اور غیر ضروری سب برابر ہے۔“ سلیمان نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر یک لخت سنجیدگی ہو جاتے ہیں۔ عمران نے متہ بناتے ہوئے کہا۔

”اسی سلسلے میں بات کرنی تھی۔“ سلیمان نے اسی طرح ”مطلوب ہے کہ تم ریٹائر ہونا چاہتے ہو۔ لیکن تمہیں معلوم ہے کہ جو وقت سے پہلے ریٹائر ہوتا ہے اسے کچھ نہیں ملا کرتا۔“ عمران سنجیدہ لبجے میں کہا۔

”اچھا کوئی بات۔ ذرا جلدی گروور نہ سر سلطان ناراض ہو نے کہا۔

جاںیں گے اور وہاں بھی چائے یا کافی کا سکوپ ختم ہو جائے گا۔“ ”میں ریٹائر نہیں ہو رہا۔ رخصت طلب کر رہا ہوں۔“ سلیمان عمران نے متہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”صاحب۔ مجھے طویل رخصت چاہیے۔“ سلیمان نے کہا تو ”رخصت گزارنے کیاں جاؤ گے۔“ عمران نے پوچھا۔

”نی الحال تو جزیزہ ہوائی جانے کا پروگرام ہے۔“ سلیمان عمران بے اختیار چونک پڑا۔

نے بڑے معصوم سے لجھے میں کہا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے
کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔

”آکیلانہیں جا رہا۔ بس اب کیا بتاؤں؟“۔۔۔ سلیمان نے جھوٹکھتے
ہوئے کہا تو عمران جو اس دوران دروازے کے قریب پہنچ چکا تھا

”اوہ۔ بڑی اوپنجی پرواز ہے۔ گذ۔ آخرتم میرے ساتھی ہو کسی
تیزی سے مڑا تو سلیمان نے شرماتے ہوئے منہ یچے کر لیا۔

سینئھ کے تو نہیں ہو گکہ رخصت گزار نے کسی دیران علاقے میں جا کر
”کیا۔ کیا مطلب۔ کھل کر بتاؤ کیا چکر ہے۔ کسی ہمسائے کی
ڈیریہ جما لو۔ ٹھیک ہے میں سر سلطان سے مل کر واپس آتا ہوں پھر بیٹھ
باور چن سے تو جزیرہ ہوائی کی سیر کا وعدہ نہیں کر لیا“۔۔۔ عمران نے
کر پروگرام بنائیں گے“۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کہا تو سلیمان نے بے اختیار بر اسما منہ بنا لیا۔

”آپ ہر ایک کو اپنے جیسا کیوں سمجھ لیتے ہیں۔ بڑی بیگم صاحب
گیا۔

”پروگرام کا کیا مطلب صاحب۔ میں نے جانا ہے آپ نے کو معلوم ہے اور بس“۔۔۔ سلیمان نے کہا اور تیزی سے مڑ گیا اور
نہیں“۔۔۔ سلیمان نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

”عمران مسکراتا ہوا باہر آیا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے سر
اسکیلے جزیرہ ہوائی جانے سے تو بہتر ہے کہ تم یہیں بیٹھ کر دو“۔ سلطان کے آفس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

”السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ“۔۔۔ عمران نے مشہ
چار ہوائی قلعے بناؤ اور پھر ان کی سیر کرتے رہو“۔۔۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے
سر سلطان کے آفس میں داخل ہوتے ہوئے انتہائی خشوع و خضوع
بناتے ہوئے کہا۔

سے کہا۔

”پہلے تو آپ مسحائی مغلکوں کیس کہ آپ آج زندہ سلامت

”وعلیکم السلام۔ آؤ بیٹھو۔۔۔ سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا دربار آفس میں بیٹھے نظر آ رہے ہیں۔۔۔ عمران نے مسکراتے

اور عمران نے دیکھا کہ وہاں وہ افریقی بیٹھے ہوئے تھے جن کے ہوئے سرسلطان سے کہا۔

جسموں پر سوت تھے اور اپنے چہروں سے خاصے معزز آدمی دکھائی ”مسحائی بھی کھالیتا پہلے بات سن لو کہ ٹریٹی کے سلسلے میں جو
تازعہ ایکریمیا اور آر ان کے درمیان شروع ہو گیا تھا اور جس کی وجہ
دے رہے تھے۔

”یہ عمران ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کامنائنڈہ خصوصی سے مجھے پر تھاتا نہ حملہ ہوئے وہ طے پا چکا ہے اور دونوں
اور اس کے بارے میں آپ کو میں پہلے بتاچکا ہوں کہ یہ فضول باتیں امیدواروں کی بجائے کامرون کامنائنڈہ آئندہ پانچ سال کے لیے
گرنے کا عادی ہے اس لیے آپ نے اس کی باتوں کا برائیں منانا صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔۔۔ سرسلطان نے کہا تو عمران بے اختیار
اور عمران یہ کامرون کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری جناب بالڈے ہیں اچھل پڑا۔

اور یہ ان کے استمنٹ جنمبا لایہں۔۔۔ سرسلطان نے باہمی تعارف ”اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ کیا ایکریمیا نے اسے شایم کر لیا ہے۔۔۔

گرتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور ان دونوں مہمانوں کے درمیان عمران نے جیرت بھرے لبکھ میں کہا۔
رسی فقروں کا تادله ہوا۔

”ہاں۔ کیونکہ در پر دہ کامرون کے صدر اور پرائم منٹر نے حکومت

اکبر یمیا کو یہ حلف دے دیا تھا کہ کامروں کا نمائندہ اکبر یمیا کی
ہدایات کے مطابق ہی کام کرے گا۔۔۔ سرسلطان نے کہا تو عمران
ولٹا اور بانا پہلے ایک ہی تھے۔ لیکن پھر اکبر یمیا کی سازش کی وجہ سے
نے بے اختیار ہوت بچھتی لیے۔

”تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس بات کا آپس میں دوبارہ ملنا چاہتے تھے۔ اس سے پہلے بھی کئی بار ان دونوں
سب کو علم ہے اور سب کی رضامندی سے ہی ایسا ہوا ہے“۔ سرسلطان
ملکوں کے درمیان میجا ہونے کے معاهدے طے پائے لیکن ٹریئی نے
نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ اس سے کیا فائدہ مسلم ممالک
معاہدہ ہوا اور ٹریئی نے اسے منظور کر لیا اس طرح یہ دونوں ملک بھر
کو“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”فائدہ یہ ہوا کہ مسلم ممالک کا نمائندہ ٹریئی کا صدر منتخب ہو
پناہ ضرب پہنچی ہے اور مسلم ممالک مضبوط ہوئے ہیں“۔ سرسلطان
گیا۔۔۔ سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن جب وہ بے اختیار ہو گا تو پھر اس کے انتخاب سے مسلم
عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔
”لیکن اکبر یمیا کی مرثی کے بغیر یہ سب کیسے ہو گیا؟“۔۔۔
”مالک کو کیا ملے گا؟“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ایکریمیا کی مرضی کے خلاف ایسا ہوا ہے۔ ووٹنگ کے دوران ”کیسی سازش“۔ عمران نے کہا
ووٹ برابر ہو گئے جس کے بعد کامرون کے صدر نے اپنا ووٹ ”جناب آپ خود بتائیں“۔۔۔ سلطان نے باٹلے سے
معاہدے کے حق میں دے دیا اس طرح یہ بات سامنے آگئی کہ اب مخاطب ہو کر کہا۔
ثریئی ایکریمیا کے قبضے سے باہر آچکی ہے۔ اس پر ایکریمیا کے اعلیٰ ”کامرون ابھی قبائلی دور سے گزر رہا ہے۔ وہاں انتخاب بھی
حکام بے حد تین پا ہور ہے ہیں۔ اور انہوں نے صدر اور پرائم منستر سے قبائلی بیواد پر ہوتے ہیں اور حکومتی بھی قبائلی بیوادوں پر
احتجاج کیا ہے لیکن انہوں نے تمام بات سرگشا کا پر ڈال دی ہے۔ ہیں۔ وہاں تین طاقتوں قبیلے ہیں جن میں سے ایک قبیلے سے جناب
اور سرگشا کا کے قبیلے کا کامرون پر اس قدر کنٹرول ہے کہ ان پر براہ سرگشا کا کا اور دوسرے طاقتوں قبیلے سے حزب اختلاف کے لیڈر
راست ہاتھ نہیں ڈالا جاسکتا۔ اس پر ایکریمیا کے حکام نے ایک اور جناب تماں کا تعلق ہے اور تیسرا قبیلہ جناب صدر کا ہے اور پرائم منستر
سازش تیار کی ہے اور اسی سلسلے میں جناب باٹلے اور جہاں اشریف صاحب کی سیٹ صرف انتظامی ہے۔ جناب سرگشا کا کا قبیلہ جناب
لائے ہیں“۔۔۔ سلطان نے کہا تو عمران کے چہرے پر یک لخت سرگشا کا کی وجہ سے صدر کے قبیلے کے ساتھ ساتھ رہا تھا۔ اب
انہائی گہری سمجھیگی کے تاثرات ابھر آئے گیونکہ اب اسے معاملات ایکریمیا نے جناب تماں اسے جوڑ کر لیا اور اب سرگشا کا کوہاک
کرانا چاہتے ہیں تاکہ ان کا قبیلہ صدر کی بجائے جناب تماں میں کی نزاکت کا اپنی طرح احساس ہو گیا تھا۔

جائے۔ اس طرح جناب تمala کا مردوان کے صدر بن جائیں گے اور تک ان کی حفاظت ہو جائے تو پھر انہیں ہلاک کرنے کا ایکریمیا کو پھر وہ ایکریمیا کے حلیف ہوں گے۔ اس طرح ایکریمیا ایک بار پھر کوئی فائدہ نہ ہو گا کیونکہ انتخابات کا اعلان ہوتے ہی وہ اپنے قبیلے کی ٹرینیٰ پر قبضہ کر لے گا اور پھر وہی نیصے ہوں گے جو ایکریمیا چاہے گا۔ طرف سے صدر کے قبیلے سے اتحاد کا اعلان کر دیں گے اور پھر ان کا سرگشا کا اس وقت روپوش ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کی حفاظت کی قبیلہ ان کی موت تک باوجود اس اعلان کا پابند ہو گا۔“ بانڈے نے جانے کیونکہ ان کے گروہوں کو توڑایا گیا ہے اور اسی مقصد کے لیے ہم جواب دیتے ہوئے کہا۔

یہاں آئے ہیں۔۔۔ بانڈے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ “ ایکریمیا کی اس سازش کا آپ کے پاس کیا ثبوت ہے؟ ” ” ہونہہ۔ واقعی ہی انتہائی خوفناک سازش ہے۔ لیکن ہم سرگشا کا عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بانڈے نے سرسلطان کی طرف کی حفاظت کب تک کر سکتے ہیں۔ آخر کار تو انہیں سامنے آنا ہی ہو گا دیکھا اور سرسلطان نے اثبات میں سر بلاتے ہوئے اپنے سامنے پڑا اور ہمیں واپس بھی آنا ہو گا ”۔ عمران نے کہا۔

” یہ ساری کارروائی وہاں ایکریمیا کی ایک سرکاری اجنبی کر رہی ” اس میں چند تصویریں ہیں جو خفیہ کمرے سے لی گئی ہیں۔ ان ہے۔ اس بات کے ثبوت سرگشا کا گول چکے ہیں لیکن آئندہ ماہ میں ایکریمیا کی ایک اجنبی سگر کا چیف بر وک جناب تمala سے بات انتخابات ہونے والے ہیں۔ سرگشا کا چاہتے ہیں کہ اگر اس ایک ماہ کر رہا ہے اور اس گفتگو کا ٹیپ بھی موجود ہے جس سے اس ساری

”سیکرٹ سروس اس ایجنسی کے آدمیوں کو جو سرگشنا کا کوہلاک

کرنے والیں پہنچے ہوئے ہیں ہلاک کر دے تو نئے ایجنسیوں کے آنے تک انتخابات کا اعلان ہو جائے گا اور مسئلہ حل ہو جائے گا۔“ بانڈے نے جواب دیا۔

”لیکن کیا اب سرگشا کا اپنے قبلے کی طرف سے اتحاد کا اعلان نہیں کر سکتے“۔ عمران نے کہا۔

دینی قرآنی

بھب انتخابات کا اعلان ہو جائے اور قانونی طور پر باقاعدہ اعلان
یں ایک ماہ رہتا ہے۔۔۔ باعذلے نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں چیف کی خدمت میں سارے واقعات لے

اُوں گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ اس مشن پر کام کریں گے۔ لیکن سرگشا کا سے رابط کیسے ہو گا؟۔۔۔ عمران نے کہا تو بائڈے نے جیپ سے

سازش کا علم ہوا ہے۔۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا اور میزگی دراز کھول کر

انہوں نے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر بنا کر میز پر رکھ دیا ہے۔ عمران نے لفافہ کھول کر اس میں موجود تین تصویریں نکالیں اور انہیں دیکھتے لگا۔ واقعی ان میں دو افراد تھے، جن میں سے

ایک ایکر بھی تھا اور ایک افریقی اور وہ دونوں بڑے پر اسرار انداز میں گفتگو کرنے میں مصروف تھے۔

“گنگی کے ساتھ ”“عمران کو حلقہ نہ فرمائیں

رکھے ہوئے شیپ ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا اور پھر دو آدمیوں کے درمیان ہونے والی گفتگو فون یرسن چکا تھا۔ چب نیپ ختم ہو گئی تو سر

سلطان نے میٹن بند کر دیا۔
”یہ واقعی سازش ہے۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں جا کر کیا
کرے گی۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی“۔ عمران نے کہا۔

ایک اتفاقہ نکال کر عمران کو دے دیا۔

ہے۔

”اس میں سرگشا کا کافی فون نمبر درج ہے۔ آپ ان سے اس نمبر پر بات کر سکتے ہیں“۔۔۔ با غذے نے کہا تو عمران نے اثبات طور پر سرگشا کا کے خلاف اس لیے اگر آپ نے سرگشا کا سے رابطہ کیا تو انہیں فوراً معلوم ہو جائے گا۔ آپ ایسا کریں کہ پر اور راست مجھ میں سرپرلا دیا۔

”چیف کی خدمت میں میری طرف سے بھی درخواست پیش کر سے رابطہ کر لیں“۔۔۔ با غذے نے کہا۔

”اوکے۔ آپ بے فکر رہیں مجھے امید ہے کہ چیف اس مشن پر ساتھ ساتھ پا کیشیا کو بھی شدید نقصان پہنچے گا“۔۔۔ سر سلطان نے ضرور کام کریں گے“۔۔۔ عمران نے کہا اور کرتی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کہا۔

”یہ بہوت چاہو تو ساتھ لے جاؤ“۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ کی درخواست بھی پہنچ جائے گی ان تک۔“ ایسی کوئی بات نہیں۔ ابھی چیف کے دل میں میرا اعتماد موجود لیکن اگر انہوں نے منظوری دے دی تو پھر کامروں میں ہمیں کس ہے“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب سے مصافحہ کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دیئے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران اس مشن پر کام کرنے کا فیصلہ کر چکا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ کیونکہ اسے معاملات کی

نزاکت اور اہمیت کا اب بخوبی احساس ہو گیا تھا اور اس نے فیصلہ کر لیا
تھا کہ ایکریمیا کی اس خوفناک سازش کو ہر قیمت پر ناکام بنا دیا جائے
گا۔

scan

by

sohail

بروک اپنے آفس میں میز کے پیچے بیٹھا ایک فائل کے مطالعے
میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بروک نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھالیا۔

”یہ“ --- بروک نے کہا۔

”باس پاکیشیا سے نمبر تحری کی کال ہے“ --- دوسری طرف سے
کہا گیا۔

”اوہ۔ اچھیا بات کراؤ۔“۔۔۔ بروک نے چونک کر کہا۔

”دیلوں نمبر تھری بول رہا ہوں“۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سکنی اور نہ شیب ہو سکی۔ مینگ کے بعد دونوں کامروں نی آفس سے ”بروک بول رہا ہوں نمبر تھری۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی سیدھے سفارجخانے پہنچے اور وہاں سے چار ٹرڈ طیارے کے ذریعے ایسٹرن کامرون چلے گئے جبکہ عمران اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ اپ ”باس کامرون کے ایئریشن سیکرٹری بافلے اور اس کا اسٹنٹ سے دو گھنٹے پہلے ایکریمیا روانہ ہو گیا۔“۔۔۔ نمبر تھری نے تفصیل تمبا لانے پا کیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان سے خفیہ بتاتے ہوئے کہا۔

ملاقات کی ہے اور سر سلطان نے پا کیشیا سروک کے چیف کے نمائندہ ”کس فلاٹ سے گیا ہے عمران۔ اس کی تفصیل اور نمبر بتاؤ۔“ خصوصی اور انتہائی خطرناک ایجنت علی عمران کو بھی اپنے آفس میں بروک نے تیز لمحے میں کیا تو دوسری طرف سے نمبر اور تفصیل بتادی کال کر لیا ہے اور وہاں ان کی طویل وقت تک خفیہ مینگ ہوتی گئی۔

”اوکے۔ بھیک ہے۔ میں اب انہیں سنبھال لوں گا۔“۔۔۔ بروک ”اس مینگ میں کیا گفتگو ہوتی ہے؟“۔۔۔ بروک نے ہوتے نے کہا اور ہاتھ مار کر وہ تین بار کریڈل دہایا۔

۔

”لیں سر“۔۔۔ اس کے سکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”نوری طور پر پرانک سے بات کرو۔ نورا بھی اور اسی ساتھیوں سمیت اب سے دوسرا دو گھنٹے پہلے پاکیشیا سے ایک فلاںٹ وقت“۔۔۔ بروک نے کہا۔

”لیں سر“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور بروک نے ریسیور کرنا ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ختم ہو جائے۔ کیا آپ یہ کام رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج انھی اور بروک نے جھپٹ کر کر سکتے ہیں“۔۔۔ بروک نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”میں عمران کو جانتا ہوں۔ کام تو ہو جائے گا کیونکہ ہماری ایجنسی ریسیور اٹھا لیا۔

”لیں“۔۔۔ بروک نے تیز لمحے میں کہا۔

”پرانک لائن پر ہیں صاحب“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”تحریری اجازت ضروری ہے“۔۔۔ پرانک نے کہا۔ ”میلو۔ بروک بول رہا ہوں چیف آف سیگر“۔۔۔ بروک نے ”میں چیف سکرٹری صاحب سے بات کرتا ہوں“۔۔۔ بروک نے کہا۔

”لیں پرانک بول رہا ہوں چیف آف ایئر سیگل“۔۔۔ دوسری ”آپ مجھے اس فلاںٹ کی تفصیلات بتا دیں تاکہ میں ابتدائی معلومات حاصل کر کے مناسب انتظامات کر لوں۔ پھر جیسے ہی چیف طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

سیکرٹری صاحب کی اجازت ملے گی تو ہم کا رروائی شروع کر دیں گے۔ ”لیں“۔۔۔ بروک نے تیز اور بے چین لجئے میں کہا۔

”چیف سیکرٹری کی اجازت ملے اور ہم کام شروع کریں“۔۔۔ سیکرٹری نے

ورنہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ جب اجازت ملے اور ہم کام شروع کریں مکوند بات لجئے میں کہا۔

تب تک فلاٹ ایکریمیا پہنچ بھی جائے“۔۔۔ پرانک نے کہا تو مکوند بات لجئے میں کہا۔

بروک نے اسے نمبر تھری کی دی ہوئی تفصیلات بتا دیں۔ ”ہیلو سر۔ میں بروک یوں رہا ہوں“۔۔۔ بروک نے کہا۔

”ٹھیک ہے میں نے تفصیلات نوٹ کر لی ہیں“۔۔۔ پرانک نے کہا اور بروک نے پھر دو تین بار گریڈل پر لیں کر دیا۔ ”لیں سر“۔۔۔ اس کے سیکرٹری کی آواز ستائی دی۔

”کیا بات ہے جو اس قدر ایہر جنسی کال کی ہے“۔۔۔ چیف سیکرٹری نے قدرے ناخوٹگوار لجئے میں کہا تو بروک نے نمبر تھری سے ملنے والی تفصیلات دو ہر دیں۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کامرون کے گشا کانے اپنی حفاظت بات کراؤ۔ ابھی اور اسی وقت“۔۔۔ بروک نے تیز لجئے میں کہا اور کے لیے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کی ہیں“۔۔۔ چیف ریسیور کھدیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی اور اضطراب کے تاثرات سیکرٹری نے تشویش بھرے لجئے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”لیں سر“۔۔۔ اور اس وقت عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت ایک فلامٹ کے ذریعے ایکریمیا آ رہا ہے۔ میری ایز پیش کے چیف جھپٹ کر ریسیور اٹھا لیا۔

پر انک سے بات ہوئی ہے وہ اس فلاٹ کو فضائیں ہی کریں کرنے کا مرد ان پہنچیں گے۔۔۔ بروک نے کہا۔

کے لیے تیار ہے بشرطیکہ آپ اسے تحریری اجازت دے دیں۔۔۔ ”ٹھیک ہے۔ انہیں واقعی فضائیں ہی ختم ہو جانا چاہیے ورنہ وہ واقعی ہماری ساری مصنوعہ بندی ختم کر سکتے ہیں لیکن اگر وہ فتح گئے تو بروک نے کہا۔

”تو تم چاہتے ہو کہ انہیں فضائیں ہی ختم کر دیا جائے لیکن انہیں تو پھر۔۔۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

کامرون پہنچنا چاہیے۔ وہ ایکریمیا کیوں آ رہے ہیں؟۔۔۔ بروک نے کہا۔ ”پھر میں یہاں ان سے نہت لوں گے۔۔۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

”ہاں۔ چونکہ تمہاری خصوصی درخواست پر تمہیں یہ انتہائی اہم ”میرا خیال ہے کہ وہ یہاں سے معلومات حاصل کر کے پھر مشن دیا گیا ہے اس لیے اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم اس سے کامرون پہنچیں گے۔۔۔ بروک نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ انہیں واقعی فضائیں ہی ختم ہو جانا چاہیے ورنہ وہ ”لیں سر۔ میں اپنی ذمہ داری کو سمجھتا ہوں۔۔۔ بروک نے واقعی ہماری ساری مصنوعہ بندی ختم کر سکتے ہیں لیکن اگر وہ فتح گئے تو جواب دیا۔

”اوے۔ میں پر انک کو فون پر اجازت دے دیتا ہوں۔ تحریری ”میرا خیال ہے کہ وہ یہاں سے معلومات حاصل کر کے پھر اجازت بعد میں اسے مل جائے گی۔۔۔ چیف سیکرٹری نے کہا اس پھر۔۔۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور بروک نے فون پیس کے شیئے لگا ہوا بے تکلفانہ لبجے میں کہا۔

ایک ہن پر لیس کیا اور پھر تیزی سے نمبر پر لیس کرنے شروع کر دیے۔ ”تمہارے معیار کا کام آگیا ہے میرے پاس“۔۔۔ بروک

”اگر گیک اپنی“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوی آواز نے کہا۔

سنائی دی۔

”چیف آف سیگر بول رہا ہوں۔ جیں ہارت جہاں بھی ہو اس لبجے میں کہا۔

سے میری بات کرو“۔۔۔ بروک نے تیز لبجے میں کہا۔

”لیں سر۔ ہولڈ آن کریں“۔۔۔ دوسری طرف سے مخدوبانہ

لبجے میں کہا گیا۔

کیوں“۔ جیں ہارت نے چوک کر پوچھا۔

”یہ لوگوں جیں ہارت بول رہی ہوں“۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک نسوی

آواز سنائی دی۔

”جیں ہارت میں بروک بول رہا ہوں“۔۔۔ بروک نے کہا۔

اس کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اول تو اس کی فلاٹ کو راستے میں ہی تباہ کر

”اوہ بروک تم۔ کیسے یاد کیا آج مجھے“۔۔۔ جیں ہارت نے انتہائی دیا جائے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے جائے اور یہاں پہنچ جائے تو کیا تم

اے ختم کر سکتی ہو یا کسی اور سے بات کروں۔۔۔ بروک نے کہا۔

”کیا وہ اپنے اصل حیے میں ہے؟۔۔۔ جیسیں ہارت نے اس بار

چاہتا۔ کیونکہ اس کی موت میں پورے ایکریمیا کے مقادات ہیں اور
انتہائی تجدیدہ لجھے میں پوچھا۔

”وہاں پاکیشیا سے تو وہ اصل حیے میں ہی جہاز میں سوار ہوا
ہے۔۔۔ بروک نے کہا۔

”تم فکر نہ کرو۔ میں نے اس سے اپنا حساب بھی بے باق کرنا
ہے۔۔۔ بروک نے جواب دیا۔

”کوئی فلائٹ سے وہ پہنچ رہا ہے۔۔۔ جیسیں ہارت نے پوچھا
ہے۔ اور مجھے معاوضہ بھی خصوصی مل رہا ہے اور کام بھی واقعی میرے
تو بروک نے اسے فلاٹ کی تفصیلات بتاتا دیں۔

”اگر تو وہ اسی طرح ایئر پورٹ پہنچا تو پھر میں ایئر پورٹ سے ہی
ہارت نے کہا۔

اپنی کارروائی کا آغاز کر دوں گی اور اگر وہ نہ پہنچا تو پھر اسے تلاش کرنا

پڑے گا۔ اور یہ کام بھی آسانی سے کر سکتی ہوں کیونکہ میں اس کی
چاہیے۔۔۔ بروک نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور بروک نے
فطرت اور مزاج سے اچھی طرح وقف ہوں لیکن معاوضہ پانچ لگا ہو
ریسیور رکھ دیا۔ اس کے چھرے پر اب گھرے اطمینان کے تاثرات
گا۔۔۔ جیسیں ہارت نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے لیکن ناکامی کا لفظ میں سنا نہیں

۔۔۔ بروک نے کہا۔

تمایاں تھے۔ پھر اچانک وہ چونکا اور اس نے ایک بار پھر ریسیور انٹھایا میں۔ بروک نے پوچھا۔
اور فون کے نیچے لگا ہوا ہن پر لیں کر کے تمہر پر لیں کرنے شروع کر ”گشا کا کی تلاش جاری ہے۔ جیسے ہی اس کے بارے میں علم دیجئے۔ کافی دیر تک وہ نمبر پر لیں کرتا رہا۔
ہوا سے ہٹ کر دیا جائے گا“۔ ٹیری نے جواب دیا۔

”نا سکو اتر پر امڑا“۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف ”اوکے۔ جلد از جلد کام فائل کرو کیونکہ کامرون حکومت نے سے ایک مردانہ آوازنائی دی۔
پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنی مدد کے لیے کال کر لیا ہے۔ اور پاکیشیا

”چیف آف سیگر بول رہا ہوں۔ ٹیری سے کہو کہ وہ مجھے سے پیش سیکرٹ سروس کا خطرناک ایجنت علی عمران اپنے چار ساتھیوں کے فون پر ایکدی یہی بات کرے“۔ بروک نے تیز لبجھ میں کہا اور ساتھ وہاں سے ایکدی یہی کے لیے روانہ ہو گیا ہے۔ میں نے ریسیور رکھ دیا اور پھر اس نے میز کی دراز کھوٹی اور اس میں موجود سرخ انتظامات کر لیے ہیں کہ اول تو ایکری یہی زندہ نہ پہنچ سکے لیکن اگر وہ پہنچ

رنگ کا ایک کارڈ لیں فون پیس نکال کر میز پر رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بھی جائے تو پھر یہاں سے زندہ کامرون نہ پہنچ سکے لیکن اس کے بعد اس سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بچھنٹی تو بروک نے ہاتھ بڑھا کر باوجود جب تک مشن مکمل نہ ہو جائے رسمک بہر حال رہنا ہے اور تم بھی وہاں ہر لحاظ سے الٹ رہ جانا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی فون پیس انٹھایا اور اس کا میں آن گردیا۔

”بروک بول رہا ہوں ٹیری۔ کیا رپٹ ہے مشن کے بارے طرح کامرون پہنچیں تو وہ سرگشا کا سے لازماً ملاقات کریں گے۔“

بروک نے کہا۔

منہ سے لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔ وہ ہڑے مزے لے لے کر گھونٹ

”آپ فکر نہ کریں۔ ان کے یہاں پہنچنے سے قبل ہی کام ہو جائے گھونٹ شراب پی رہا تھا۔ اس طرح تقریباً دو گھنٹے گزر گئے پھر گا۔“---میری نے کہا۔ اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بروک نے بھلی کی تیزی سے شراب کا گلاس میز پر رکھا اور رسیور اٹھایا۔

”اوے کے۔“ بروک نے کہا اور فون آف کر کے اسے دوبارہ میز کی دراز میں رکھ دیا۔ پھر اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل پر دوبارہ نظریں ”یہ سڑ۔“---بروک نے تیز لبجے میں کہا۔

”چیف آف ایر پیش کی کال ہے جناب۔“---دوسری طرف جمانے کی کوشش کی لیکن اس کا ذہن مر ٹکڑا ہو سکا تو اس نے فائل بند کر کے دراز میں رکھی اور کرسی سے اٹھ کر وہ کمرے کی ایک دیوار کے سامنے لبجے میں کہا۔

”بات کراؤ۔“---بروک نے بے چین سے لبجے میں کہا۔ ”بیلو پر انک بول رہا ہوں۔“---چند لمحوں بعد پر انک کی آواز بوتلیں رکھی ہوئی تھیں۔ نچلے خانے میں گلاس موجود تھے۔ بروک نے ایک گلاس اور ایک بوتل اٹھائی اور انہیں لا کر میز پر رکھ کر سی پر سنائی دی۔

”کیا رپورٹ ہے۔“---بروک نے بے چین لبجے میں پوچھا۔ ”جس فلاٹ کی تفصیلات تم نے بتائی تھیں عمران اور اس کے بیٹھنے کا اس نے بوتل کھولی۔ اس میں موجود شراب سے آدھے سے تیزی دہ گلاس بھرا اور پھر بوتل بند کر کے اس نے گلاس اٹھایا اور پھر اسے

ساتھی اس فلاںٹ میں موجود نہیں ہیں۔۔۔ پرانک نے کہا تو اب یہ فلاںٹ وہاں سے روانہ ہو گئی ہے۔ اس لیے میں نے تمہیں فون بروک کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دماغ کے اندر دھماکے ہونے لگ کیا ہے۔۔۔ پرانک نے کہا۔

گھنے ہوں۔

”گریٹ لینڈ تک وہ آئے یہیں“۔۔۔ بروک نے پوچھا۔

”کیا مطلب۔ کیوں موجود نہیں ہیں۔ وہ اسی فلاںٹ سے روانہ ہوئے ہیں اور یہ تمی خبر ہے“۔۔۔ بروک نے چھپتے ہوئے کہا۔

”ہاں ان کی تکشیں ایکریمیا تک اوکے تھیں لیکن وہ گریٹ لینڈ میں ہی ڈرالپ ہو گئے“۔۔۔ پرانک نے جواب دیا۔

”جب چیف سلکرڑی صاحب کی اجازت آئی تو میں نے گریٹ لینڈ سے پار روانی شروع کر دی۔ اس وقت مطلوبہ قایق اپنے پہلے پڑاؤ کیا ہے۔۔۔ بروک نے پوچھا۔

”ہاں۔ وہاں سے دو فلاںٹس اب تک روانہ ہو چکی ہیں لیکن ان تو معلوم ہوا کہ عمران اپنے چاروں ساتھیوں کے ساتھ گریٹ لینڈ میں یہ لوگ سفر نہیں کر رہے ہیں۔۔۔ بروک نے ڈھیلے سے لجھے میں کہا میں ہی ڈرالپ ہو گیا ہے۔ لیکن میں نے پھر بھی دوسرے پڑاؤ لیعنی اور کریڈل دبایا کہ اس نے فون پیس کے نیچے موجود میں دبایا اور پھر نمبر کاؤنٹ پر چینگ کے انتظامات کئے۔ وہاں میرے آدمیوں نے پر یس کرنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ نہیں ہارت سے بات مکمل چینگ کر لی۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی موجود نہیں تھے اور کر رہا تھا۔

”جیں ہارت۔ اب ایز پورٹ پر کارروائی کرنے کا کوئی فائدہ

نہیں ہے کیونکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت گریٹ لینڈ میں ہی کیا۔ اور ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری مایوسی کے تاثرات طاری تھے۔ شراب کی یوں ابھی آدمی ہوئی تھی۔ اس نے ڈرپ ہو گیا ہے۔۔۔ بروک نے کہا۔

”کیا یہ حقیقی جز ہے؟۔۔۔ جیں ہارت نے چوک کر پوچھا۔

”ہاں۔ ایز پیش کے چیف نے مکمل انکو اڑی کے بعد رپورٹ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بیٹھی تو بروک نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

”تم یا وہ عمران کو نہیں جانتے ہو سکتا ہے وہ گریٹ لینڈ

میں ڈرپ ہو کر میک اپ میں اور نئے کاغذات کی بنابر کسی اور قلاں پر سوار ہو گئے ہوں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں کچھ روز رک کر پھر طرف سے سیکرٹری کی آوازنائی دی۔

”بات کراؤ۔۔۔ بروک نے کہا۔

”بیلو۔ میں جیں ہارت بول رہی ہوں۔۔۔ چند لمحوں بعد جیں ہارت کی آوازنائی دی۔

”جیں ہارت نے کہا۔

”لیں۔ بروک یوں رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے؟۔۔۔ بروک نے ڈھیلے سے لجھے میں کہا۔

”کتنی دیر ہوئی ہے انہیں وہاں سے چلے ہوئے؟۔۔۔ بروک کہا۔

”عمران اپنے ساتھیوں سمیت گریٹ لینڈ سے کامرون روائہ ہو چکا ہے۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو بروک بے اختیار اچھل پڑا۔ ”وہ اب تک کامرون پہنچ بھی چکے ہوں گے۔۔۔ جیسیں ہارت ”کیا تمہارے آدمی وہاں کام کر سکتے ہیں؟۔۔۔ بروک نے

”اوہ۔ کیسے معلوم ہوا؟۔۔۔ بروک نے تیز لجھے میں کہا۔ پوچھا۔

”میرے آدمیوں نے انہیں تلاش کیا تو وہ گریٹ لینڈ کے ایک ہاں۔ کیوں نہیں میری تنظیم انٹریشنل ہے اس کے علاوہ میں ہوٹل میں صرف ایک گھنٹے کے لیے رکے اور اس ایک گھنٹے کے دوران یہاں سے خود بھی ٹیم لے کر چاکتی ہوں لیکن اس طرح معاوضہ اور عمران غائب رہا۔ پھر وہ واپس آیا اس کے بعد انہوں نے ہوٹل چھوڑا۔ اخراجات بڑھ جائیں گے۔۔۔ جیسیں ہارت نے کہا۔

”اخراجات اور معاوضے کی تم فکر نہ کرو۔ فوراً اپنی خصوصی ٹیم لے کی جائے وہ چار ٹراؤ طیارے سے کامرون روائہ ہو گئے،۔۔۔ جیسیں کر کامرون پہنچو اور انہیں تلاش کر کے ایک لمحہ بچکایے بغیر گولیوں سے بھون ڈالو۔ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر۔۔۔ بروک نے تیز لجھے ہارت نے جواب دیا۔

میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا،“ ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور بروک نے ایک طویل سانس لئتے
ہوئے رسیوور کریڈل پر ڈال دیا اور پھر وہ کرسی سے انٹھ کھڑا ہوا کیونکہ
اب آفس میں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔

scan
by

sohail